
خطابات

امام جماعت احمد یہ عالمگیر

حضرت مرزا مسرو را حمد صاحب
خلفیۃ امتح الخامس

ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز

خطابات امام جماعت احمدیہ عالمگیر

حضرت مرزا مسرور احمد صاحب

(Some) *Khutbat* of the Imam of worldwide Ahmadiyyah Muslim Jamā'at, Hadrat Mirza Masroor Ahmad, regarding importance and blessings of Khilafat.

First Published in UK in 2009

© Islam International Publications Limited

Published by:

Islam International Publications Ltd.,
Islamabad, Sheephatch Lane
Tilford, Surrey GU10 2AQ
UK

Designed by:

Mahmood Ahmad Malik
Central Computer Deptt. London

Cover Design by:

Mirza Nadeem Ahmad

ISBN: 978-1-84880-101-1

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

اللّٰهُ تَعَالٰی نے سورۃ النور کی آیت 56 میں جسے آیتِ استخلاف بھی کہا جاتا ہے، مؤمنین کو خلافت کی بشارت عطا فرمائی ہے جس میں انبیاء علیہم السلام یعنی اللّٰه تَعَالٰی کے خلفاء اور قدرت ثانیہ یعنی انبیاء علیہم السلام کے خلفاء شامل ہیں۔ آخر پیغمبر ﷺ نے آخری زمانہ میں خلافت علیٰ منہاج النبیّۃ کی اپنی امت کو بشارت عطا فرمائی کہ اس وقت امّت مسلمہ کی وحدت اور ترقی کا صرف اور صرف ایک ہی ذریعہ ہوگا اور وہ قدرت ثانیہ یعنی خلافت کے ساتھ وابستگی ہوگا۔

ہماری خوش قسمتی ہے کہ اللّٰه تَعَالٰی نے ہمیں مسیح موعود علیہ السلام کو مانے کی توفیق عطا فرمائی اور آپ کی وفات کے بعد خلافت کے ساتھ وابستہ رہنے کی بھی توفیق بخشی۔ خدا تعالیٰ کا ہم پر یہ عظیم احسان ہے کہ اس نے ہمیں خلافت احمدیہ جو آنحضرت ﷺ کی عین پیشگوئی کے مطابق خلافت علیٰ منہاج النبیّۃ ہے، کی پہلی صدی اور دوسری صدی کے سنگم پر اس کی برکات کی پدولت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللّٰه تعالیٰ بنصرہ العزیز کی قیادت میں جماعت احمدیہ کی روزافزوں ترقیات کا شاہد بنے کی سعادت عطا فرمائی۔

حضرت مرزا مسرور احمد صاحب خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللّٰه تعالیٰ بنصرہ العزیز نے خلافت احمدیہ کے قیام پر سوال پورا ہونے کے موقعہ پر جماعت کے نام جوروں پر وریغام دیا، اسے ہم آئندہ صفحات میں پیش کرنے کی سعادت حاصل کر رہے ہیں۔ اس کے علاوہ 27 مئی 2008ء کو صدر سالہ خلافت احمدیہ جوبلی کے روز حضور انور نے Excel سینٹر لندن میں جو معرکۃ الآراء خطاب MTA کی وساطت سے Live ساری دنیا میں بیک وقت دیکھا اور سنا گیا نیز 30 مئی 2008 کو بیان فرمودہ خطبہ جمعہ اور 24 اگست 2008ء کو جماعت احمدیہ جمنی کے جلسہ سالانہ کا اختتامی خطاب بھی پیش کیا جا رہا ہے۔ ان تمام خطابات اور خطبہ جمعہ میں حضور انور نے خلافت کی برکات اور اہمیت کو جاگر فرمایا ہے۔ اللّٰه تعالیٰ ہم سب کو اور ہماری اولاد اور اولاد کو ان تمام برکات سے کماہچہا بہرہ و فرمائے اور اس عہد پر پوری طرح کار بند رہنے کی توفیق عطا فرمائے جو حضور نے ہم سے 27 مئی 2008ء کے خطاب میں لیا تھا۔ آمین یا رب العالمین۔

خاکسار
منیر الدین شمس
ایڈیشنل و کیل التصنیف

-
- عالمگیر جماعت احمدیہ کے نام پیغام
بر موقعہ صد سالہ خلافت احمدیہ جو بلی 27 مئی 2008ء کو
 - 7
 - صد سالہ خلافت احمدیہ جو بلی کے موقعہ پر 27 مئی 2008ء کو
21 لندن میں خطاب Excel Centre
 - خطبہ جمعہ فرمودہ 30 مئی 2008ء بمقام مسجد بیت الفتوح، لندن 63
 - جلسہ سالانہ جرمنی 2008ء کے موقعہ پر اختتامی خطاب
83 فرمودہ 24 اگست 2008ء
-

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح ائمۃ ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کا
علمگیر جماعت احمدیہ کے نام

پیغام

بر موقعہ صد سالہ خلافت احمدیہ جو بلی 27 مئی 2008ء

بسم اللہ الرحمن الرحیم

میرے پیارے عزیز احباب جماعت

السلام علیکم ورحمة اللہ وبرکاتہ

آج خلافت احمدیہ کے سوال پورے ہو رہے ہیں۔ یہ دن ہمیں سوال سے زائد عرصہ میں پھیلی ہوئی جماعت احمدیہ کی تاریخ اور اس وقت کی یاد بھی دلاتا ہے جب آنحضرت ﷺ کی پیشگوئی کے مطابق مارچ 1889ء میں اللہ تعالیٰ کے ایک برگزیدہ نے اللہ تعالیٰ سے اذن پا کر ایک پاک جماعت کے قیام کا اعلان کیا۔ آپ کامشن اور اس جماعت کے قیام کا مقصد خدا اور بندہ میں تعلق پیدا کرنا، بنی نوع انسان کو خدا نے واحد کے آگے جھکنے والا بننے کی تعلیم دینا اور اس کے لئے کوشش کرنا، تمام اقوام عالم کو امت و احده بنا کر آنحضرت ﷺ کے جھنڈے تلبجع کرنا، انسان کو انسان کے حقوق کی ادائیگی کی طرف توجہ دلانا تھا۔ وہ شخص جس کو خدا تعالیٰ نے زمانہ کے امام اور مسیح و مهدی کے لقب سے ملقب کر کے بھیجا تھا، قیام جماعت اور آغاز بیعت 1889ء سے 1908ء تک تقریباً انیس سال اللہ تعالیٰ کی خاص تائید و نصرت سے اپنے مشن کو تمام تر مخالفتوں اور نامساعد حالات کے باوجود اس تیزی سے لے کر آگے بڑھا کہ ہر مخالف جو بھی اس جری اللہ کے مقابلہ پر آیا ذلت و رسوانی کا منہ دیکھنے والا بننا۔ آخر اللہ تعالیٰ کی تقدیر کے مطابق کہ ہر انسان جو اس فانی دنیا میں آیا اس نے آخر کو اس دنیا کو چھوڑنا ہے اور وہ شخص جو اللہ کا خاص بندہ اور رسول اللہ ﷺ کا عاشق صادق تھا، وہ تو اپنے آقا کی سنت کی پیروی میں رفیق اعلیٰ سے ملنے کے لئے ہر وقت بے چین

رہتا تھا۔ اللہ تعالیٰ نے اپنے اس بندہ کو جسے امام آخر الزمان بنانا کر بھیجا تھا، واپسی کے اشارے دیتے ہوئے یہ تسلی دی کہ گوتیرا وقت اب قریب ہے لیکن چونکہ تجھے میں نے اپنے اعلان کے مطابق امام آخر الزمان بنایا ہے، اس لئے اے میرے پیارے! اے وہ شخص جو میری توحید کے قیام اور میرے محبوب نبی ﷺ کی حکومت تمام دنیا میں قائم کرنے کا درد رکھتا ہے تو یہ فکر نہ کر کہ تیرے مرنے کے بعد تیرے اس کام کی تکمیل کی انتہائیں کس طرح حاصل ہوں گی۔ تو یاد رکھ کہ میرے نبی ﷺ کی پیشگوئی کے مطابق جسے میری تائید حاصل ہے، اب خلافت علیٰ منہاج النبوة تا قیامت قائم ہونی ہے اس لئے تیرے بعد یہی نظام خلافت ہے جس کے ذریعہ سے میں تمام دنیا میں اپنی آخری شریعت کے قیام و استحکام کا نظام جاری کروں گا۔ چنانچہ اللہ تعالیٰ کی آپ کو اس تسلی کے بعد آپ ﷺ نے جماعت کو مناطب کرتے ہوئے فرمایا:

”یہ خدا تعالیٰ کی سنت ہے اور جب سے کہ اس نے انسان کو زمین میں پیدا کیا ہمیشہ اس سنت کو وہ ظاہر کرتا رہا ہے کہ وہ اپنے نبیوں اور رسولوں کی مد کرتا ہے اور ان کو غلبہ دیتا ہے۔ جیسا کہ وہ فرماتا ہے گتبَ اللہُ لَاْغْلِيْنَ اَنَا وَرُسُلِيْ۔ اور غلبہ سے مراد یہ ہے کہ جیسا کہ رسولوں اور نبیوں کا یہ نشاء ہوتا ہے کہ خدا کی جدت زمین پر پوری ہو جائے اور اس کا مقابلہ کوئی نہ کر سکے اسی طرح خدا تعالیٰ قوی نشانوں کے ساتھ ان کی سچائی ظاہر کر دیتا ہے اور جس راستبازی کو وہ دنیا میں پھیلانا چاہتے ہیں اس کی تحریزی انہی کے ہاتھ سے کر دیتا ہے۔ لیکن اس کی پوری تکمیل ان کے ہاتھ سے نہیں کرتا بلکہ ایسے وقت میں ان کو وفات دے کر جو ظاہراً ایک ناکامی کا خوف اپنے ساتھ

رکھتا ہے مخالفوں کو ہنسی اور ٹھٹھے اور طعن اور تشنیع کا موقعہ دے دیتا ہے اور جب وہ ہنسی ٹھٹھا کر کچتے ہیں تو پھر ایک دوسرا ہاتھ اپنی قدرت کا دکھاتا ہے اور ایسے اسباب پیدا کر دیتا ہے جن کے ذریعہ سے وہ مقاصد جو کسی قدر ناتمام رہ گئے تھے اپنے کمال کو پہنچتے ہیں۔ غرض دو قسم کی قدرت ظاہر کرتا ہے۔ (۱) اول خود نبیوں کے ہاتھ سے اپنی قدرت کا ہاتھ دکھاتا ہے (۲) دوسرے ایسے وقت میں جب نبی کی وفات کے بعد مشکلات کا سامنا پیدا ہو جاتا ہے اور شمن زور میں آ جاتے ہیں اور خیال کرتے ہیں کہ اب کام بگڑ گیا اور یقین کر لیتے ہیں کہ اب یہ جماعت نابود ہو جائے گی اور خود جماعت کے لوگ بھی تردد میں پڑ جاتے ہیں اور ان کی کمریں ٹوٹ جاتی ہیں اور کئی بد قسمت مرتد ہونے کی راہیں اختیار کر لیتے ہیں تب خدا تعالیٰ دوسری مرتبہ اپنی زبردست قدرت ظاہر کرتا ہے اور گرتی ہوئی جماعت کو سنبھال لیتا ہے۔ پس وہ جو آخر تک صبر کرتا ہے خدا تعالیٰ کے اس مجھزہ کو دیکھتا ہے جیسا کہ حضرت ابو بکر صدیقؓ کے وقت میں ہوا جبکہ آخر حضرت ﷺ کی موت ایک بے وقت موت سمجھی گئی اور بہت سے بادیہ نشین نادان مرتد ہو گئے اور صحابہؓ بھی مارے غم کے دیوانہ کی طرح ہو گئے۔ تب خدا تعالیٰ نے حضرت ابو بکر صدیقؓ کو کھڑا کر کے دوبارہ اپنی قدرت کا نمونہ دکھایا اور اسلام کو نابود ہوتے ہوتے تمام لیا اور اس وعدہ کو پورا کیا جو فرمایا تھا وَلَيَمْكِنَ لَهُمْ دِينَهُمُ الَّذِي ارْتَضَى لَهُمْ وَلَيَبْدِلَنَّهُمْ مِنْ بَعْدِ خَوْفِهِمْ أَمْنًا لِيَعْنِي خوف کے بعد پھر ان کے پیر جمادیں گے۔

پھر فرمایا:

”سواء عزیزو! جبکہ قدیم سے سنت اللہ یہی ہے کہ خدا تعالیٰ دو قدر تین دکھلاتا ہے تا
مخالفوں کی دو جھوٹی خوشیوں کو پامال کر کے دکھلا دے۔ سواب ممکن نہیں ہے کہ
خدا تعالیٰ اپنی قدیم سنت کو ترک کر دیوے۔ اس لئے تم میری اس بات سے جو میں
نے تمہارے پاس بیان کی گمگین مت ہوا اور تمہارے دل پر پیشان نہ ہو جائیں کیونکہ
تمہارے لئے دوسری قدرت کا بھی دیکھنا ضروری ہے اور اس کا آنا تمہارے لئے بہتر
ہے کیونکہ وہ دائیٰ ہے جس کا سلسلہ قیامت تک منقطع نہیں ہوگا۔ اور وہ دوسری قدرت
نہیں آسکتی جب تک میں نہ جاؤں۔ لیکن میں جب جاؤں گا تو پھر خدا اس دوسری
قدرت کو تمہارے لئے بھیج دے گا جو ہمیشہ تمہارے ساتھ رہے گی جیسا کہ خدا کا
براہین احمدیہ میں وعدہ ہے۔ اور وہ وعدہ میری ذات کی نسبت نہیں ہے بلکہ تمہاری
نسبت وعدہ ہے جیسا کہ خدا فرماتا ہے کہ میں اس جماعت کو جو تیرے پر وہیں قیامت
تک دوسروں پر غلبہ دوں گا۔ سو ضرور ہے کہ تم پر میری جدائی کا دن آؤے تابع اس کے
وہ دن آؤے جو دائیٰ وعدہ کا دن ہے۔ وہ ہمارا خدا وعدوں کا سچا اور وفادار اور صادق
خدا ہے۔ وہ سب کچھ تمہیں دکھلائے گا جس کا اس نے وعدہ فرمایا ہے۔ اگرچہ یہ دن
دنیا کے آخری دن ہیں اور بہت بلا کمیں ہیں جن کے نزول کا وقت ہے پر ضرور ہے کہ یہ
دنیا قائم رہے جب تک وہ تمام باتیں پوری نہ ہو جائیں جن کی خدائی خبر دی۔ میں
خدا کی طرف سے ایک قدرت کے رنگ میں ظاہر ہو اور میں خدا کی ایک جسم قدرت
ہوں اور میرے بعد بعض اور وجود ہوں گے جو دوسری قدرت کا مظہر ہوں گے۔ سوم

خدا کی قدرت ثانی کے انتظار میں اکٹھے ہو کر دعا کرتے رہو۔ ۱

پس جیسا کہ آپ نے فرمایا تھا وہ وقت بھی آگیا جب آپ علیہ السلام، اللہ تعالیٰ کے حضور حاضر ہو گئے اور ہر احمدی کا دل خوف و غم سے بھر گیا۔ لیکن مونین کی دعاؤں سے قرون اولیٰ کی یادتاہ کرتے ہوئے زمین و آسمان نے پھر ایک بار وَلَيَبْدِلَنَّهُمْ مِنْ بَعْدِ حَوْفِهِمْ أَمْنًا کا ناظارہ دیکھا۔ وہ عظیم انقلاب جو آپ نے اپنی بعثت کے ساتھ پیدا کیا تھا اسے اللہ تعالیٰ نے خلافت کے عظیم نظام کے ذریعہ جاری رکھا۔ آپ کی وفات پر اخبار وکیل میں مولانا ابوالکلام آزاد نے یوں رقم فرمایا:-

”وہ شخص بہت بڑا شخص جس کا قلم سحر تھا اور زبان جادو۔ وہ شخص جو دماغی عجائبات کا مجسمہ تھا۔ جس کی نظر قتنہ اور آواز حشر تھی۔ جس کی انگلیوں سے انقلاب کے تاریخی ہوئے تھے اور جس کی دو مٹھیاں بھلی کی دو بیڑیاں تھیں۔ وہ شخص جو مذہبی دنیا کے لئے تمیں برس تک زنلہ اور طوفان رہا۔ جو شور قیامت ہو کے خفگان خواب ہستی کو بیدار کرتا رہا۔ مرزا غلام احمد صاحب قادیانی کی رحلت اس قابل نہیں کہ اس سے سبق حاصل نہ کیا جاوے اور مٹانے کے لئے اسے امتداد زمانہ کے حوالے کر کے صبر کر لیا جائے۔ ایسے لوگ جن سے مذہبی یا عقلی دنیا میں انقلاب پیدا ہو ہمیشہ دنیا میں نہیں آتے۔ یہ نازش فرزندان تاریخ بہت کم منظر عالم پر آتے ہیں اور جب آتے ہیں دنیا میں انقلاب پیدا کر کے دکھا جاتے ہیں“ ۲

۱ رسالہ الوصیت صفحہ ۵-۶۔ روحاںی خزانہ جلد 20۔ صفحہ 305-306

۲ سورۃ النور۔ آیت 56

۳ اخبار ”وکیل“، امریسر۔ بحوالہ بدر 18 جون 1908ء صفحہ 2-3۔ اخبار ملت۔ لاہور۔ 7 جنوری 1911ء صفحہ 13۔ 15 جولائی 1911ء صفحہ 15۔ بحوالہ اخبار الحکم جلد 15 نمبر 1۔ بحوالہ تاریخ احمدیت جلد دوم۔ صفحہ 560۔ مطبوعہ 2007ء۔ نظارت نشر و اشاعت قادیانی بھارت

پس اس انقلاب کا اعتراف غیروں کی زبان اور قلم سے نکلا کر اللہ تعالیٰ نے یہ بتا دیا کہ وہ شخص اللہ تعالیٰ کا خاص تائید یافتہ تھا لیکن غیر کی نظر اس طرف نہ گئی کہ وہ تائید یافتہ جس انقلاب کو برپا کر گیا ہے اس انقلاب کو آپ کی پیروی کرنے والوں کے ذریعہ سے نعمت خلافت کے ذریعہ جاری رکھنے کا بھی اس ذوالجہب اور قدیر ہستی کا وعدہ ہے اور اس کی تصدیق ہوتے ہوئے ایک دنیا نے حضرت مولانا نور الدین خلیفۃ المسیح الاولؒ کے انتخاب خلافت کے وقت دیکھا۔ باوجود اس کے کہ مخالفین حضرت مسیح موعود ﷺ کی قائم کردہ ایک منظم جماعت کو دیکھ رہے تھے۔ باوجود اس کے کہ وہ خلافت کے قیام کا نظارہ دیکھ چکے تھے لیکن انہوں نے جماعت کو، اس جماعت کو جو خدا تعالیٰ کے ہاتھ سے قائم کردہ جماعت تھی ایک منظم کوشش کے تحت توڑنے کی کوشش کی۔ جس کے بارہ میں اللہ تعالیٰ کا وعدہ تھا: ”اُذْكُرْ رِحْمَتِيْ۔ غَرَّسْتُ لَكَ بِيَدِيْ رِحْمَتِيْ وَقُدْرَتِيْ۔“¹

ترجمہ: میری نعمت کو یاد کر۔ میں نے تیرے لئے اپنے ہاتھ سے اپنی رحمت اور اپنی قدرت کا درخت لگا دیا ہے۔

پس اس وعدہ کے مطابق وہ ہمیشہ کی طرح ناکام ہوئے۔ اور یہاں تک مخالفت کی شدت میں بڑھے کہ ایک اخبار نے لکھا:-

”ہم سے کوئی پوچھے تو ہم خدا لگتی کہنے کو تیار ہیں کہ مسلمانوں سے ہو سکے تو مرزا صاحب کی کل کتابیں سمندر میں نہیں کسی جلتے تنور میں جھوٹک دیں۔ اسی پر بس نہیں

¹ البدر جلد 3 نمبر 16۔ 17۔ مؤرخ 24 اپریل و کیمی 1904ء صفحہ 8۔ وغیر معمولی پرچا حکم جلد 8 نمبر 13 مؤرخ 28 اپریل 1904ء حاشیہ۔ نیز کاپی الہامات حضرت مسیح موعود علیہ السلام صفحہ 28 بحوالہ ذکرہ صفحہ 42 ایڈیشن چہارم مطبوعہ 2004ء

بلکہ آئندہ کوئی مسلم یا غیر مسلم مورخ تاریخ ہندیا تاریخ اسلام ان کا نام تک نہ لے،۔^۱
لیکن آج تاریخ احمدیت گواہ ہے۔ دنیا جانتی ہے کہ ان کا نام لیوا تو کوئی نہیں
لیکن خلافت کی برکت سے احمدیت دنیا میں پھول پھل رہی ہے اور کروڑوں اس کے
نام لیوا ہیں۔

اپنی بیہودہ گوئیوں میں یہاں تک بڑھے کہ ایک اخبار ”کرزن گزٹ“ (دہلی)
نے لکھا جسے حضرت خلیفۃ المسح الاول رضی اللہ عنہ نے اپنی پہلی جلسہ کی تقریر میں بیان
کیا کہ:

”اب مرزا یوں میں کیا رہ گیا ہے۔ ان کا سرکر کٹ چکا ہے۔ ایک شخص جوان کا امام بنا
ہے اس سے تو کچھ ہو گا نہیں۔ ہاں یہ ہے کہ وہ تمہیں کسی مسجد میں قرآن سنایا کرے“۔^۲
حضرت خلیفۃ المسح الاول رضی اللہ عنہ نے فرمایا سبحان اللہ یہی تو کام ہے۔
خدا توفیق دے۔ بدقتی سے جماعت کے بعض سرکردہ بھی خلافت کے مقام کونہ
سمجھے۔ سازشیں ہوتی رہیں لیکن خدا کے ہاتھ کا لگایا ہو اپوڈا بڑھتا رہا۔ حضرت مسح موعود
علیہ السلام کے ساتھ اللہ تعالیٰ کے وعدہ کے مطابق محبوبوں کی جماعت بڑھتی رہی اور
کوئی نقصان پہنچانے کی کوشش کا رگرنہ ہوئی۔

پھر خلافت ثانیہ کا دور آیا تو بعض سرکردہ انجمن کے ممبر ان کھل کر مخالفت پر
کمر بستہ ہو گئے لیکن وہ تمام سرکردہ علم کے زعم سے بھرے ہوئے، تجربہ کا رپڑھے لکھے

۱۔ اخبار ”کیل“، امریسر۔ 13 جون 1908ء۔ بحوالہ الحکم نمبر 39 جلد 12۔ 18 جون 1908ء صفحہ 8 کالم 1 و تاریخ

احمدیت مؤلفہ مولانا دوست محمد شاہد۔ جلد 3 صفحہ 205-206۔ مطبوعہ 2007ء۔ نظارت نشر و اشاعت قادیانی، بھارت

۲۔ بدر نمبر 10 جلد 8۔ 7 جنوری 1909ء صفحہ 5 کالم 1-2 و تاریخ احمدیت مؤلفہ مولانا دوست محمد شاہد جلد 3۔
صفحہ 221۔ مطبوعہ 2007ء۔ نظارت نشر و اشاعت قادیانی، بھارت

اس پچھیں سالہ جوان کے سامنے ٹھہرنا سکے اور اس نے جماعت کی تنظیم، تبلیغ، تربیت، علوم و معرفتِ قرآن میں وہ مقام پیدا کیا کہ کوئی اس کے مقابل ٹھہرنا سکا۔ جماعت پر پریشانی اور مخالفتوں کے بڑے دور آئے لیکن خلافت کی برکت سے جماعت ان میں کامیابی کے ساتھ گزرتی چلی گئی۔ حضرت خلیفۃ المسیح الثانیؑ کے باون سال دور خلافت کے حالات پڑھیں تو پتہ چلے کہ اس پسروں جو اللہ نے کیا کیا کارہائے نمایاں انجام دیئے۔

دنیاۓ احمدیت میں حضرت مصلح موعودؑ وفات کے بعد پھر ایک مرتبہ خوف کی حالت طاری ہوئی لیکن اللہ تعالیٰ نے اپنے وعدہ کے مطابق اسے چند گھنٹوں میں امن میں بدل کر قدرت ثانیہ کے تیرے مظہر کا روشن چاند جماعت کو عطا فرمایا۔ حکومتوں کے ٹکرانے کے باوجود، طالمانہ قوانین کے اجراء کے بعد تمام مسلمان فرقوں کی منفلک کوشش کے باوجود، یہ قافلہ ترقی کی منزیلیں طے کرتا چلا گیا۔ پیار و محبت کے نعرے لگاتا ہوا، غریب اقوام کے غریب عوام کی خدمت کرتے ہوئے، انہیں رسول عربی ﷺ کا پیغام پہنچاتے ہوئے آپ ﷺ کے جھنڈے تلے جمع کرتا چلا گیا۔

پھر وہ وقت آیا کہ الٰہی تقدیر کے ماتحت حضرت خلیفۃ المسیح الثالث رحمہ اللہ بھی اپنے پیدا کرنے والے کے حضور حاضر ہو گئے۔ پھر اندر وہی اور بیرونی فتنوں نے سراہیا لیکن خدائی وعدہ کے مطابق جماعت احمدیہ کو خلافت رابعہ کی صورت میں تمکنت دین عطا ہوئی۔ ہر فتنہ اپنی موت آپ مر گیا۔ طالمانہ قانون کے تحت ”ہاتھ پاؤں باندھنے والوں“ اور ”احمدیت کے کینسر“ کو ختم کرنے کا دعویٰ کرنے والوں کو خدا تعالیٰ نے نیست و نابود کر دیا۔ پاکستان میں طالمانہ قانون کی وجہ سے خلیفہ وقت کو

ہجرت کرنا پڑی لیکن یہ ہجرت جماعت کی ترقی کی نئی منازل دکھانے والی بی۔ ایک بار پھر غَرَسْتُ لَكَ بِيَدِيٍّ^۱ کا وعدہ ہم نے پورا ہوتے دیکھا۔ تبلیغ کی وہ راہیں کھلیں جو ابھی بہت دُور نظر آتی تھیں۔ خدا تعالیٰ نے حضرت مسیح موعود علیہ السلام سے کئے گئے وعدہ کو کہ ”میں تیری تبلیغ کو زمین کے کناروں تک پہنچاؤں گا“^۲ خلافت رابعہ کے دور میں MTA کے ذریعہ سے یوں پورا ہوتا دکھایا کہ انسانی عقل دنگ رہ جاتی ہے۔ اگر ہم اپنے وسائل کو دیکھیں اور پھر اس چینل کے اجزاء کو دیکھیں تو ایمان والوں کے منہ سے بے اختیار اللہ تعالیٰ کی تسبیح و تحمید کے الفاظ نکلتے ہیں۔ اسی چینل نے آج مشرق سے لے کر مغرب تک اور شمال سے لے کر جنوب تک ہر مخالف احمدیت کا منہ بند کر دیا ہے۔ پس وہی لوگ جو خلیفۃ وقت کو عضو مظلہ کرنے کے خواب دیکھ رہے ہیں، ان کے گھروں کے اندر MTA نے اس مرد مجاهد کی آواز پہنچادی۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے علم کلام اور خدا تعالیٰ کی آخری شرعی کتاب قرآن کریم کا آسمانی ماائدہ آج ہر گھر میں اللہ تعالیٰ کی تائید سے پہنچ گیا۔

پھر كُلُّ مَنْ عَلَيْهَا فَإِنْ^۳ کے قانون کے مطابق حضرت خلیفۃ المسیح الرابع رحمہ اللہ کی وفات کے بعد ایک دنیا نے دیکھا اور MTA کے کیسروں کی آنکھ نے سیطلا بٹ کے ذریعہ ایک نظارہ ہر گھر میں پہنچایا۔ وہ نظارہ جو اپنوں اور غیروں کے لئے عجیب نظارہ تھا۔ اپنے اس بات پر خوش کہ خدا تعالیٰ نے خوف کو امن سے بدلا اور غیر

۱ البر جلد 3 نمبر 16-17۔ مؤرخہ 24 اپریل دیکم مئی 1904ء صفحہ 8۔ وغیر معمولی پرچاہم جلد 8 نمبر 13 مؤرخہ 28 اپریل

۲ عہاشیہ۔ یہ کاپی الہامات حضرت مسیح موعود علیہ السلام صفحہ 28 بحوالہ مذکورہ صفحہ 428 ایڈیشن چہارم مطبوعہ 2004ء

۳ اخبار الحکم جلد 2 نمبر 5 و 6 مؤرخہ 27 مارچ و 2 اپریل 1898ء صفحہ 13۔ اور اخبار الحکم جلد 2 نمبر 24، 25، 26، 27، 28، 29 اگست 1898ء صفحہ 14۔ بحوالہ مذکورہ صفحہ 260 ایڈیشن چہارم مطبوعہ 2004ء

اس بات پر حیران کہ یہ کس قسم کے لوگ ہیں، یہ کیسی جماعت ہے جسے ہم سو سال سے ختم کرنے کے درپے ہیں اور یہ آگے بڑھتے ہی جا رہے ہیں۔ ایک مخالف نے برملا اظہار کیا کہ میں تمہیں سچا تو نہیں سمجھتا لیکن اس نظارہ کو دیکھ کر خدا تعالیٰ کی فعلی شہادت تمہارے ساتھ گلتی ہے۔

میرے جیسے کمزور اور کم علم انسان کے ہاتھ پر بھی اللہ تعالیٰ نے جماعت کو جمع کر دیا اور ہر دن اس تعلق میں مضبوطی پیدا ہوتی جا رہی ہے۔ دنیا سمجھتی تھی کہ یہ انسان شاید جماعت کو نہ سنبھال سکے اور ہم وہ نظارہ دیکھیں جس کے انتظار میں ہم سو سال سے بیٹھے ہیں۔ لیکن یہ بھول گئے کہ یہ پوادا خدا تعالیٰ کے ہاتھ سے لگایا ہوا ہے جس میں کسی انسان کا کام نہیں بلکہ الٰہی وعدوں اور تائیدات کی وجہ سے ہر کام ہورہا ہے۔ اللہ تعالیٰ یہ الہام پورا فرمرا رہا ہے کہ ”میں تیرے ساتھ اور تیرے پیاروں کے ساتھ ہوں“۔^۱

پس یہ الٰہی تقدیر ہے۔ یہ اسی خدا کا وعدہ ہے جو بھی جھوٹے وعدے نہیں کرتا کہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے وہ پیارے جو آپ کے حکم کے ماتحت قدرت ثانیہ سے چھٹے ہوئے ہیں، انہوں نے دنیا پر غالب آنا ہے کیونکہ خدا ان کے ساتھ ہے۔ خدا ہمارے ساتھ ہے۔ آج اس قدرت کو سو سال ہورہے ہیں اور ہر روز نئی شان سے ہم اس وعدہ کو پورا ہوتے دیکھ رہے ہیں جیسا کہ میں نے جماعت کی مختصر تاریخ بیان کر کے بتایا ہے۔ پس ہر احمدی کا فرض ہے کہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے مشن کو قدرت ثانیہ سے چھٹ کر اپنی تمام استعدادوں کے ساتھ پورا کرنے کی کوشش کرے۔

^۱ بدرجلد 6 نمبر 51 مورخ 1907 دسمبر، صفحہ 4۔ الحکم جلد 11 نمبر 46 مورخ 24 دسمبر 1907، صفحہ 4، بحوالہ تذکرہ صفحہ 630۔ ایڈیشن چہارم۔ مطبوعہ 2004ء

آج ہم نے عیسائیوں کو بھی آنحضرت ﷺ کے جھنڈے تلنے لانا ہے۔ یہودیوں کو بھی آنحضرت ﷺ کے جھنڈے تلنے لانا ہے۔ ہندوؤں کو بھی اور ہر مذہب کے ماننے والے کو بھی آنحضرت ﷺ کے جھنڈے تلنے لانا ہے۔ یہ خلافت احمدیہ ہے جس کے ساتھ چڑ کر ہم نے روئے زمین کے تمام مسلمانوں کو بھی مسیح و مہدی کے ہاتھ پر جمع کرنا ہے۔

پس اے احمد یو! جو دنیا کے کسی بھی نقطہ زمین میں یا ملک میں بستے ہو، اس اصل کو پکڑ لو اور جو کام تمہارے سپر دام الزمان اور مسیح و مہدی نے اللہ تعالیٰ سے اذن پا کر کیا اسے پورا کرو جیسا کہ آپ ﷺ نے ”یہ وعدہ تمہاری نسبت ہے“ کے الفاظ فرمایا۔ عظیم ذمہ داری ہمارے سپرد کر دی ہے۔ وعدے تبھی پورے ہوتے ہیں جب ان کی شرائط بھی پوری کی جائیں۔

پس اے مسیح محمدی کے مانے والو! اے وہ لوگو جو حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے پیارے اور آپ کے درخت وجود کی سرسبز شاخیں ہو، انھوں اور خلافت احمدیہ کی مضبوطی کے لئے ہر قربانی کے لئے تیار رہوتا کہ مسیح محمدی اپنے آقا و مطاع کے جس پیغام کو لے کر دنیا میں اللہ تعالیٰ کی طرف سے آیا، اس جبل اللہ کو مضبوطی سے پکڑتے ہوئے دنیا کے کونے کونے میں پھیلا دو۔ دنیا کے ہر فرستک یہ پیغام پہنچا دو کہ تمہاری بقا خدائے واحد و یگانہ سے تعلق جوڑنے میں ہے۔ دنیا کا امن اس مہدی و مسیح کی جماعت سے مسلک ہونے سے وابستہ ہے کیونکہ امن و سلامتی کی حقیقی اسلامی تعلیم کا یہی علمبردار ہے، جس کی کوئی مثال روئے زمین پر نہیں پائی جاتی۔ آج اس مسیح محمدی کے مشن کو دنیا میں قائم کرنے اور وحدت کی لڑی میں پروئے جانے کا حل صرف اور صرف

خلافت احمد یہ سے جڑے رہنے سے وابستہ ہے اور اسی سے خدا والوں نے دنیا میں ایک انقلاب لانا ہے۔

اللہ تعالیٰ ہر احمدی کو مضبوطیٰ ایمان کے ساتھ اس خوبصورت حقیقت کو دنیا کے ہر فرد تک پہنچانے کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین

والسلام۔ خاکسار

مرزا اسماعیل راحمد
خلیفۃ المسیح الخامس

صد سالہ خلافت جو بلی کے موقع پر

27 مئی 2008ء کو Excel سینٹر لندن میں منعقد ہونے والے

تاریخی جلسہ میں

حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کا

ولولہ انگلیز خطاب

اَشْهَدُ اَنْ لَا إِلَهَ اِلَّا اللَّهُ وَحْدَهُ لَا شَرِيكَ لَهُ وَأَشْهَدُ اَنَّ مُحَمَّداً عَبْدُهُ
 وَرَسُولُهُ. اَمَّا بَعْدُ فَاعُوذُ بِاللَّهِ مِنَ الشَّيْطَنِ الرَّجِيمِ -
 بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ. الْحَمْدُ لِلَّهِ رَبِّ الْعَالَمِينَ -
 اَللَّهُ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ. مَلِكِ يَوْمِ الدِّينِ. اِيَّاکَ نَعْبُدُ وَإِيَّاکَ نَسْتَعِينُ -
 اِهْدِنَا الصِّرَاطَ الْمُسْتَقِيمَ. صِرَاطَ الَّذِينَ اَنْعَمْتَ عَلَيْهِمْ.
 غَيْرِ الْمَغْضُوبِ عَلَيْهِمْ وَلَا الضَّالِّينَ .

آج ہم اللہ تعالیٰ کے فضل سے خلافت احمدیہ کے سوال پورے ہونے پر
 اللہ تعالیٰ کے حضور اپنے شکر کے جذبات کے اظہار کے لئے یہاں بھی جمع ہوئے ہیں
 اور ایم ٹی اے کی وساطت سے دنیا کے تمام ممالک میں احمدی اس تقریب میں شامل
 ہیں۔ اس اہم موقع پر سب سے پہلے تو میں آپ کو بھی اور دنیا کے تمام احمدیوں کو
 مبارکباد پیش کرتا ہوں۔ آج ہم آنحضرت ﷺ کی پیشگوئی کے مطابق آپؐ کے
 غلام صادق اور مسیح و مہدی کی جماعت میں شامل ہونے کی بدولت ایک وحدت کا
 نظارہ دیکھ رہے ہیں۔ آج اللہ تعالیٰ کے انعامات کی بارشوں کی وجہ سے جو اللہ تعالیٰ
 نے حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام پر اپنے وعدوں کے مطابق کئے ہیں اور
 کر رہا ہے اُس بستی کے بھی نظارے کر رہے ہیں۔ (آپ لوگوں کے سامنے سکرین
 نہیں لیکن میں دیکھ رہا ہوں، کچھ کو نظر بھی آرہا ہوگا)۔ وہ بستی بھی اس وقت ہمارے
 سامنے ہے۔ وہ ایک چھوٹی سی بستی تھی جسے کوئی نہیں جانتا تھا۔ آج نہ صرف مسیح محدث کی
 بستی کو تمام دنیا جانتی ہے بلکہ اس بستی کے گلی کو چوں اور اس سفید منارہ کو جو مسیح محدث کی

آمد کے اعلان اور سیبل (Symbol) کے طور پر تعمیر کیا گیا تھا ایک دنیادیکھ رہی ہے۔ اور آج ہم اس تقریب میں اللہ تعالیٰ کے اپنے پیارے مسیح سے کئے گئے وعدہ کے مطابق اس اولوالعزم اور موعد بیٹی کے ہاتھ سے انجام پانے والے کارناموں میں سے ایک عظیم کارنامہ، بے آب و گیاہ میدان کو ایک سرسبز پھولوں، بچلوں اور درختوں سے بھری ہوئی ایک بستی میں بدلنے کا نظارہ بھی کر رہے ہیں اور ربوبہ کی یہ تصویریں بھی آج ہمارے سامنے ہیں۔

پس آج مشرق سے مغرب کی طرف آنے والے یہ نظارے اور پھر مغرب سے اللہ تعالیٰ کے وعدوں کے مطابق دائیٰ قدرت کا نظارہ کرتے ہوئے خلیفہ وقت کی آواز اور تصویری کے ساتھ اللہ تعالیٰ کے فضلوں کی بارش کا ذکر مشرق میں بھی، مغرب میں بھی، شمال میں بھی اور جنوب میں بھی، یورپ میں بھی اور امریکہ میں بھی، ایشیا میں بھی اور افریقہ میں بھی سن رہے ہیں اور دیکھ رہے ہیں۔ یہ یقیناً ہر احمدی کو توجہ دلانے والا ہے کہ اللہ تعالیٰ نے تو اپنا وعدہ پورا کر دیا اور کر رہا ہے۔ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی تبلیغ کو زمین کے کناروں تک پہنچا دیا ہے اور پہنچا رہا ہے۔ خلافت احمدیہ کے قیام اور اس کے ذریعہ سے الٰہی تائیدات کے ساتھ ترقی کے نظارے ہم اپنے ماضی کی تاریخ میں بھی کرتے رہے ہیں اور آج بھی کر رہے ہیں۔ خلافت احمدیہ کے ساتھ اللہ تعالیٰ کے سلوک کی سوسالہ تاریخ ہمارے ایمانوں کو پختہ کر رہی ہے اور ہمارے ایمانوں کو گرم رہی ہے۔ کیا یہ سب کچھ ہمیں اس بات پر مجبور نہیں کرتا کہ ہم خدا تعالیٰ کے شکرگزار بندے بننے ہوئے اس کے حضور اپنے شکر کا اظہار کریں اور آج کی یہ تقریب بھی اسی شکرگزاری کے اظہار کے طور پر ہے۔ اسلام کی تاریخ کا یہ دن جو

اللہ تعالیٰ نے ہمیں دکھایا ہے آنحضرت ﷺ کے غلام صادق کی جماعت کے لئے ایک نیا اور سنہری باب رقم کر رہا ہے۔ پس اس نیت سے اور اس نعمت کے اظہار اور شکرانے کے طور پر اگر ہم یہ تقریب اور دنیا کے مختلف ممالک میں اس حوالہ سے تقریبات منعقد کر رہے ہیں تو یہ نہ صرف جائز بلکہ خدا تعالیٰ کے حکم کے عین مطابق ہے۔ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے وَأَمَّا بِنِعْمَةِ رَبِّكَ فَحَدَّثَ لِيْعَنِي تُو اپنے رب کی نعمتوں کا ضرور اظہار کرتا رہ۔

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام فرماتے ہیں:

”عجز و نیاز اور انکسار..... ضروری شرط عبودیت کی ہے لیکن بحکم آیت کریمہ وَأَمَّا بِنِعْمَةِ رَبِّكَ فَحَدَّثَ لِيْعَنِي کا اظہار بھی از بس ضروری ہے۔“ ۱

پھر آپ مزید فرماتے ہیں:

”یہ عاجز بحکم وَأَمَّا بِنِعْمَةِ رَبِّكَ فَحَدَّثَ لِيْعَنِی اس بات کے اظہار میں کچھ مضائق نہیں دیکھتا کہ خداوند کریم و رحیم نے محض فضل و کرم سے ان تمام امور سے اس عاجز کو حصہ وافر迪ا ہے اور اس ناکارہ کو خالی ہاتھ نہیں بھیجا اور نہ بغیر نشانوں کے مامور کیا۔ بلکہ یہ تمام نشان دئے ہیں جو ظاہر ہو رہے ہیں اور ہوں گے اور خدا تعالیٰ جب تک کھلے طور پر جنت قائم نہ کر لے تب تک ان نشانوں کو ظاہر کرتا جائے گا۔“ ۲

پھر آپ فرماتے ہیں:

”یاد رکھو کہ انسان کو چاہئے کہ ہر وقت اور ہر حالت میں دعا کا طالب رہے اور

۱ سورۃ النحلی۔ آیت 12

۲ مکتبات احمد۔ مرتبہ حضرت شیعیعقوب علی عرفانی۔ جلد دوم ایڈیشن 2008ء۔ صفحہ 66۔ مکتب نمبر 42

۳ ازالہ ادیم صفحہ 449-448۔ روحاںی خزانہ جلد 3 صفحہ 339-338۔ مطبوعہ انگستان

۵

دوسرے آمَّا بِنِعْمَةِ رَبِّكَ فَحَدِّثْ لِّيْ عَمَلْ كرے۔ خدا تعالیٰ کی عطا کردہ نعمتوں کی تحدیث کرنی چاہئے۔ اس سے خدا تعالیٰ کی محبت بڑھتی ہے اور اُس کی اطاعت اور فرمانبرداری کے لئے ایک جوش پیدا ہوتا ہے۔ تحدیث کے یہی معنی نہیں ہیں کہ انسان صرف زبان سے ذکر کرتا رہے بلکہ جسم پر بھی اس کا اثر ہونا چاہئے، ۳۔

پس اللہ تعالیٰ نے اپنے جس انعام سے ہمیں بھرہ و رفرما یا ہے اور بغیر کسی روک کے اسے جاری رکھا ہوا ہے اور آئندہ بھی جاری رکھنے کا وعدہ ہے، اللہ تعالیٰ کے شکرگزار بندے بننے ہوئے اس نعمت کا اظہار کریں تاکہ اس نعمت کی برکات میں کبھی کمی نہ آئے بلکہ ہر نیا دن ایک نئی شان دکھانے والا ہو۔ جیسا کہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے فرمایا عاجزی اور انکسار شرط ہے۔ ہر احمدی کو ہمیشہ یاد رکھنا چاہئے کہ اس اہم شرط کو ہمیشہ پیش نظر رکھے۔ جتنا ہم اللہ تعالیٰ کے حضور جھکتے جائیں گے، جتنا ہم عاجزی کا اظہار نہ صرف ظاہری طور پر بلکہ دل کی گہرائیوں سے تقویٰ پر چلتے ہوئے کریں گے اللہ تعالیٰ کے انعام سے حصہ لیتے چلے جائیں گے۔

یہ دن جو آج ہم خلافت احمدیہ کے سوال پورے ہونے پر خاص اہتمام سے منا رہے ہیں یا ہر سال عمومی طور پر مناتے ہیں یہ ہمیں اس بات کی یاد دلانے والا ہونا چاہئے کہ تقویٰ پر چلتے ہوئے، عاجزانہ را ہوں کو اختیار کرتے ہوئے اللہ تعالیٰ کے احکامات اور تمام اوصاف و نوادری پر پوری طرح کاربند رہنے کی کوشش کریں گے۔ آج صرف نظمیں پڑھنے یا غبارے اڑانے یا متفرق پروگرام بنانے یا اس خوشی میں اچھے

۱ سورہ الحجہ۔ آیت 12

۲ الحکم نمبر 13 جلد 7 نومبر 10 اپریل 1903 صفحہ 1۔ کالم 3 و تفسیر حضرت مسیح موعود علیہ السلام۔ جلد چہارم صفحہ 649 زیر سورہ الحجہ آیت 12

کھانے کھانے اور مٹھائی کھانا ہمارا مقصد نہیں ہے۔ یہ پروگرام جو اس وقت ہو رہا ہے یا مختلف جماعتوں میں ہو گا صرف خوشی منانے کے لئے نہیں ہے۔ ٹھیک ہے، یہ بھی ایک مقصد ہے جیسا کہ میں نے کہا کہ یہ اللہ تعالیٰ کی نعمت کا اظہار ہے لیکن اس اظہار سے ہماری توجہ تقویٰ کی طرف پھر جانی چاہئے۔ اگر یہ ظاہری شور شراباً، قصع اور بناؤٹ اور پروگراموں میں دنیاداری کے اظہار کے لئے ایک دوسرے سے آگے بڑھنے کی کوشش ہے تو یہ عمل اسی طرح قابل کراہت ہے جس طرح جلسہ سالانہ سے پاک تبدیلیاں پیدا کئے بغیر چلے جانیا کوئی بھی غیر صالح عمل جو خدا تعالیٰ کی رضا کے حصول کے بغیر ہو۔

پس آج کا دن ایک نیا عہد باندھنے کا دن ہے۔ آج کا دن ہمیں اپنی تاریخ سے آگاہ کرنے کا دن ہے۔ آج کا دن ہمیں اُس دن کی یاددالنے کا دن ہے جب افراد جماعت پر آج سے سو سال پہلے ایک زلزلہ آیا تھا۔ آج کے دن سے ایک دن پہلے ایک واقعہ ہوا جس نے جماعت کو ہلا کر رکھ دیا۔ 26 مئی 1908ء کا دن جب خدا کا پیارا مسح موعود اپنے مولا کے حضور حاضر ہو گیا۔ اس واقعہ کی خبر اللہ تعالیٰ آپ کو ایک عرصہ سے دے رہا تھا جس کا ذکر آپ نے جماعت کے سامنے کرنا شروع کر دیا تھا اور رسالہ الوصیت میں بڑا کھل کر جماعت کو اس طرف توجہ دلاتے ہوئے آپ نے ایمان اور تقویٰ میں بڑھنے کی خاص طور پر تلقین فرمائی اور جماعت کو تسلی دی کہ یہ نہ سمجھنا کہ میرے جانے سے خدا کا تائیدی ہاتھ تم سے اٹھ جائے گا بلکہ اللہ تعالیٰ کے وعدے میرے بعد بھی پورے ہوتے رہیں گے۔ بہر حال اللہ تعالیٰ کا قانون ہے۔ ہر ایک انسان جو اس دنیا میں آیا اس نے جانا ہے۔ تمام انبیاء بھی اسی قانون کے تحت رخصت

ہوئے اور اپنے مولا کی ابدی جنتوں کے وارث ہوئے جس کے لئے وہ بے چین رہتے تھے۔ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی زندگی کا ہر لمحہ بھی ہمیں اس زندگی کی آرزو کرتا نظر آتا ہے جو ابدی زندگی ہے۔ آپ کی وفات پر افراد جماعت کو یقین نہیں آتا تھا کہ آپ اس دنیا سے رخصت ہو چکے ہیں۔ بہر حال جب پتہ چلا کہ یہ حقیقت ہے اور حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام تو خود ایک عرصہ سے اس خبر کے لئے جماعت کو تیار کر رہے تھے۔ الہامات بھی اس بارہ میں ہو رہے تھے۔ 20 مئی 1908ء کو آپ کو الہام ہوا تھا کہ **الرَّحِيلُ ثُمَّ الرَّحِيلُ وَالْمَوْتُ قَرِيبٌ**۔ یعنی کوچ کا وقت آگیا ہے۔ ہال کوچ کا وقت آگیا ہے اور موت قریب ہے۔ اس بات پر جب احباب جماعت کو یقین ہو گیا کہ یہ بات صحیح ہے، بیان کرنے والے بیان کرتے ہیں کہ مغرب کی نماز میں مسجد مبارک قادریان کی چھت پر آہ و بکا اور گریہ وزاری سے ایک محشر برپا تھا۔ لیکن دوسری طرف مخالفین کی شرمناک حرکات بھی اپنے عروج پر تھیں۔ لا ہور میں احمد یہ بلڈنگ کے نزدیک، جہاں آپ کا جسد مبارک رکھا ہوا تھا شہر کے آوارہ مزاج لوگوں کو مخالفین نے جمع کر کے خوشنی کے نعرے لگائے اور گیت گائے۔ بیہودگی اور بے حیائی کی انتہا تھی جو اس وقت ان لوگوں نے کی۔ اوپا شوں سے تو یہ موقع کی جاسکتی تھی لیکن بعض کم ظرف اور ذلیل اخبار نویسیوں نے بھی آپ کی وفات پر خوشی کا اظہار کر کے اپنے کم ظرف ہونے کا ثبوت دیا اور اس بات کا اظہار کیا کہ اب مرزا صاحب کی وفات کے بعد یہ سلسلہ نعوذ باللہ بتاہ و بر باد ہو گا۔ لیکن ان بیہودہ لوگوں کو یہ پتہ نہیں تھا، یہ ان کی بھول تھی، یہ دنیا کے ان کیڑوں کی گھٹیا خواہش تھی۔ یہ ان لوگوں کی

بھول تھی جو خدا تعالیٰ کی اپنے فرستادوں کیلئے غیرت رکھنے کے علم سے بے بہرہ تھے۔ ان لوگوں کی عقل پر پڑے ہوئے تھے اور آنکھیں اندر می تھیں، جو نہیں جانتے تھے کہ یہ شخص جو آج اس دنیا سے رخصت ہو اپنے آقا و مطاع حضرت محمد مصطفیٰ ﷺ کی چودہ سو سال پہلے کی پیشگوئیوں کا مصدقہ ہے۔ اس شخص نے مومنین کی وہ جماعت قائم کی ہے جس کے بارہ میں خدا تعالیٰ نے بڑے واضح الفاظ میں فرمایا ہے کہ میں ایسے لوگوں کے خوف کی حالت کو من میں بدل دیتا ہوں اور اپنی تائید و نصرت سے انہیں نوازتا ہوں۔ اللہ تعالیٰ نے آنحضرت ﷺ کے ذریعہ حقیقی مومنین کو یہ خوشخبری دی تھی کہ مسیح و مہدی کے اس دنیا سے رخصت ہو جانے کے بعد دشمن کی خوشی عارضی ہوگی اور اللہ تعالیٰ اپنے فضل اور حرم کی چادر میں اس مسیح و مہدی کے غلاموں کو لپیٹ لے گا۔ ایک حدیث میں اپنے زمانہ سے لے کر آخرین کے زمانے تک کا نقشہ کھینچتے ہوئے آنحضرت ﷺ فرماتے ہیں اور یہ روایت ہے حضرت حذیفہؓ سے۔ آپؓ بیان کرتے ہیں کہ آنحضرت ﷺ نے فرمایا: تم میں نبوت قائم رہے گی جب تک اللہ چاہے گا پھر اس کو اٹھا لے گا اور خلافت علی منہاج نبوت قائم ہوگی۔ پھر اللہ تعالیٰ جب چاہے گا اس نعمت کو بھی اٹھا لے گا۔ پھر اس کی تقدیر کے مطابق ایذا رسال بادشاہت قائم ہوگی جس سے لوگ دل گرفتہ ہوں گے اور تنگی محسوس کریں گے۔ جب یہ دور ختم ہو گا تو اس کی دوسری تقدیر کے مطابق اس سے بھی بڑھ کر جابر بادشاہت قائم ہوگی۔ یہاں تک کہ اللہ تعالیٰ کا رحم جوش میں آئے گا اور اس ظلم و ستم کے دور کو ختم کر دے گا۔ اس کے بعد پھر خلافت علی منہاج نبوت قائم ہوگی۔ یہ فرمائ کراپ خاموش ہو گئے۔^۱

^۱ دیکھیں مکملۃ باب الانذار و التحذیر۔ الفصل الثاشر۔ حدیث 5378۔ دارالكتب العلمیة بیروت طبع اول 2003ء و من درحمد بن خبل جلد 6۔ من درمعان بن بشیر۔ حدیث 18596 صفحہ 285۔ عالم الکتب بیروت 1998ء

پس یہ تسلی کے الفاظ تھے جو آپ نے مومنین کو دئے۔ اُن مومنین کو جنہوں نے آنحضرت ﷺ کے عاشق صادق کی جماعت میں شامل ہونا تھا کہ اللہ تعالیٰ کا رحم مسیح و مهدی کے ماننے والوں کے لئے جوش میں آئے گا اور دشمن چاہے جتنی بھی تعلیاں کرتا رہے، جتنے چاہے خوشی کے باجے بجا تارہے، ڈھول پیٹتا رہے، یہ دائی خلافت علی منہاج نبوت اس مسیح کے ماننے والوں کے ساتھ وابستہ ہو چکی ہے جو ہر خوف میں انہیں امن کی نوید دیتی چلی جائے گی اور یہ اللہ تعالیٰ کی تقدیر ہے۔ ایسی تقدیر ہے جو اُنہیں ہے۔ یہ حقیقی مومنوں کا مقدر ہے۔ یہ چند او باش یا چند کم ظرف جو اپنے زعم میں بڑا علم رکھنے والے لوگ ہیں وہ اس تقدیر کو نہیں بدلتے۔

اس بات کی مزید تشریح کرتے ہوئے حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے بڑا کھول کر رسالہ الوصیت میں فرمایا اور جماعت کو تسلی دی۔ آپ کو علم تھا کہ جس طرح ہمیشہ سے انبیاء کے مخالفین کا یہ کام رہا ہے، یہ شیوه رہا ہے کہ ان کی وفات کے بعد ان کو خیال ہوتا ہے کہ اب یہ ختم ہوئے کہ ختم ہوئے۔ اور مخالفین اور منافقین اس انتظار میں ہوتے ہیں کہ یہ نظارہ دیکھیں کہ یہ جماعت اب کس طرح ٹکڑے ٹکڑے ہوتی ہے۔ لیکن وہ خدا جو اپنے انبیاء کو دنیا میں بھیجتا ہے وہ اپنی تقدیر کھاتا ہے اور وہ خدا جس نے افضل الرسل اور خاتم الانبیاء حضرت محمد مصطفیٰ ﷺ کو دنیا میں بھیجا تھا تو اس نے یہ اعلان بھی کروایا تھا کہ آپ کی شریعت ہمیشہ اور دائمی رہنے والی شریعت ہے۔ آپ کی وفات کے بعد اُمّت پر کچھ ابتلاء تو آئیں گے لیکن جیسا کہ حدیث سے بھی واضح ہے آخر مسیح محمدی کی آمد کے بعد اس اسلام کے غلبہ کا ایک نیا دور شروع ہو گا جو تا قیامت چلے گا۔ گو مخالفتیں ہوں گی لیکن راستہ کی ڈھول کی طرح فضا میں بکھر جائیں گی۔ پس

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے اس علم کی بنابر جو خدا تعالیٰ نے آپ کو دیا تھا یہ
تسنیٰ دی تھی کہ مخالفین جب ہنسی ٹھٹھھا کریں تو پریشان نہ ہونا۔ چنانچہ آپ جماعت کو
تسنیٰ دیتے ہوئے رسالہ الوصیت میں فرماتے ہیں کہ:

”یہ خدا تعالیٰ کی سُنّت ہے اور جب سے کہ اُس نے انسان کو زمین میں پیدا کیا ہمیشہ
اس سُنّت کو وہ ظاہر کرتا رہا ہے کہ وہ اپنے نبیوں اور رسولوں کی مدد کرتا ہے اور ان کو غلبہ
دیتا ہے۔ جیسا کہ وہ فرماتا ہے ﴿کَتَبَ اللَّهُ لَاْغْلِبَنَّ أَنَا وَرَسُولِي﴾۔

اور غلبہ سے مراد یہ ہے کہ جیسا کہ رسولوں اور نبیوں کا یہ منشاء ہوتا ہے کہ خدا کی جھت
زمین پر پوری ہو جائے اور اُس کا مقابلہ کوئی نہ کر سکے اسی طرح خدا تعالیٰ قوی نشانوں
کے ساتھ ان کی سچائی ظاہر کر دیتا ہے اور جس راستبازی کو وہ دنیا میں پھیلانا چاہتے
ہیں اُس کی تحریزی اُنہی کے ہاتھ سے کر دیتا ہے۔ لیکن اس کی پوری تتمیل ان کے
ہاتھ سے نہیں کرتا بلکہ ایسے وقت میں ان کو وفات دے کر جو ظاہر ایک ناکامی کا خوف
اپنے ساتھ رکھتا ہے مخالفوں کو ہنسی اور ٹھٹھے اور طعن اور تشنج کا موقعہ دے دیتا ہے۔ اور
جب وہ ہنسی ٹھٹھا کر چکتے ہیں تو پھر ایک دوسرا ہاتھ اپنی قدرت کا دکھاتا ہے اور ایسے
اسباب پیدا کر دیتا ہے جن کے ذریعہ سے وہ مقاصد جو کسی قدر ناتمام رہ گئے تھے اپنے
کمال کو پہنچتے ہیں۔

غرض دو قسم کی قدرت ظاہر کرتا ہے۔ (۱) اول خود نبیوں کے ہاتھ سے اپنی قدرت کا
ہاتھ دکھاتا ہے۔ (۲) دوسرے ایسے وقت میں جب نبی کی وفات کے بعد مشکلات کا
سامنا پیدا ہو جاتا ہے اور دشمن زور میں آ جاتے ہیں اور خیال کرتے ہیں کہ اب کام بگڑ

گیا۔ اور یقین کر لیتے ہیں کہ اب یہ جماعت نابود ہو جائیکی اور خود جماعت کے لوگ بھی تردد میں پڑ جاتے ہیں اور ان کی کمریں ٹوٹ جاتی ہیں اور کئی بدقسمت مُرتَد ہونے کی راہیں اختیار کر لیتے ہیں تب خدا تعالیٰ دوسری مرتبہ اپنی زبردست قدرت ظاہر کرتا ہے اور گرتی ہوئی جماعت کو سنبھال لیتا ہے۔ پس وہ جو آخر تک صبر کرتا ہے خدا تعالیٰ کے اس مججزہ کو دیکھتا ہے جیسا کہ حضرت ابو بکر صدیقؓ کے وقت میں ہوا جبکہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی موت ایک بے وقت موت سمجھی گئی۔ اور بہت سے بادیہ نشین نادان مُرتَد ہو گئے اور صحابہؓ بھی مارے غم کے دیوانہ کی طرح ہو گئے تب خدا تعالیٰ نے حضرت ابو بکر صدیقؓ کو کھڑا کر کے دوبارہ اپنی قدرت کا نمونہ دکھایا اور اسلام کو نابود ہوتے ہوتے تھام لیا اور اس وعدہ کو پورا کیا جو فرمایا تھا وَلَيَمْكِنَ لَهُمْ دِينُهُمُ الَّذِي ارْتَضَى لَهُمْ وَلَيُبَدِّلَنَّهُمْ مِنْ بَعْدِ خَوْفِهِمْ أَمْنًا۔ یعنی خوف کے بعد پھر ہم ان کے پیر جمادیں گے۔

آپؐ اپنی جماعت کو فرماتے ہیں:

”سو اے عزیزو! جبکہ قدیم سنت اللہ یہی ہے کہ خدا تعالیٰ دو قدرتیں دکھلاتا ہے تا مخالفوں کی دو جھوٹی خوشیوں کو پامال کر کے دکھلا دے۔ سو اب ممکن نہیں ہے کہ خدا تعالیٰ اپنی قدیم سنت کو ترک کر دیو۔ اس لئے تم میری اس بات سے جو میں نے تمہارے پاس بیان کی گلکیں مت ہو اور تمہارے دل پر یثان نہ ہو جائیں کیونکہ تمہارے لئے دوسری قدرت کا بھی دیکھنا ضروری ہے اور اس کا آنا تمہارے لئے بہتر

ہے کیونکہ وہ دائمی ہے جس کا سلسلہ قیامت تک منقطع نہیں ہوگا۔ اور وہ دوسری قدرت نہیں آسکتی جب تک میں نہ جاؤں۔ لیکن میں جب جاؤں گا تو پھر خدا اس دوسری قدرت کو تمہارے لئے بھیج دے گا جو ہمیشہ تمہارے ساتھ رہے گی جیسا کہ خدا کا براہین احمد یہ میں وعدہ ہے، آپ فرماتے ہیں ”وَهُوَ الْوَعْدُ الْمُبِينُ“ وہ وعدہ میری ذات کی نسبت نہیں ہے بلکہ تمہاری نسبت وعدہ ہے جیسا کہ خدا فرماتا ہے کہ میں اس جماعت کو جو تیرے پیر وہیں قیامت تک دوسروں پر غلبہ دوں گا۔ سو ضرور ہے کہ تم پر میری جدائی کا دن آوے تابعد اس کے وہ دن آوے جو دائیٰ وعدہ کا دن ہے۔ وہ ہمارا خدا و عدوں کا سچا اور وفادار اور صادق خدا ہے۔ وہ سب کچھ تمہیں دکھلائے گا جس کا اس نے وعدہ فرمایا ہے۔ اگرچہ یہ دن دنیا کے آخری دن ہیں اور بہت بلا کمیں ہیں جن کے نزول کا وقت ہے پر ضرور ہے کہ یہ دنیا قائم رہے جب تک وہ تمام باتیں پوری نہ ہو جائیں جن کی خدا نے خبر دی۔ میں خدا کی طرف سے ایک قدرت کے رنگ میں ظاہر ہوں اور میں خدا کی ایک مجسم قدرت ہوں اور میرے بعد بعض اور وجود ہوں گے جو دوسری قدرت کا مظہر ہوں گے۔^۱

یہ آیت جس کا کچھ حصہ میں نے حضرت مسیح موعود ﷺ کے اقتباس سے پڑھا ہے یہ پوری آیت اس طرح ہے جس کو ہم آیت استخلاف کہتے ہیں کہ وَعَدَ اللَّهُ
 الَّذِينَ أَمْنُوا مِنْكُمْ وَعَمِلُوا الصَّالِحَاتِ لَيُسْتَخْلِفَنَّهُمْ فِي الْأَرْضِ كَمَا
 اسْتَخْلَفَ الَّذِينَ مِنْ قَبْلِهِمْ وَلَيُمَكِّنَنَ لَهُمْ دِينُهُمُ الَّذِي ارْتَضَى لَهُمْ
 وَلَيُبَدِّلَنَّهُمْ مِنْ بَعْدِ خَوْفِهِمْ أَمْنًا يَعْبُدُونَنِي لَا يُشْرِكُونَ بِي شَيْئًا وَمَنْ

كَفَرَ بَعْدَ ذَلِكَ فَأُولَئِكَ هُمُ الْفَسِّقُونَ۔

اس کا ترجمہ یہ ہے کہ تم میں سے جو لوگ ایمان لائے اور نیک اعمال بجالائے ان سے اللہ تعالیٰ نے پختہ وعدہ کیا ہے کہ انہیں ضرور زمین میں خلیفہ بنائے گا جیسا کہ اس نے ان سے پہلے لوگوں کو خلیفہ بنایا۔ اور ان کے لئے ان کے دین کو جو اس نے ان کے لئے پسند کیا ضرور تمکنت عطا کرے گا اور ان کی خوف کی حالت کے بعد ضرور انہیں امن کی حالت میں بدل دے گا۔ وہ میری عبادت کریں گے اور میرے ساتھ کسی کو شریک نہیں ٹھہرائیں گے۔ پس جو اس کے بعد بھی ناشکری کرے تو یہی وہ لوگ ہیں جو نافرمان ہیں۔

یہ آیت مومنین کے لئے ایک عظیم خوشخبری ہے اور دلوں کی بصیرت کے لئے ایک ایسی مرہم ہے جس پر جتنا بھی خدا تعالیٰ کا شکر ادا کیا جائے کم ہے۔ لیکن یہ فکر میں ڈالنے والی بات بھی ہے۔ اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہے کہ یہ میرا وعدہ ہے مومنین سے، ایسے لوگوں کے ساتھ جو ایمان میں پختہ ہیں، جو نمازیں ادا کرنے والے ہیں، جو زکوٰۃ دینے والے ہیں، اللہ تعالیٰ کے تمام حقوق ادا کرنے والے ہیں۔

ایمان کی اللہ تعالیٰ نے مختلف جگہ پر جو وضاحت فرمائی ہے اس میں سب سے پہلے غیب پر ایمان ہے۔ اگر یہ ایمان کامل ہوگا تو پھر انسان خالص خدا تعالیٰ کا عبد کہلانے والا ہوگا۔ پھر ایسے شخص کی تمام محبتیں خدا تعالیٰ کی رضا کے لئے ہوں گی۔ ایسے مومنین کے دل اللہ تعالیٰ کے خوف سے لرزائی و ترسائی رہیں گے اور وہ تقویٰ کی را ہوں پر چلنے والے ہوں گے۔ وہ اللہ اور اُس کے رسول کے حکم کو کامل فرمانبرداری

سے ماننے والے ہوں گے۔

پھر اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ ایمان کے ساتھ اعمال صالح بجالانے والے ہوں گے۔ صرف نماز میں پڑھنا ہی کافی نہیں، صرف روزے رکھنا ہی کافی نہیں، صرف زکوٰۃ دینا ہی کافی نہیں، صرف حج کرنا ہی کافی نہیں بلکہ اللہ تعالیٰ نے جن اعمال صالح کا قرآن کریم میں ذکر فرمایا ہے ان کو بجالانے کی طرف توجہ بھی ضروری ہے۔ اصل میں تو ایمان اور اعمال صالح لازم و ملزم ہیں۔ ایمان کے بغیر اعمال کسی قابل نہیں اور اعمال صالح کے بغیر ایمان کامل نہیں۔ پس اللہ تعالیٰ خلافت کے ساتھ وابستہ کر کے ایک ایسا معاشرہ قائم کرنا چاہتا ہے جو حقوق اللہ ادا کرنے والا بھی ہو اور حقوق العباد ادا کرنے والا بھی ہو۔

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام ایمان اور عمل صالح کے تعلق میں فرماتے

ہیں کہ:

”قرآن شریف میں اللہ تعالیٰ نے ایمان کے ساتھ عمل صالح بھی رکھا ہے۔ عمل صالح اسے کہتے ہیں جس میں ایک ذرہ بھر فساد نہ ہو۔ یاد رکھو کہ انسان کے عمل پر ہمیشہ چور پڑا کرتے ہیں۔ وہ کیا ہیں؟ ریا کاری (کہ جب انسان دکھاوے کے لئے ایک عمل کرتا ہے)۔ عجب (کہ وہ عمل کر کے اپنے نفس میں خوش ہوتا ہے) اور قسم کی بد کاریاں اور گناہ جو اس سے صادر ہوتے ہیں ان سے اعمال باطل ہو جاتے ہیں۔ عمل صالح وہ ہے جس میں ظلم، عجب، ریاء، تکبر، حقوق انسان کے تلف کرنے کا خیال تک نہ ہو۔ جیسے آخرت میں عمل صالح سے بچتا ہے ویسے ہی اس دنیا میں بھی بچتا ہے۔“

فرماتے ہیں کہ ”اگر ایک آدمی بھی گھر بھر میں عمل صالح والا ہو تو سب گھر بچا رہتا ہے۔

سمجھ لو کہ جب تک کہ تم میں عمل صالح نہ ہو صرف ماننا فائدہ نہیں کرتا۔^۱

فرماتے ہیں کہ ”عمل صالح ہماری اپنی تجویز اور قرارداد سے نہیں ہو سکتا۔“ ہر ایک کی اپنی مرضی کے مطابق عمل صالح نہیں ہے۔ عمل صالح کی تشریح ہر شخص نے خود نہیں کرنی۔ فرمایا کہ ”عمل صالح ہماری اپنی تجویز اور قرارداد سے نہیں ہو سکتا۔ اصل میں اعمال صالح وہ ہیں جس میں کسی نوع کا کوئی فساد نہ ہو۔ کیونکہ صالح فساد کی ضد ہے جیسے غذا طیب اس وقت ہوتی ہے کہ وہ نہ کچی ہونے سڑی ہوئی ہو اور نہ کسی ادنیٰ درجہ کی جنس کی ہو بلکہ ایسی ہو جو فوراً جزو بدن ہو جانے والی ہو۔ اسی طرح پر ضروری ہے کہ عمل صالح میں بھی کسی قسم کا فساد نہ ہو۔ یعنی اللہ تعالیٰ کے حکم کے موافق ہو اور پھر آنحضرت ﷺ کی سنت کے موافق ہو۔ اور پھر انہیں میں کسی قسم کا کسل ہو، نہ عجب ہو، نہ ریاء ہو، نہ وہ اپنی تجویز سے ہو۔ جب ایسا عمل ہو تو وہ عمل صالح کہلاتا ہے اور یہ کبریت احرم ہے۔^۲

یعنی ایک بہت نایاب چیز ہے اور ایک بہت قیمتی چیز ہے۔ یہی عمل ہے جو مومن کو اپنا چاہئے۔

پس اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ ایسی حالت پیدا کرنے والوں سے اللہ تعالیٰ کا وعدہ ہے کہ خلافت سے فیض پاتے رہیں گے۔ ایسے لوگ ہوں گے جو خلافت کی حفاظت کرنے والے ہوں گے اور خلافت ان کی حفاظت کرنے والی ہوگی۔ اور یہ فیض اور حفاظت کے نظارے تبھی نظر آئیں گے جب اللہ کے دین کو مضبوطی سے تھامیں گے۔

۱ الہدی نمبر 9۔ جلد اول مورخ 26 دسمبر 1902ء صفحہ 66 کالم 2-3

۲ الحکم۔ جلد 8 نمبر 14-15 مورخ 30 اپریل۔ و 10 مئی 1904ء صفحہ 1 کالم 2-3

لیعنی یہ وعدہ ان لوگوں کے لئے نہیں جو اپنی مرضی کرنا چاہتے ہیں۔

آج اُمّت مسلمہ میں خلافت کے قیام کے لئے کتنی کوششیں ہو رہی ہیں لیکن وہ بار آور نہیں ہو سکتیں اور کبھی نہیں ہو سکتیں۔ اس لئے کہ یہ لوگ اللہ کی مرضی کی بجائے اپنی مرضی کا دین جاری کرنا چاہتے ہیں۔ اللہ کی بھی ہوئی خلافت کی اطاعت کی بجائے بندوں کی بنائی ہوئی خلافت قائم کرنا چاہتے ہیں۔ باوجود اس احساس کے کہ ہم غلطی کر رہے ہیں پھر بھی اللہ تعالیٰ کے فیصلہ کا انکار کر رہے ہیں۔ لیکن اس آیت استخلاف میں جو تسلی اللہ تعالیٰ نے جماعت کو دی ہے اور جس کی وضاحت حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے کی ہے۔ آج جماعت احمدیہ کی تاریخ خاص طور پر خلافت احمدیہ کی سوسالہ تاریخ جو ہے ہر فرد کو آیت استخلاف کی حقیقی تصور کا فہم وادر اک دے چکی ہے اور ہر احمدی کو عملی طور پر بھی اللہ تعالیٰ کے انعامات کی بارش کا مصدقہ بنادیا ہے۔

پس آج یہ بات ہر احمدی پر واضح ہے اور واضح رہنی چاہئے کہ اس کے مصدقہ وہی لوگ بنتے ہیں جو ایمان میں کامل ہونے کی کوشش کرنے والے اور اعمال صالحہ بجا لانے والے ہوں۔ آج تو غیر بھی ہمارے نظارے دیکھ کر اس بات کا بر ملا اظہار کرتے ہیں اور اس کا اظہار کرنے پر مجبور ہیں کہ خوف کی حالت کو امن میں بدلتے اگر کسی نے اس زمانہ میں دیکھنا ہے تو جماعت احمدیہ کو دیکھ لے۔ پس کتنے خوش قسمت ہیں ہم جو حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی جماعت میں شامل ہو کر اس انعام کے مستحق ٹھہرے ہیں۔

پس یہ آیت جو آیت استخلاف کہلاتی ہے اور اس کے کچھ حصہ کا ذکر ہم نے

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے اقتباس میں سن، ہمیں اس بات کی طرف توجہ دلاتی ہے کہ اپنے ایمان اور اعمال کی طرف نظر رکھیں۔ یہ لوگ جیسا کہ میں بتا رہا تھا کہ غیر کوشش کرتے ہیں کہ ہم میں بھی خلافت قائم ہو۔ اس کی ضرورت محسوس کرتے ہیں لیکن ان میں یہ قائم نہیں ہو سکتی کیونکہ یہ اپنی مرضی سے اس کی تعریف کرنا چاہتے ہیں۔ بجائے اللہ تعالیٰ کی خلافت یعنی کے اپنی خلافت ٹھونسنے چاہتے ہیں۔ پس یہ کس طرح ہو سکتا ہے کہ ان کے خوف کی حالت امن میں بدلتے۔ یہ کس طرح ہو سکتا ہے کہ ان میں خلافت کا نظام قائم ہو۔ یہ اللہ تعالیٰ کا انعام ہے۔ اللہ تعالیٰ اس نظام کے تحت جہاں موننوں کے خوف کی حالت کو امن میں بدلتا ہے وہاں اپنے مقرر کردہ خلیفہ کے دل سے ہر قسم کے دنیاوی خوف نکال کر خوف کی حالتوں کا مقابلہ کرنے کی طاقت عطا فرماتا ہے۔ ہر مشکل حالت میں اپنے فضل سے تسلی دیتا ہے تاکہ خلیفہ وقت جماعت کو تسلی دے۔ پس کیا دنیاوی تدبیریں الہی تدبیریں کا مقابلہ کر سکتی ہیں؟

اللہ تعالیٰ اس آیت میں پھر اس بات کی تلقین فرماتا ہے، یہ تسلی دلاتا ہے کہ اللہ تعالیٰ تو تمہارے خوفوں کو امن میں بدلتے گا، خلیفہ وقت کی رہنمائی تو کرے گا۔ اس کی عبادت کی طرف توجہ پیدا ہوتی رہے گی اور وہ تو گل دنیا کے خوفوں اور چاہتوں کو خدا تعالیٰ کے مقابلہ میں شریک بنا کر کھڑا نہیں کرے گا۔ وہ تو ناشکری نہیں کرے گا۔ اور اللہ تعالیٰ کی تائید اس بات کا ثبوت ہوں گی۔ اور اگر بشری کمزوری کی وجہ سے خلیفہ وقت سے لاشعوری طور پر کبھی ایسی صورت ہو بھی گئی جس سے غلط نتائج کا امکان ہو سکتا ہو تو خدا تعالیٰ خود خلیفہ وقت کا قبلہ درست کر دے گا۔ خدا تعالیٰ اپنے انعام کی وجہ سے، اپنے انتخاب کی وجہ سے ایسی حالت میں بھی بہتر نتائج پیدا فرمائے گا لیکن

افراد جماعت کو بھی اس طرف توجہ کرنی ہو گئی کہ عبادت کی طرف توجہ دیں، شرک کی چھوٹی سے چھوٹی حالت سے بھی بچنے کی کوشش کریں اور ہمیشہ اللہ تعالیٰ کے اس انعام کی قدر کرتے ہوئے اس کے شکرگزار بندے بننے رہیں۔ میں یہ کہہ رہا تھا کہ افراد جماعت کو بھی اس انعام کی قدر کرتے ہوئے اس کے شکرگزار بندے بننے رہنے کی کوشش کرنی چاہئے اور جب یہ ہو گا تو پھر بے فکر ہو جائیں کہ خدا ان کے آگے بھی ہو گا، چیچپے بھی ہو گا، دائیں بھی ہو گا اور بائیں بھی ہو گا اور کوئی نہیں جوانہیں نقصان پہنچا سکے۔

پس یہ حالت ہم نے خدا تعالیٰ کی قائم کردہ جماعت پر اس وقت بھی دیکھی جب حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی وفات پر ایک ایسی حالت طاری ہوئی جس نے ہر ایک دل کو ہلا کر رکھ دیا، ہر ایک احمدی کو ہلا کر رکھ دیا۔ دشمن نے خوشی کے شادیاں بجائے کہ اب یہ جماعت حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی وفات کے بعد اپنے انجمام کو پہنچی کہ پہنچی۔ مخالفین کی بیہودہ گوئیاں اور ہرزہ سراہیاں جو تھیں ان میں سے بعض یہاں پیش کرتا ہوں تاکہ نئی نسل اور نئے آنے والوں کو بھی پتہ چلے کہ کس کس طرح مخالفین نے جماعت میں فتنہ کی افواہیں اڑائیں۔ مثلاً ایک پرائیونیڈ پیر جماعت علی شاہ کے مریدوں نے کیا کہ کثرت سے مرزاں لوگ تائب ہو کر بیعت کر رہے ہیں۔ یعنی احمدیت چھوڑ کر اُن کے اسلام میں داخل ہو رہے ہیں۔ حالانکہ حقیقی اسلام اب احمدیت میں ہے۔ تو یہ ان کی باتیں تھیں۔ آج بھی بے چارے مولوی، ہمارے مخالفین، اسی قسم کی باتیں کرتے ہیں۔ لیکن یہ ان کی خواہش ہے۔ نہ

۱ دیکھیں الحجّہ (لاہور) جون 1908ء۔ بحوالہ تاریخ احمدیت مؤلفہ مولانا دوست محمد شاہد۔ جلد 3 صفحہ 204۔
مطبوعہ 2007ء۔ نظارت نشر و اشاعت قادیان۔ بھارت

پہلے پوری ہوئی اور نہ آج پوری ہوگی۔ آج تو یہ مخالفین بے چارے جماعت کی ترقی دیکھ کر اتنے حواس باختہ ہو چکے ہیں کہ ایک طرف تو یہ بات کرتے ہیں کہ ہم نے احمدیت کو ختم کر دیا اور ساتھ ہی یہ بیان دیتے ہیں، اسلامی حکومتوں پر زور دیتے ہیں کہ اسلامی حکومتیں قادیانیت کی پیش قدی کرو کیس ورنہ یہ لوگ ساری امت مسلمہ کو ”گمراہ“ کر دیں گے۔ بہر حال یہ تو ان کی باتیں ہیں۔ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی وفات کے بعد کس طریقہ سے انہوں نے اپنے دل کی بھڑاس نکالی اس کے بھی ایک دو واقعات سن لیں۔

مولوی ثناء اللہ نے لکھا کہ مرزا (حضرت مرزا غلام احمد صاحب قادیانی) مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام) انہوں نے اپنی زبان میں لکھا کہ ”مرزا صاحب کی کل کتابیں کسی سمندر میں نہیں، کسی جلت تنویر میں جھونک دیں۔ اسی پر بس نہیں بلکہ آئندہ کوئی مسلم یا غیر مسلم مؤرخ تاریخ ہندیا تاریخ اسلام ان کا نام تک نہ لے“۔^۱
 خواجہ حسن نظامی صاحب جو بظاہر بڑے سنجیدہ طبع اپنے میں مست رہنے والے آدمی تھے، وہ احمدیوں کو مشورہ دیتے ہوئے لکھتے ہیں کہ وہ مرزا صاحب کے دعویٰ مسیحیت اور مہدویت سے صاف انکار کر دیں ”ورنہ اندیشہ ہے کہ مرزا صاحب جیسے سمجھدار اور منتظم شخص کی عدم موجودگی کے سبب احمدی جماعت مخالفین کی شورش کو برداشت نہ کر سکے گی اور اس کا شیر ازہ بکھر جائے گا“۔^۲

۱ اخبار کیل امتر۔ ۱۳ جون ۱۹۰۸ء۔ بحوالہ الحکم نمبر ۳۹ جلد ۱۲۔ ۱۸ جون ۱۹۰۸ء۔ صفحہ ۸ کالم نمبر ۱ و تاریخ

احمدیت۔ مؤلفہ مولانا دوست محمد شاہد۔ جلد ۳ صفحہ ۲۰۵۔ ۲۰۶۔ مطبوعہ ۲۰۰۷ء۔ نظارت نشر و اشاعت قادیان۔ بھارت

۲ پیسہ اخبار۔ لاہور۔ ۵ جون ۱۹۰۸ء۔ بعنوان ”قادیانی مشن“ بحوالہ اخبار بدر جلد ۷ نمبر ۲۴ مورخہ ۱۸ جون

۱۹۰۸ء صفحہ ۱۳ کالم ۲۔ ۳ و تاریخ احمدیت۔ مؤلفہ مولانا دوست محمد شاہد۔ جلد ۲ صفحہ ۵۵۴۔ مطبوعہ ۲۰۰۷ء۔ نظارت

نشر و اشاعت قادیان۔ بھارت

بڑے نرم الفاظ میں انہوں نے بڑی عزت سے نام لے کے ذکر کیا ہے لیکن وہی بات کہ احمدی اس بیعت سے نکل جائیں جو حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی کی ہے اور آپ کے دعویٰ سے انکاری ہو جائیں۔ تو یہ حالات اس وقت پیدا ہوئے۔ وہ لوگ جن کی فطرت میں فساد ہے وہ تو ہر زہ سرا بیان کر رہی رہے تھے سنجیدہ طبع لوگ بھی اپنے دلوں کے غبارناک لئے لگے۔

لیکن چونکہ ان کی صرف دنیا کی آنکھ تھی اس لئے خدائی وعدوں کی طرف ان کی نظر نہ گئی اور نہ جاسکتی تھی۔ ان کو خدا کے اس مسیح کے اعلان کا فہم ہو ہی نہیں سکتا تھا کہ میں جب جاؤں گا تو خدا تعالیٰ تمہیں دوسری قدرت دکھائے گا۔ اور ایک دنیا نے دیکھا کہ اللہ تعالیٰ کے وعدے کس شان سے مسیح محمدی کے حق میں پورے ہوئے۔ ان کی تعلییاں اور ان کی گھٹیا خواہشیں ان کے منہ پر ماری گئیں۔ جس لڑپیچر کو جلانے کی تلقین کی جا رہی تھی آج یہی لڑپیچر دنیا کی کئی زبانوں میں ترجمہ ہو کر سعید روحوں کی رہنمائی کا باعث بن رہا ہے۔ جس شخص کے نام کوتارخ سے نکالنے کی باتیں ہو رہی تھیں آج اس کی بجے کے نعرے یورپ، امریکہ، ایشیا اور افریقہ میں لگ رہے ہیں۔ آج حضرت مرزا غلام احمد قادریانی علیہ السلام کا نام، تصویر اور لڑپیچر ہواؤں کے دوش پر دنیا کے ہر خطہ اور ہر گھر میں پہنچ رہا ہے۔ جو یہ کہہ رہے تھے کہ مخالفین کی شورش جماعت احمدیہ برداشت نہیں کر سکے گی، آج وہ زندہ ہوں تو دیکھیں کہ شورش برداشت کرنے کا تو کیا سوال، احمدیت کا نام دنیا کے ہر شہر میں پہنچ چکا ہے اور مخالفین، احمدیت کا نام سن کر دنیا کے ہر ملک میں پہلو بچاتے ہوئے راہ فرار اختیار کرتے ہیں۔ ہاں مغلاظات جتنی ان سے سنی ہوں، سن لیں۔ اگر ان میں جرأت ہے تو ہر اسلامی ملک کا

ٹی وی چینل اور ریڈیو انصاف کے تقاضے پورے کرتے ہوئے احمد یوں کو مکمل ٹیلیو یژن پر اپنا موقف پیش کرنے کی اجازت اور سہولت دیں۔ ملکی حکومتیں انصاف کے تقاضے پورے کرتے ہوئے اپنی ذمہ داریاں پوری کریں اور احمد یوں کو تحفظ فراہم کریں۔ دین کے معاملہ میں تو کوئی جبر نہیں۔ ماشاء اللہ ہر بالغ، صاحب عقل، اپنا اچھا بُرا جانتا ہے تو بھر ان لوگوں کو خوف کس چیز کا ہے۔ زبردستی تو کوئی کسی کو احمدی نہیں بنا سکتا۔ یہ مخالف حضرات، آج کل جو ہمارا ایم ٹی اے چینل ہے اس کو بھی بند کرنے کے نعرے لگاتے رہتے ہیں اور کئی جگہ کوششیں کرتے رہتے ہیں۔ کوششیں ہوئی بھی ہیں۔ لیکن اللہ تعالیٰ ایسے سامان پیدا فرماتا ہے کہ ایک جگہ سے اگر دباؤ کی کوشش کی جاتی ہے تو دوسری جگہ سے ابھر کر اور نئی شان سے ابھر کر سامنے آ جاتا ہے۔ ان کی یورش نے جماعت کا کیا بگاڑنا تھا آج کل تو ایم ٹی اے نے ہی ان کو خوفزدہ کیا ہوا ہے۔ یہ ہیں خدائی وعدوں کے پورا ہونے کے نظارے۔ اگر خدا تعالیٰ سے کسی نے جنگ کرنی ہے تو کر لے۔ پہلے بھی اپنا انجام دیکھتے آئے ہیں۔ آج بھی دیکھ لیں۔ بہر حال حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی وفات پر دشمنوں نے ہر طرح کوشش کی اور پوری قوت سے کوشش کی کہ احمدیت کے اس پودے کو ختم کر دیں اور اس کے لئے ہر جرہ بانہوں نے استعمال کیا لیکن وہ خدا جس نے حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کو الہاماً فرمایا تھا کہ غَرَسْتُ لَكَ بِيَدِيْ رَحْمَتِيْ وَقُدْرَتِيْ^۱ کہ میں نے تیرے لئے اپنے ہاتھ سے اپنی رحمت اور اپنی قدرت کا درخت لگا دیا ہے۔ پس یہ دشمن کی بھول تھی کہ جو

۱ برائیں احمد یہ حصہ چہارم صفحہ 514 حاشیہ در حاشیہ نمبر 3۔ روحاںی خواں جلد 1 صفحہ 613 حاشیہ در حاشیہ۔ تذکرہ صفحہ 72 ایڈیشن چہارم۔ مطبوعہ 2004ء

یہ سمجھتے تھے کہ احمدیت کا پودا اپنی ابتدائی حالت میں ہے اور حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے بعد نعوذ باللہ یہ ختم ہو جائے گا۔ اللہ تعالیٰ نے فرمایا کہ میں نے یہ درخت لگا دیا ہے اپنی رحمت اور قدرت کا ایسا درخت لگا دیا ہے جس کا مقدر پھلنا پھولنا اور بڑھنا ہے۔ جس کی جڑیں زمین میں مضبوط ہیں اور جس کی شاخیں آسمان سے باقیں کر رہی ہیں۔

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے اللہ تعالیٰ سے اطلاع پا کر جس دوسری قدرت کی خوشخبری دی تھی اور یہ اعلان فرمایا تھا کہ وہ دائی ہے، وہ اللہ تعالیٰ کی رحمت سے لگائے ہوئے درخت کے شمر آور ہونے اور تناؤر ہونے کی پیشگوئی تھی۔ وہ درخت جس کو خود اللہ تعالیٰ نے اپنے ہاتھ سے لگایا تھا، جس نے تمام دنیا کی سعید روحوں کو اپنے سایہ عاطفت میں پناہ دینی تھی اور دے رہا ہے وہ ان بُنوں کی ٹھوکروں سے بھلا کھاں ہلنے والا تھا۔ اللہ تعالیٰ نے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کو یہ فرمایا تھا کہ ”میں تو تیرے ساتھ اور تیرے تمام پیاروں کے ساتھ ہوں۔“^۱

یہ الہام ہر دن بڑی شان کے ساتھ پورا ہوتا چلا جا رہا ہے۔

(اس موقع پر لندن، قادیان اور ربوہ سے بلند ہونے والے نعروں پر حضور انور نے فرمایا۔ نعروں سے جوش بے شک اپنا نکالیں لیکن ابھی میں نے کافی کچھ کہنا بے اس لئے ذرا تھوڑا سا صبر کر کے نئے لگائیں خاص طور پر قادیان والے زیادہ جوش میں (ہیں)

میں یہ کہہ رہا تھا کہ اللہ تعالیٰ کا یہ الہام کہ میں تیرے ساتھ اور تیرے پیاروں کے ساتھ ہوں ہر دن بڑی شان کے ساتھ پورا ہو رہا ہے اور ہوتا چلا جا رہا ہے جس کا پہلا اظہار حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی وفات پر ہوا اجب مؤمنین کی تسکین کے سامان فرماتے ہوئے حضرت خلیفۃ المسیح الاولؑ کے ہاتھ پر تمام جماعت کو جمع کر دیا۔ اس وقت غیروں کا خیال تھا کہ اس اسی سالہ بوڑھے نے جماعت کو کیا سنبھالنا ہے۔

ایک اخبار کر زن گزٹ نے لکھا کہ ”اب مرزا یوں میں کیا رہ گیا ہے ان کا سر کٹ چکا ہے ایک شخص جوان کا امام بنتا ہے اس سے اور تو کچھ ہو گا نہیں۔ ہاں یہ ہے کہ وہ تمہیں کسی مسجد میں قرآن سنایا کرے“۔ لیکن اس شخص نے جس کے متعلق کہتے تھے کہ کچھ ہو گا نہیں، وہ کام تو یقیناً کیا جس کی ان کے نزدیک کوئی اہمیت نہیں تھی یعنی قرآن کریم کے حلقہ و معارف بیان کرنا۔ اور اصل میں تو یہی حقیقی کام ہے جس کے لئے حضرت ابراہیم علیہ السلام کی دعا کو قبول کرتے ہوئے اللہ تعالیٰ نے آنحضرت ﷺ کو مبعوث فرمایا تھا اور یہی کام تھا جس کے کرنے کے لئے آخرین میں اللہ تعالیٰ نے مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کو مبعوث فرمایا تھا اور یہی کام تھا اور ہے جس کے لئے جماعت میں اللہ تعالیٰ نے خلافت کا نظام جاری فرمایا ہے۔ لیکن دنیا کی آنکھ اس عظیم مقصد کو کیا سمجھ سکتی ہے۔ بہرحال حضرت خلیفۃ المسیح الاولؑ نے اس بات پر فرمایا کہ

۱۔ اخبار بدر۔ نمبر 10۔ جلد 8۔ 7 جنوری 1909ء صفحہ 5 کالم 1-2 و تاریخ احمدیت۔ مؤلفہ مولانا دوست محمد شاہد۔ جلد 3 صفحہ 221۔ مطبوعہ 2007ء۔ نظارت نشر و اشاعت قادیان۔ بھارت

”خدا کرے یہی ہو کہ میں تمہیں قرآن ہی سنایا کروں،“۔^۱

لیکن مخالفین اور بعض اپنے جن کے دلوں میں نفاق تھا سمجھتے تھے کہ حضرت خلیفۃ المسیح الاول بوڑھے اور کمزور ہیں جماعت کو کیا کنٹرول کریں گے۔ دشمن سمجھتا تھا کہ انتظامی کمزوری کی وجہ سے آہستہ آہستہ جماعت ختم ہو جائے گی اور منافق طبع جو اپنے زعم میں اپنے آپ کو جماعت کا ستون سمجھتے تھے ان کے خیال میں انہم حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی حقیقی نائب ہے۔ ان کے سپرد سب کام ہونا چاہیے۔ ان ہر دو قسم کے فتنوں اور حملوں کو حضرت خلیفۃ المسیح الاول رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے ایسی سختی سے دبایا کہ جو خدا تعالیٰ کی دی ہوئی خلافت کا ہی کام ہے۔ آپ نے خلافت کے منصب پر فائز ہوتے ہی پہلی تقریر جو فرمائی اس کے آخر پر فرمایا ”اب تمہاری طبیعتوں کے رُخ خواہ کسی طرف ہوں تمہیں میرے احکام کی تعمیل کرنی ہوگی اور اگر یہ بات تمہیں منظور ہو تو میں طوعاً و کرہاً اس بوجھ کو اٹھاتا ہوں۔ وہ بیعت کے دس شرائط بدستور قائم ہیں“۔ یعنی جو حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے مقرر فرمائے تھے۔ ”ان میں خصوصیت سے میں قرآن کو سیکھنے اور زکوٰۃ کا انتظام کرنے، واعظین کے بہم پہنچانے اور ان امور کو جو وقاراً فتویٰ اللہ میرے دل میں ڈالے شامل کرتا ہوں۔ پھر تعلیم دینیات۔ دینی مدرسہ کی تعلیم میری مرضی اور منشا کے مطابق کرنا ہوگی اور میں اس بوجھ کو صرف اللہ کے لئے اٹھاتا ہوں جس نے فرمایا وَلَتَكُنْ مِنْكُمْ أُمَّةٌ يَدْعُونَ

^۱ اخبار بر № 10 جلد 8 مورخ 7 جنوری 1909ء صفحہ 5 کالم 1-2 و تاریخ احمدیت۔ مؤلفہ مولانا دوست محمد شاہید۔ جلد 3 صفحہ 221۔ مطبوعہ 2007ء۔ نیارت نشر و اشاعت قادیانی بھارت

إِلَى الْخَيْرِ لِيَاوْرَكُوكَه سارِي خوبِيَاو وحدت میں ہیں جس کا کوئی رئیس نہیں وہ مرچکی
ہے۔^۱

غیروں کی خواہش کہ جماعت کو ٹوٹا ہوادیکھیں تو پوری نہ ہوئی اور نہ ہو سکتی تھی
لیکن اندر ورنی خطرے بعض منافقین یا ان کے ہاتھوں کھلونا بنے والوں کی وجہ سے
اٹھتے رہے اور جب بھی حضرت خلیفۃ المسکن الاول رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو ان کا علم ہوا آپ
ان کا پُر حکمت اور تھقی سے نوٹس لیتے رہے۔

ایک ایسے ہی موقع پر آپ نے مسجد مبارک میں بڑا جلالی خطاب فرمایا۔ آپ
نے فرمایا: ”تم نے اپنے عمل سے مجھے اتنا دکھ دیا ہے کہ میں اس حصہ مسجد میں بھی کھڑا
نہیں ہوا جو تم لوگوں کا بنایا ہوا ہے.....“ مسجد مبارک کا کچھ حصہ بعد میں بڑھتا چلا
گیا تھا جو پہلا حصہ تھا وہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے زمانہ کا تھا۔ آپ اس حصہ میں
کھڑے ہوئے جو حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے زمانہ میں تھا۔ اور بعد میں جو جماعت
کے چندوں سے بناؤہ علیحدہ ایکسٹینشن (Extension) ہے۔ آپ نے فرمایا کہ:
”..... تم نے اپنے عمل سے مجھے اتنا دکھ دیا ہے کہ میں اس حصہ مسجد میں بھی کھڑا
نہیں ہوا جو تم لوگوں کا بنایا ہوا ہے بلکہ میں اپنے میرزا کی مسجد میں کھڑا ہوا ہوں“ نیز
فرمایا ”میرافیصلہ ہے کہ قوم اور انجمن دونوں کا خلیفہ مطاع ہے اور یہ دونوں خادم ہیں۔
انجمن مشیر ہے۔ اس کا رکھنا خلیفہ کے لئے ضروری ہے۔“ اسی طرح فرمایا کہ:
”جس نے یہ لکھا ہے کہ خلیفہ کا کام بیعت لینا ہے اصل حاکم انجمن ہے وہ تو بہ۔“

۱ سورۃ آل عمران۔ آیت 104

۲ الحکم نمبر 37 جلد 12۔ مؤرخہ 6 جون 1908ء۔ صفحہ 8 کالم 3-2۔ تاریخ احمدیت۔ مؤلفہ مولانا داؤست محمد شاہد۔
جلد 3 صفحہ 190۔ مطبوعہ 2007ء۔ نظارت نشر و اشاعت قادیان۔ بھارت

کرے۔ خدا نے مجھے خبر دی ہے کہ اگر اس جماعت میں سے کوئی تجھے چھوڑ کر مرتد ہو جائے گا تو میں اس کے بد لے تجھے ایک جماعت دوں گا.....“۔
پھر آپ نے فرمایا کہ:

”کہا جاتا ہے کہ خلیفہ کا مصرف نماز پڑھانا یا جنازہ یا نکاح پڑھادینا اور یا پھر بیعت لے لینا ہے۔ یہ کام تو ایک مُلّا بھی کر سکتا ہے اس لئے کسی خلیفہ کی ضرورت نہیں اور میں اس قسم کی بیعت پر تھوکتا بھی نہیں۔ بیعت وہی ہے جس میں کامل اطاعت کی جائے اور جس میں خلیفہ کے کسی ایک حکم سے بھی انحراف نہ کیا جائے۔“۔

پس یہ خطاب آپ کا ایسا جلالی تھا کہ کہنے والے کہتے ہیں، بیان کرنے والے بیان کرتے ہیں کہ مختلف جماعتوں سے جو سینکڑوں کی تعداد میں لوگ جمع تھے اور جن پر خلافت کے مخالف اپنا اثر ڈالنے کی کوشش کر رہے تھے انہوں نے انتہائی کرب اور درد سے رونا شروع کر دیا اور مسجد کے فرش پر اس طرح ٹپتے رہے جیسے پانی کے بغیر مجھلی ٹپتی ہے۔ پس یہ ہے جماعت احمدیہ میں خوف کی حالت کو امن میں بدلنے کا پہلا جلوہ جو جماعت کے افراد پر بھی ظاہر ہوا اور خلیفہ وقت کی ذات میں بھی ایک شان سے نظر آیا۔ بغیر کسی خوف اور خطرہ کے حضرت خلیفہ اول نے یہ اعلان فرمایا کہ اگر کوئی مرتد ہوتا ہے تو ہو جائے خدا تعالیٰ مجھے اس کے بد لہ جماعت عطا کرے گا۔ ایک شخص جب جائے گا تو ایک جماعت ملے گی۔ پس جہاں مخلصین کی اصلاح آپ کے اس اعلان سے ہوئی اور مخلصین کے ایمان کے بڑھنے کا موجب ہوئی، وہاں ان منافقین کا گروہ بھی کچھ وقت کے لئے دب گیا اور جماعت ترقی کی منزلیں طے کرتی چلی گئی۔

¹ افضل 11 رابریل 1914ء صفحہ 11 کالم 3۔ جو الہ تاریخ احمدیت۔ مؤلف مولانا دوست محمد شاہد۔ جلد 3 صفحہ 262
مطبوعہ 2007ء۔ نظارت نشر و اشاعت قادیانی، بھارت

پھر آخر کُل مَنْ عَلِيهَا فَان کے مطابق 13 مارچ 1914ء کو آپ اپنے رفیق اعلیٰ سے جا ملے۔ اس وقت جماعت میں پھر ایک زنزلہ کی سی کیفیت تھی۔ وہ سر کردہ انجمن کے عائدین جو حضرت خلیفۃ المسیح الاولؑ کی وجہ سے چُپ تھے انہوں نے پھر سر اٹھایا اور کوشش کی کہ خلافت کی بجائے انجمن کو تمام اختیارات دئے جائیں اور انجمن سارے معاملات کی کرتا دھرتا بن جائے۔ حضرت خلیفۃ المسیح الاولؑ کی وفات کی وجہ سے خلصین تو غم کی وجہ سے نڈھال تھے۔ نئی قدرت کے لئے دعاوں میں مشغول تھے لیکن یہ عائدین جو اپنے آپ کو بڑا علم والا سمجھتے تھے اور پھر ساز باز میں لگے ہوئے تھے ان لوگوں نے حضرت مرزا بشیر الدین محمود احمدؓ کو بھی قائل کرنے کی کوشش کی لیکن آپؐ نے یہی فرمایا کہ جماعت کا ایک خلیفہ بہر حال ہونا چاہیے۔ انجمن پر انعام نہیں کیا جاسکتا۔ اور فرمایا کہ یہی حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے فرمایا ہے۔ حضرت مرزا بشیر الدین محمود احمد نے ان لوگوں کو کہا کہ آپؐ لوگ جس کے ہاتھ پر بیعت کریں گے میں اور میرا خاندان سچے دل سے اس کی بیعت کریں گے۔ آپؐ میرے سے خوف زدہ نہ ہوں۔ مجھے کوئی شوق نہیں خلیفہ بننے کا۔ لیکن اپنے زعم میں اپنے آپؐ کو عقلِ مغل سمجھنے والے ان عالموں فاضلوں کا پرناہ وہیں رہا کہ نہیں انجمن جو ہے وہی صحیح حق دار ہے۔ آخر جب ان کی یہ ڈھٹائی نہیں گئی تو جماعت کا ایک بڑا حصہ مسجد نور میں جمع ہوا اور چودہ مارچ 1914ء کو خلافت ثانیہ کا انتخاب ہوا اور دو ہزار کے مجمع میں ہر طرف سے حضرت میاں صاحب، حضرت میاں صاحب یعنی حضرت میرزا محمود احمد صاحب کے نام کی آوازیں آئے لگیں اور لوگوں نے ایک دوسرے کے سروں پر سے پھلانگتے ہوئے بیتاب ہوا کہ حضرت صاحبزادہ مرزا محمود احمد کے ہاتھ پر بیعت

کرنے کی کوشش کرنی شروع کر دی۔ اس نظارہ کے بیان کرنے والے لکھتے ہیں کہ یوں لگتا تھا کہ فرشتے لوگوں کے دلوں کو پکڑ پکڑ کر اللہ تعالیٰ کے اس انتخاب کی طرف لارہے ہیں۔ آخر یہ نظارہ دیکھ کر خلافت کے منکرین جوان ہجمن اور ان ہجمن کے پیسے کے مالک تھے وہاں سے غائب ہو گئے اور یوں اللہ تعالیٰ نے پھر اپنے وعدہ کے مطابق خلافت احمدیہ کے ذریعہ جماعت کو تمکنت عطا فرمائی اور ان کے خوف کو امن میں بدلा۔ اور حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے اس اولو العزم فرزند اور مصلح موعود کے 52 سالہ دور خلافت میں جماعت نے ترقی کے وہ نظارے دیکھے جو اللہ تعالیٰ کی خاص تائید کے بغیر ممکن نہ تھے۔ خزانہ خالی کر کے جانے والے اور یہ دعویٰ کرنے والے کہ قادیان میں اب عیسائیوں کی حکومت ہو گئی، آج زندہ ہوں تو دیکھیں کہ قادیان میں عیسائیوں کی تو کیا حکومت ہوئی تھی، اولو العزم موعود بیٹے نے ہزاروں عیسائیوں کو مسیح محمدی کے جھنڈے تلنے جمع کر دیا ہے۔

احرار کا فتنہ اٹھا تو جب انہوں نے یہ دعویٰ کیا کہ قادیان کی اینٹ سے اینٹ بجادیں گے تو حضرت مصلح موعودؓ نے تحریک جدید کا آغاز کر کے تمام دنیا میں جماعت کے تبلیغی مشنوں کے جال پھیلانے کی بنیاد ڈال دی۔ قرآن کی تفسیر اور دوسرا طریق پر جو ہمیشہ کے لئے آپ کے علوم ظاہری و باطنی سے پُر ہونے کی پیشگوئی پر گواہ بن گیا وہ دنیا میں پھیل گیا۔

ہجرت کا وقت آیا تو اس اولو العزم نے جماعت کی ایسی راہنمائی فرمائی کہ کم از کم نقصان کے ساتھ افراد جماعت پاکستان میں آ کر آباد ہوئے۔ تمام تر مشکل حالات کے باوجود قادیان میں اپنے بیٹوں سمیت ایسے قربانی کرنے والے لوگوں کو

چھوڑا جنہوں نے ہر قیمت پر شعائر اللہ کی حفاظت کی۔ پاکستان میں مرکز احمدیت کی ضرورت محسوس کرتے ہوئے ایک بے آب و گیاہ بستی کو اپنی عظیم راہنمائی اور فراست سے ایک سر سبز شہر بنادیا جس کے نظارے آج بھی ہم کر رہے ہیں۔ پس وہی نوجوان جو 25 سال کا تھا اور جس کے مقابلہ پر بڑے بڑے عالم فاضل اور سر کردہ تھے جب خدا تعالیٰ سے تائید یافتہ ہوا، جب اللہ تعالیٰ کی نظر انخاب اس پر پڑی، جب اللہ تعالیٰ کے وعدوں کے مطابق قدرت ثانیہ کا مظہر بناتا تو ایک کامیاب جرنیل کی طرح میدان پر میدان مارتا چلا گیا اور اپنے ماننے والوں اور مسیح محمدی کے غلاموں کی حالت کو اللہ تعالیٰ کی تائید و نصرت سے خوف کے بعد امن میں بدلتا چلا گیا۔

آخر الہی تقدیر کے مطابق جب آپ نومبر 1965ء میں اس دنیا سے رخصت ہوئے تو اللہ تعالیٰ نے ہمیں قدرت ثانیہ کے تیسرے مظہر کا جلوہ دکھایا۔ خلافت ثانیہ کا 52 سالہ دوراننا لمبا عرصہ تھا جس میں کئی نسلوں نے آپ سے فیض پایا۔ اس زمانہ میں ایک ذاتی تعلق ہر احمدی کا آپ سے پیدا ہو چکا تھا۔ آپ کی وفات کا صدمہ لگتا تھا کہ جماعت برداشت نہیں کر سکے گی۔ لیکن جب اللہ تعالیٰ کا وعدہ موجود ہو تو پھر فوراً ہی خدا تعالیٰ خوف کو امن میں بدل دیتا ہے۔ چنانچہ یہی نظارہ ہم نے خلافت ثالثہ کے دور میں دیکھا۔ ہر قدم پر جماعتی ترقی، افریقہ میں سکولوں، ہسپتاں کا قیام، تبلیغی میدان میں آگے بڑھنا۔ پھر 1974ء کے حالات جو پاکستان کی جماعت کے لئے بڑے سخت تھے بلکہ خلینہ وقت کی پاکستان میں موجودگی کی وجہ سے تمام دنیا کی جماعتوں کے لئے بڑے پریشان کن تھے لیکن خلافت کی ڈھال کے پیچھے جماعت ان خوفناک حالات سے کامیاب ہو کر نکلی اور ترقی کی راہوں پر گامزن ہو گئی۔

پھر 1982 کا سال آیا جب حضرت خلیفۃ المسیح الثالث بھی ہم سے رخصت ہوئے۔ اللہ تعالیٰ نے پھر اپنی جماعت کو سہارا دیا اور خلافت رابعہ کا انتخاب عمل میں آیا۔ آپ کے وقت میں جماعتی ترقی کا ایک اور نیا دور شروع ہوا۔ دشمن جماعت کی ترقی کو دیکھ کر حواس باختہ ہوا اور خلافت پر ہاتھ ڈالنے کی کوشش کی۔ جماعت کا سر کچلنے کی اپنے زعم میں کوشش کی لیکن اللہ تعالیٰ نے اپنے وعدوں کو پورا کرتے ہوئے حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے پیاروں کا ساتھ دیتے ہوئے حضرت خلیفۃ المسیح الرابعؒ کو مجذب نہ طور پر دشمن کے تمام منصوبوں کو خاک میں ملاتے ہوئے یہاں پہنچا دیا۔ اور دشمن جو خلافت کا سر کچلنا چاہتا تھا اس کو اللہ تعالیٰ نے اس طرح کچلا کہ اس کے جسم کا ایک ذرہ بھی باقی نہیں بچا۔

اور پھر ایک نیا دور یہاں آ کر اسلام کی تبلیغ کا شروع ہوا۔ MTA کا اجراء ہوا اور حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی تبلیغ ایک نئی شان کے ساتھ زمین کے کناروں تک پہنچی۔ ہمارے خدا کا حضرت مسیح موعود علیہ السلام سے کیا گیا وعدہ عظیم الشان طور پر پورا ہوا۔ دشمن تو خلافت پر ہاتھ ڈال کر اسے عضو معطل بنانے کی کوشش کر رہا تھا لیکن اللہ تعالیٰ کا منصوبہ اسے ایسے ذریعہ سے لوگوں کے گھر تک پہنچانے کا تھا جس کی راہ میں کوئی جغرافیائی روک حائل نہیں ہو سکتی تھی۔ اگر ان جماعتی ترقیات کا میں ذکر کرنے لگوں تو کئی گھنٹے لگنے کے بعد بھی یہ ذکر ختم نہیں ہو سکتا۔ جلسوں کی تقاریر میں یہ ذکر آ رہا ہے اور کچھ انشاء اللہ آئندہ بھی آتارہے گا۔

بہر حال خلافت رابعہ کا سنہری دور جماعت کو نئے نئے راستوں کی نشاندہی کرتا ہوا اپریل 2003 تک الہی منشا کے مطابق رہا اور جماعت آپ کی وفات پر ایک بار

پھر خوف کی حالت میں اللہ تعالیٰ کے حضور سجدہ ریز ہوئی کیونکہ یہی ایک مومن کو حکم ہے اور یہی ایک مومن کی شان ہے کہ جب بھی تکلیف میں ہو اللہ تعالیٰ کے حضور جھکے۔ بہر حال الہی وعدوں کے پورے ہونے کا دور تو دائی ہے۔ اس کی تسلی ہمیں اللہ تعالیٰ نے کروائی ہوئی ہے۔ اللہ تعالیٰ نے حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی وفات کے بعد خوف کی حالت کو جو امن بخشنا تھا۔ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے جو یہ فرمایا تھا کہ وہ وعدہ میری ذات کی نسبت نہیں ہے بلکہ تمہاری نسبت وعدہ ہے اور آپ کا یہ فرمانا کہ ”خدا تعالیٰ دو قدر تین دکھلاتا ہے تا مخالفوں کی دو جھوٹی خوشیوں کو پامال کر کے دکھلا دے“۔^۱

اس وعدہ کو اللہ تعالیٰ نے حضرت خلیفۃ المسیح الرابعؑ کی وفات پر نئی شان سے پورا فرمایا اور خلافت رابعہ کے بعد اللہ تعالیٰ نے پھر جماعت کے امن کے سامان پیدا فرمادیئے۔ جیسا کہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے فرمایا تھا کہ وہ قدرت ثانیہ دائی ہے اس کا نظارہ تمام دنیا نے M.T.A کے ذریعہ سے ایک بار پھر دیکھا۔ اسلام کے ابتدائی دور میں اگر خلافت راشدہ کچھ عرصہ تک محدود ہوئی اور چار خلافتیں تھیں تو وہ بھی آنحضرت ﷺ کی پیشگوئی تھی جیسا کہ میں نے حدیث بیان کی ہے۔ لیکن حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی بعثت کے بعد اسلام کی تاریخ نے ہر میدان میں ایک نیا باب کھولنا تھا۔

سو قدرت ثانیہ کا پانچواں دور بھی اللہ تعالیٰ کے وعدوں کے مطابق ایک نیا باب ہے۔ دشمن پر ایک تازیانہ ہے۔ دشمن کی خوشیوں کو خاک میں ملانے کا ایک ذریعہ

ہے۔ آج دشمن کی آنکھ پہلے سے بڑھ کر حسد کی نظر سے جماعت کی ترقیات کو دیکھ رہی ہے۔ کیونکہ یہ خود اس بات کو حسرت سے دیکھتے ہیں کہ تمام تر مخالفتوں کے باوجود جماعت احمد یہ خلافت کے سایہ تلے ترقی کرتی چلی جا رہی ہے۔

چونکہ یہ لوگ، یہ مخالفین خود اس بات کو حسرت سے دیکھتے ہیں کہ تمام تر مخالفتوں کے باوجود جماعت احمد یہ خلافت کے سایہ تلے ترقی کرتی چلی جا رہی ہے۔ اللہ تعالیٰ کے اس اعلان کی وارث بنتی چلی جا رہی ہے کہ میں مونین میں خلافت قائم کروں گا، اللہ تعالیٰ جماعت کو تمکنت عطا کرتا چلا جا رہا ہے۔ ہر روز اس کی جڑیں مضبوط سے مضبوط تر ہوتی چلی جا رہی ہیں۔ ان مونین کے ہر خوف کو اللہ تعالیٰ کے فضل سے اللہ تعالیٰ خلافت کی ڈھال کی وجہ سے اپنے تحفظ میں رکھے ہوئے ہے۔ باوجود دشمنوں کی تمام تر کوششوں کے حضرت مسیح موعود علیہ اصلوٰۃ والسلام کا پیغام دنیا کے کونہ کونہ میں اس جبل اللہ کو پکڑنے کی وجہ سے احمدی پہنچا رہا ہے اور بھولی بھکلی انسانیت کو آنحضرت ﷺ کے جھنڈے تلے لا رہا ہے تاکہ وہ اپنے پیدا کرنے والے خدا کو پہچانیں۔

خود یہ مخالفین بھی مانتے ہیں کہ خلافت کے بغیر امت مسلمہ کا اتحاد ناممکن ہے۔ نہ اسلام کی ترقی ممکن ہے، نہ یہ اتحاد ممکن ہے۔ لیکن آنکھوں پر پٹی پڑے ہونے کی وجہ سے جس کو خدا تعالیٰ نے خاتم الخلافاء بنانا کر بھیجا ہے اور اس کے بعد جو خلافت جاری فرمائی ہے اس کے انکاری ہیں۔ خلافت کے بارہ میں جوان کی حسرتیں ہیں اس کی ایک دو مشالیں میں پیش کر دیتا ہوں۔

ایک مولانا ہیں عبدالرحمن صاحب مہتمم جامعہ اشرفیہ کراچی۔ وہ کہتے ہیں:

”جہاں تک نظام خلافت اسلامیہ علیٰ منہاج النبوة کا تعلق ہے اس سے بہتر اور اچھا کوئی نظام نہیں۔ کیونکہ اللہ تبارک و تعالیٰ نے فرمایا ہے کہ بے شک اللہ تبارک و تعالیٰ نے خرید لیا ہے مؤمنین کا جان مال بد لے جتن کے۔ لیکن بدقسمتی سے مسلمانوں میں آپس کے تنازعات عروج پر ہیں۔ جہاں تک خلافت کا تعلق ہے تو خلیفہ کس کو مانیں اور اگر ملّہ مکرمہ سے خلیفہ کا انتخاب کیا جائے تو سب سے پہلے تنازعہ بریلوی حضرات کریم گے۔ اور میں نے نظام خلافت کے بارہ میں ساتھیوں سے بھی مشورہ کیا ہے اور یہی معلوم ہوتا ہے کہ پاکستان میں نظام خلافت ممکن نہیں“۔^۱

پھر ایک دانشور ہیں ہمایوں گوہ راپنے مضمون ”سفر کا آغاز ہوتا ہے“، دسمبر 2005ء میں لکھتے ہیں کہ: ”آج ہم اپنے آپ کو فرسودہ خیالات، ناقص رسومات اور جہالت کی اتحاد گھرا بیوں میں پاتے ہیں۔ معاشرتی اور سماجی برا بیان ہمیں گھیرے ہوئے ہیں۔ عدم انصاف عروج پر ہے اور ماحولیاتی آسودگی گزرتے دن کے ساتھ ساتھ بڑھ رہی ہے۔ اس لئے ہمیں ایک تازہ ہوا کے جھونکے کی ضرورت ہے جو امامہ کی اصلاح کر سکے۔ اس کے لئے بہت زیادہ ہمت و جذبے کی ضرورت ہے جس کے لئے ارادہ کی پختگی اور ایمان کی مضبوطی درکار ہے۔ یہ مسلمانوں کے خلافت جیسے ادارے کی وجہ سے ممکن ہے“۔^۲

پس یہ ہیں ان کی حسرتیں کہ محسوس بھی کرتے ہیں لیکن قائم نہیں کر سکتے۔

خلافت خامسہ کے انتخاب اور بیعت کے نظارے MTA نے تمام دنیا کو دکھائے جن

۱ ماہنامہ ضرب حق کراچی۔ ماہ اپریل 2004ء صفحہ 4 کالم 5-6۔ یقینہ صفحہ 3 کالم

۲ نوائے وقت 19 دسمبر 2005ء صفحہ 14

باتوں کا یہ حسرت سے ذکر کر رہے ہیں۔ خلافت خامسہ کے انتخاب کے وقت دنیا نے دیکھا کہ کس طرح جماعت نے ایک ہاتھ پر جمع ہو کر وحدت کا مظاہرہ کیا۔ ان میں سے بعض نے بر ملا تسلیم بھی کیا کہ خدا تعالیٰ کی فعلی شہادت تمہارے ساتھ گلتی ہے۔ لیکن اس بات نے ان کو اصلاح کی طرف مائل کرنے کی بجائے حسد میں اور بڑھادیا۔ آج پاکستان میں ملاں جماعت کے خلاف اس لئے جلسے کر رہے ہیں کہ جماعت کی اکائی اور ترقی ان کو برداشت نہیں۔ یہ حسرتیں اب ان لوگوں کا مقدر بن چکی ہیں۔ اللہ تعالیٰ کی تائید و نصرت کی ہوا میں بڑی شدت سے جماعت کے حق میں چل رہی ہیں۔ انشاء اللہ ان لوگوں کی تمام آرزو میں اور کوششیں ہوا میں بکھر جائیں گی۔

اے دشمنان احمدیت! میں تمہیں دوڑوک الفاظ میں کہتا ہوں کہ اگر تم خلافت کے قیام میں نیک نیت ہو تو آؤ اور مسیح محمدی کی غلامی قبول کرتے ہوئے اس کی خلافت کے جاری و دائیٰ نظام کا حصہ بن جاؤ ورنہ تم کوششیں کرتے کرتے مر جاؤ گے اور خلافت قائم نہیں کر سکو گے۔ تمہاری نسلیں بھی اگر تمہاری ڈگر پر چلتی رہیں تو وہ بھی کسی خلافت کو قائم نہیں کر سکیں گی۔ قیامت تک تمہاری نسل درسل یہ کوشش جاری رکھے تب بھی کامیاب نہیں ہو سکے گی۔ خدا کا خوف کرو اور اور خدا سے ٹکرنا ہو اور اپنی اور اپنی نسلوں کی بقا کے سامان کرنے کی کوشش کرو۔

یہ باتیں جو غیروں کے بارہ میں میں نے بیان کیں صرف ہمارے لئے ان کی حسرتوں پر خوش ہونے کی وجہ نہیں بنتی چاہئیں۔ یا صرف چند ہمدردوں کے دلوں میں ان کے لئے ہمدردی پیدا نہ ہو بلکہ حسد کی جس آگ میں دشمن جل رہا ہے تو یہ نقصان پہنچانے کی کوشش بھی کرتا ہے اور جہاں کمزور احمدیوں کو دیکھتا ہے ان پر حملہ

بھی کرتا ہے۔ اس وجہ سے آج خلافت کے ساتھ چمٹے ہوئے احمدیوں کا فرض ہے کہ خلافت کی مضبوطی اور استحکام کی دعاؤں کے ساتھ افراد جماعت ایک دوسرے کے لئے بھی دعائیں کریں تاکہ اللہ تعالیٰ ان کو ان حاسدوں اور شریروں کے شر اور حسد سے محفوظ رکھے۔

یہ دور جس میں خلافت خامسہ کے ساتھ خلافت کی نئی صدی میں ہم داخل ہو رہے ہیں انشاء اللہ تعالیٰ احمدیت کی ترقی اور فتوحات کا دور ہے۔ میں آپ کو یقین دلاتا ہوں کہ اللہ تعالیٰ کی تائیدات کے ایسے باب کھلے ہیں اور کھل رہے ہیں کہ ہر آنے والا دن جماعت کی فتوحات کے دن قریب و کھار ہا ہے۔ میں توجہ اپنا جائزہ لیتا ہوں تو شرمسار ہوتا ہوں۔ میں تو ایک عاجز، ناکارہ، نااہل پُر معصیت انسان ہوں۔ مجھے نہیں پتہ کہ خدا تعالیٰ کی مجھے اس مقام پر فائز کرنے کی کیا حکمت تھی۔ لیکن یہ میں علی وجہ البصیرت کہتا ہوں کہ خدا تعالیٰ اس دور کو اپنی بے انتہا تائید و نصرت سے نوازتا ہوا ترقی کی شاہراہوں پر بڑھاتا چلا جائے گا۔ انشاء اللہ۔ اور کوئی نہیں جو اس دور میں احمدیت کی ترقی کو روک سکے اور نہ ہی آئندہ کبھی یہ ترقی رکنے والی ہے۔ خلفاء کا سلسلہ چلتا رہے گا اور احمدیت کا قدم آگے سے آگے انشاء اللہ تعالیٰ بڑھتا رہے گا۔

گزشتنہ پانچ سالوں میں اللہ تعالیٰ کے فضلوں کی بارش کا ذکر بھی جلسہ کی تقریروں میں ہوتا رہا ہے اور اب بھی انشاء اللہ تعالیٰ ہو گا۔ پس خلافت احمدیہ کے ساتھ جو ترقی وابستہ کی گئی ہے اور جس کا اظہار حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے رسالہ الوصیت میں بھی فرمایا ہے یہ ایک نہ ختم ہونے والا سلسلہ ہے اور ہر وہ شخص جو خلافت سے گھٹا رہے گا، جو اپنے ایمان اور اعمال صالحہ میں ترقی کرے گا اُسے

اللہ تعالیٰ ان انعامات کے نظارے کرائے گا جو خلافت کے ساتھ جڑے رہنے سے ہر فرد جماعت پر بھی ہوں گے۔ اور اللہ تعالیٰ خلافت احمد یہ کو بھی ایسے افراد عطا فرماتا رہے گا جو اخلاص ووفا میں بڑھتے چلے جانے والے ہوں گے جو قیام واستحکام خلافت کے لئے سر دھڑ کی بازی لگا دینے والے ہوں گے۔ جن کے دلوں کو اللہ تعالیٰ خود خلافت کی محبت سے بھر دے گا اور بھر رہا ہے اور بھرا ہوا ہے۔ اور میں تو ایسے نظارے روزانہ ہر قوم اور ہر ملک میں دیکھ رہا ہوں۔ ابھی افریقہ کے دورے کے نظارے آپ نے دیکھ لئے کہ وہ لوگ کس طرح محبت سے سرشار ہیں۔ میری تو بہت عرصہ پہلے خدا تعالیٰ نے یہ تسلی کروائی ہوئی ہے کہ اس دور میں وفاداروں کو خدا تعالیٰ خود اپنی جناب سے تیار کرتا ہے گا۔ پس آگے بڑھیں اور اپنے ایمان اور اعمال صالحہ کا محاسبہ کرتے ہوئے آپ میں سے ہر ایک ان بابرکت وجودوں میں شامل ہو جائے جن کو خدا تعالیٰ خلافت کی حفاظت کے لئے خود اپنی جناب سے ننگی توار بنا کر کھڑا کرے گا۔

گزشتہ دنوں مجھے ایک دوست نے لکھا کہ جہاں ہمیں اس بات کی خوشی ہے کہ خلافت کے سوال پورے ہو رہے ہیں وہاں اس بات سے فکر بھی پیدا ہوئی کہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے زمانہ سے ہم سو سال دور چلے گئے ہیں اور اس وجہ سے ہم میں کمزوریاں بڑھتی نہ چلی جائیں۔ فکر بڑی جائز ہے لیکن خدا تعالیٰ کے وعدے، آنحضرت ﷺ کی حدیث اور حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے ارشاد کو اگر ہم سامنے رکھیں گے تو اللہ تعالیٰ کے فضلوں کو جذب کرتے ہوئے خلافت کے ساتھ جڑے رہنے کی وجہ سے اللہ تعالیٰ کے انعامات کے وارث بنتے چلے جائیں گے۔

انشاء اللہ۔

یہ بھی الہی توارد ہی سمجھتا ہوں کہ اس خط کے ساتھ ہی امریکہ سے ہمارے ایک مبلغ نے حضرت مصلح موعودؑ کے ایک عہد کی طرف توجہ مبذول کروائی جو آپ نے 1959ء میں خدام کے اجتماع پر خدام سے لیا تھا اور فرمایا تھا کہ یہ ایسا عہد ہے جسے انصار بھی دہرا�ا کریں اور دہراتے چلے جائیں اور تمام جلسوں پر دہرا جائے اور اگلی نسلوں کو منتقل کرتے چلے جائیں یہاں تک کہ اسلام اور احمدیت کا غلبہ دنیا کے چپ پہنچ پڑے۔ مجھے پہلے دوست کے خط کی وجہ سے یہ توجہ تھی اور یہ خط آنے پر مزید توجہ پیدا ہوئی اور مجھے یہ تجویز اچھی لگی کہ خلافت احمدیہ کے سوال پورے ہونے پر تمام دنیا کے احمدی یہ عہد دہرا جائیں۔

پس آج میں معمولی تبدیلی کے ساتھ اس صد سالہ جوبی کے حوالہ سے آپ سے بھی یہ عہد لیتا ہوں تاکہ ہمارے عمل زمانہ کی دوری کے باوجود ہمیں حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی تعلیم اور اللہ کے حکموں اور اُسونے سے دورے جانے والے نہ ہوں بلکہ ہر دن ہمیں اللہ تعالیٰ کے وعدہ کی قدر کرنے والا بنائے۔ پس اس حوالہ سے اب میں عہدوں لوں گا۔ آپ سے میری درخواست ہے کہ آپ بھی جو یہاں موجود ہیں احباب بھی کھڑے ہو جائیں اور خواتین بھی کھڑی ہو جائیں، دنیا میں موجود لوگ جو جمع ہیں وہ سب بھی کھڑے ہو کر یہ عہد دہرا جائیں۔

**أَشْهَدُ أَنْ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ وَحْدَهُ لَا شَرِيكَ لَهُ وَأَشْهَدُ أَنَّ
مُحَمَّدًا عَبْدُهُ وَرَسُولُهُ۔** آج خلافت احمدیہ کے سوال پورے ہونے پر ہم اللہ تعالیٰ کی قسم کھا کر اس بات کا عہد کرتے ہیں کہ ہم

اسلام اور احمدیت کی اشاعت اور محمد رسول اللہ ﷺ کا نام دنیا کے کناروں تک پہنچانے کے لئے اپنی زندگیوں کے آخری لمحات تک کوشش کرتے چلے جائیں گے اور اس مقدس فریضہ کی تکمیل کے لئے ہمیشہ اپنی زندگیاں خدا اور اس کے رسول ﷺ کے لئے وقف رکھیں گے۔ اور ہر بڑی سے بڑی قربانی پیش کر کے قیامت تک اسلام کے جھنڈے کو دنیا کے ہر ملک میں اونچا رکھیں گے۔

ہم اس بات کا بھی اقرار کرتے ہیں کہ ہم نظام خلافت کی حفاظت اور اس کے استحکام کے لئے آخری دم تک جہد و جہاد کرتے رہیں گے۔ اور اپنی اولاد دراولاد کو ہمیشہ خلافت سے وابستہ رہنے اور اس کی برکات سے مستفید ہونے کی تلقین کرتے رہیں گے تاکہ قیامت تک خلافت احمدیہ محفوظ چلی جائے اور قیامت تک سلسلہ احمدیہ کے ذریعہ اسلام کی اشاعت ہوتی رہے اور محمد رسول اللہ ﷺ کا جھنڈا دنیا کے تمام جھنڈوں سے اونچا لہرانے لگے۔ اے خدا تو ہمیں اس عہد کو پورا کرنے کی توفیق عطا فرم۔ اللہُمَّ آمِينَ۔ اللہُمَّ آمِينَ۔ پس اے مسیح محدثی کے غلامو! آپ کے درخت وجود کی سرسبز شاخو! میں امید کرتا ہوں کہ اس عہد نے آپ کے اندر ایک نیا جوش اور ایک نیا ولہ پیدا کیا ہوگا۔

شکرگزاری کے پہلے سے بڑھ کر جذبات ابھرے ہوں گے۔ لپس اس جوش اور ولولہ اور شکرگزاری کے جذبات کے ساتھ خلافت احمدیہ کی نئی صدی میں داخل ہو جائیں۔ یہ 27 مئی کا دن ہمارے اندر ایک نئی روح پھونک دے، ایک ایسا انقلاب برپا کر دے جو تا قیامت ہماری نسلوں میں یہی انقلاب پیدا کرتا چلا جائے۔ اللہ تعالیٰ کا اس دور میں ہمیں داخل کرنا یہ ظاہر کرتا ہے کہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے درخت وجود کی سر بز شاخیں بننے کی ہم کوشش کرتے ہیں اور کر رہے ہیں۔ آپ علیہ السلام اپنی جماعت کو کس پیار کی نظر سے دیکھتے ہیں، کتنا حسن ظن رکھتے ہیں۔ آپ فرماتے ہیں:

”جو کچھ ترقی اور تبدیلی ہماری جماعت میں پائی جاتی ہے وہ زمانہ بھر میں اس وقت کسی دوسرے میں نہیں ہے۔“^۱

کیا یہ حسن ظن ہم سے تقاضا نہیں کرتا کہ ہم اپنے اندر انقلاب پیدا کرنے کی پہلے سے بڑھ کر کوشش کریں؟ اپنے عہد کو پورا کرنے کے لئے ہر قربانی کے لئے تیار رہیں؟ اللہ تعالیٰ کے اس احسان پر جو خلافت کی صورت میں اس نے ہم پر کیا اپنی روحانی ترقی کی نئی منزلوں کی نشاندہی کریں؟ اللہ تعالیٰ کے اس احسان پر اپنے عہد بیعت کو نبھانے کی پہلے سے بڑھ کر کوشش کریں؟ اللہ تعالیٰ کے اس احسان پر، خلافت سے وفا اور اطاعت کے معیار بلند سے بلند تر کرتے چلے جائیں؟ اس احسان کے شکرانے کے طور پر اپنوں اور غیروں میں پیار اور محبت کے نفعے بکھیرتے چلے جائیں؟ یقیناً یہی نیکیاں اور شکرگزاری ہمارا مطیع نظر ہونی چاہئیں۔ یقیناً پیار اور محبت

کے سوتے ہمارے دلوں سے پھوٹنے چاہئیں۔ یقیناً عہدو فا کے نئے نئے راستوں کا تعین ہماری زندگی کا مقصد ہونا چاہئے۔ اور جب یہ ہوگا تو ہم اللہ تعالیٰ کے انعام کی قدر کرنے والے ٹھہریں گے۔ جب یہ ہوگا تو ہم دامگی خلافت کے فیض سے فیضیاب ہونے والے بننے چلے جائیں گے۔ اللہ تعالیٰ کے انعاموں اور فضلوں کی نہ ختم ہونے والے بارشیں ہم پر بر سیں گی۔

پس اے میرے پیارو اور میرے پیاروں کے پیارو! اٹھو۔ آج اس انعام کی حفاظت کے لئے نئے عزم اور ہمت سے اپنے عہد کو پورا کرنے کے لئے اللہ تعالیٰ کے حضور گرتے ہوئے، اس سے مدد مانگتے ہوئے میدان میں کوڈ پڑو کہ اسی میں تمہاری بقا ہے۔ اسی میں تمہاری نسلوں کی بقا ہے اور اسی میں انسانیت کی بقا ہے۔ اللہ تعالیٰ آپ کو بھی توفیق دے۔ اللہ تعالیٰ مجھے بھی توفیق دے کہ ہم اپنے عہد کو پورا کرنے والے ہوں۔ **اللَّهُمَّ آمِينَ۔**

(اس کے بعد حضور نے دعا کروائی)

خطبہ جمعہ
لکھنؤ مسیح الخاتم ایادہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز
سیدنا امیر المؤمنین خلیفۃ المسیح الخامس
فرمودہ مورخہ 30 مئی 2008ء
بمطابق 30 ہجرت 1387 ہجری شمسی
بمقام مسجد بیت الفتوح، لندن (برطانیہ)

اَشْهَدُ اَنْ لَا إِلَهَ اِلَّا اللَّهُ وَحْدَهُ لَا شَرِيكَ لَهُ وَأَشْهَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهُ
وَرَسُولُهُ. اَمَّا بَعْدُ فَاعُوذُ بِاللَّهِ مِنَ الشَّيْطَنِ الرَّجِيمِ -

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ. الْحَمْدُ لِلَّهِ رَبِّ الْعَالَمِينَ. الرَّحْمَنُ الرَّحِيمُ.
مَلِكُ يَوْمِ الدِّينِ. إِيَّاكَ نَعْبُدُ وَإِيَّاكَ نَسْتَعِينُ. إِهْدِنَا الصِّرَاطَ الْمُسْتَقِيمَ.
صِرَاطَ الَّذِينَ أَنْعَمْتَ عَلَيْهِمْ. غَيْرِ الْمَغْضُوبِ عَلَيْهِمْ وَلَا الضَّالِّينَ.

اس ہفتے، چند دن پہلے، 27 مئی کو ہم نے اللہ تعالیٰ کے فضل اور احسان سے
یوم خلافت منایا۔ جیسا کہ میں اپنی تقریر میں بیان کر چکا ہوں اس سال کے یوم خلافت
کی ایک خاص اہمیت تھی۔ یہ ایسا یوم خلافت تھا جو عموماً ایک انسان کی زندگی میں ایک
دفعہ ہی آتا ہے۔ یا کسی کی بہت لمبی زندگی ہو تو اس کی شعور کی زندگی میں ایک دفعہ آتا
ہے سوائے اس کے کہ اللہ تعالیٰ کا خاص ہی کسی پر احسان ہو اور وہ صحیح طرح پورے شعور
کی زندگی میں ہو اور لمبی عمر کے ساتھ اس کے اعضاء بھی اس قابل ہوں اور مضمل نہ
ہوئے ہوں۔ تو بہر حال یہ ہم پر اللہ تعالیٰ کا احسان ہے کہ اس نے ہمیں جماعت احمدیہ
کی، نہ صرف یہ جو بہت سارے ایسے احمدی ہیں ان کو خلافت جو بلی دکھائی بلکہ
جماعت احمدیہ کی 120 سالہ تقریباً زندگی ہے اس پر تسلسل کے ساتھ جماعت کی دو
مختلف جو بلیاں دیکھنے کا موقع فراہم فرمایا۔ اور اس حوالے سے ہر احمدی اللہ تعالیٰ کے
حضور شکر اور احسان کے جذبات سے لبریز ہے۔ جماعت احمدیہ کی بنیاد کی پہلی صدی
1989ء میں آج سے اُفیس (19) سال پہلے ہم نے منانی۔ اس سال ہم نے جیسا
کہ ہم سارے جانتے ہیں خلافت احمدیہ کے حوالہ سے، اس کے قیام کے حوالہ سے،

سوسالہ تقریب اظہار تشكیر کے طور پر 27 مئی کو منانی اور دنیا کی مختلف جماعتوں میں منا رہے ہیں۔ اس وقت بہت سے بچے ایسے ہوں گے اور نئے آنے والے بھی جو 1989ء میں پیدا نہیں ہوئے، اس کے بعد پیدا ہوئے یا شعور کی زندگی نہیں تھی یا بعد میں جماعت میں شامل ہوئے۔ انہیں اس جو بلی کا تو پتہ نہیں لیکن یہ جو بلی جو ایسے لوگوں نے اپنے ہوش و حواس میں منانی یاد کیجھی اس نے انہیں یقیناً ایک منفرد تجربہ سے گزارا ہو گا اور گزر رہے ہوں گے اور گزرے ہیں۔ دنیا کے ہر ملک میں جہاں بھی جماعتیں قائم ہیں ہر ایک نے اپنے پروگرام بھی کئے اور کر رہے ہیں۔ ایمٹی اے کے ذریعہ سے مرکزی پروگرام میں بھی شامل ہوئے۔

مقامی جماعتوں کے پروگرام اپنے اپنے حالات کے مطابق شاید سارا سال چلتے رہیں۔ لیکن یہاں کا مرکزی پروگرام وہ تھا جب Excel سینٹر میں مرکزی جلسہ ہوا اور اس میں تقریباً 18-19 ہزار کی حاضری تھی اور دنیا کے مختلف ممالک کی نمائندگی بھی ہو گئی جس میں قادیانی اور ربوبہ، ان دونوں بستیوں کے جلسہ سننے والوں کے نظارے ایمٹی اے کے ذریعہ سے دنیا میں دکھائے گئے اس نے بھی لوگوں کے دلوں پر ایک خاص قسم کا اثر چھوڑا ہے۔ اس بارہ میں مجھے احباب و خواتین کے جودی تاثرات ہیں ان کے خطوط اور فیکسز بھی آنے شروع ہو گئے ہیں۔ الحمد للہ کہ اللہ تعالیٰ کے فضل اور احسان سے اللہ تعالیٰ نے ایک خاص کیفیت میں اُس دن نہ صرف اُس ہال میں موجود میرے سامنے بیٹھنے والے لوگوں کو لے لیا تھا بلکہ دنیا کے ہر کونہ میں جہاں بھی احمدی یہ جلسہ سن رہے تھے خواہ جماعتی انتظام کے تحت یا انفرادی طور پر اپنے گھروں میں یا اپنے خاندانوں میں جو بھی کارروائی سن رہے اور دیکھ رہے تھے جن کو

بھی موقع مل رہا تھا سب اس خاص ماحول اور کیفیت سے حصہ لے رہے تھے۔ گویا خدا تعالیٰ نے تمام دنیا میں رہنے والے ہر ملک اور قوم کے احمدی کو ایک ایسے تجربہ سے گزارا جو انہیں وحدت کی لڑی میں پروئے ہوئے ہے۔ یہ ایک منفرد اور روحانی تجربہ تھا اور یہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی صداقت اور آپ کے ساتھ اللہ تعالیٰ کے وعدوں کے پورا ہونے کا ایک عظیم اظہار تھا جسے اپنوں نے بھی دیکھا اور محسوس کیا اور غیروں نے بھی دیکھا۔

27 مئی کا یہ دن جس میں خلافت احمدیہ کے 100 سال پورے ہوئے اپنوں اور غیروں کو اللہ تعالیٰ کی تائید و نصرت کے نشان دکھا گیا۔ وہاں بیٹھے ہوئے احمدی مردوں اور خواتین اور بچے سب اس کیفیت میں تھے کہ جو بھی مجھے ملے انہوں نے یہی کہا کہ ہمارے ایمان اس تقریب نے تازہ کر دیئے ہیں۔ اور جیسا کہ میں نے کہا ہر کی دنیا کے احمدیوں کا بھی یہی حال تھا۔ ہر جگہ سے بے انتہاء خلافت سے محبت اور عقیدت اور اپنے ایمان میں مضبوطی کا اظہار ہوا ہے۔ ایک صاحب نے لکھا کہ مجھے لگ رہا ہے کہ میں آج نئے سرے سے احمدی ہوا ہوں۔ کئی ایسے جو بعض شکوک میں بنتا تھے گو انہوں نے خلافت خاصہ کی بیعت تو کر لی تھی لیکن ان کے دل اس بات پر راضی نہیں تھے انہوں نے لکھا کہ ہم نے خدا تعالیٰ کے حضور استغفار بھی کی اور آپ سے بھی عہد کرتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ نے اس تقریب کی برکت سے ہمارے دلوں کو صاف کیا ہے بلکہ کہنا چاہئے کہ دھوکر چکا دیا ہے۔ اس کے بعد ہم اب خلافت احمدیہ کے لئے ہر قربانی کے لئے سچے دل سے تیار ہیں گے اور اپنی نسلوں میں بھی وہ روح پھونکنے کی کوشش کریں گے جو ہمیشہ ان کو خلافت کے فیض سے فیضیاب ہونے والا رکھے۔

ایک لکھنے والے نے لکھا کہ اگر مردوں کو زندہ کرنے کا ذریعہ کوئی تقریب بن سکتی ہے تو وہ یہ تقریب اور آپ کا خطاب تھا۔ خدا کرے کہ حقیقت میں ایک انقلاب اس تقریب سے دنیاۓ احمدیت پر آیا ہوا اور وہ قائم بھی رہے۔ ہم اللہ تعالیٰ کے شکر گزار بندے بنتے ہوئے اپنے دلوں کی پاک تبدیلیوں کو ہمیشہ قائم رکھنے والے بنے رہیں۔ اس وقت وہاں ارگرڈ کے ماحول میں ایکسل (Excel) سینٹر کے مقامی لوگ بھی حیرت سے لوگوں کو جمع ہوتے اور ایک عجیب کیفیت میں دیکھ کر حیران تھے کہ یہ کون لوگ ہیں۔ عموماً تو یہ تاثر ہے کہ مسلمان ڈسپلینڈ (Disciplined) نہیں ہوتے، عجیب و غریب ان کی روایات ہیں۔ یہی مغرب میں تاثر دیا گیا ہے۔ لیکن اس وقت ان کی حالت عجیب تھی اور یہ دیکھ رہے تھے کہ یہ تو عجیب قسم کے لوگ ہیں جو لگتے تو مسلمان ہیں لیکن ان میں ایک طرح کی تنظیم ہے۔ ایشیائی اکثریت ہونے کے باوجود ان میں مختلف قومیتوں کے لوگ بھی شامل ہیں اور ہر پچے، جوان، مرد، عورت اور مختلف قوموں کے لوگوں کا رخ جو ہے ایک طرف ہے۔ خلافت سے محبت اور عقیدت جوان کے دلوں میں ہے اس کا اظہار ان کے چہروں سے بھی ظاہر و عیاں ہے بلکہ جسم کے ہر عضو سے ہو رہا ہے۔

Excel سینٹر کی ایک سیکیورٹی خاتون کا رکن جو وہاں تھیں، انہوں نے ہماری خواتین کو کہا کہ یہ ایسا نظارہ ہے جو میرے لئے بالکل نیا ہے، بالکل ایک نیا تجربہ ہے اور اس کو دیکھ کر آج مجھے پتہ چلا کہ اسلام کیا ہے۔ میں تو اس نظارہ کو دیکھ کر ہی مسلمان ہونا چاہتی ہوں۔ بہر حال ان لوگوں میں تو عارضی کیفیت فوری رد عمل کے طور پر پیدا ہوتی ہے، اس کا اظہار بھی کر دیتے ہیں لیکن دعا ہے کہ اس خاتون اور اس جیسے بہت

سون کے دلوں میں یہ نظارہ پاک تبدیلی پیدا کرنے کا ذریعہ بن جائے۔ ہمارا مقصد اور مدعای تو یہی ہے کہ دنیا اپنے پیدا کرنے والے کو پہچانے اور آنحضرت ﷺ کے جھنڈے تلے جمع ہو جائے چاہے جس ڈھب سے بھی کوئی سمجھے یا کسی بات سے بھی کوئی سمجھے۔ پس اس خلافت جو بلی کے جلسے میں جس میں اپنوں اور غیروں نے وحدت کی ایک نئی شان دیکھی ہے یہ آج صرف اور صرف حضرت مسیح موعود ﷺ کی جماعت کا خاصہ ہے۔ آج اس وحدت کی وجہ سے عافیت کے حصار میں اللہ تعالیٰ کے وعدوں کے مطابق کوئی جماعت ہے تو وہ صرف اور صرف مسیح محمدی کی جماعت ہے۔ باقی سب انتشار کا شکار ہیں اور رہیں گے جب تک کہ وہ اللہ تعالیٰ کے انعام کی قدر نہیں کریں گے۔ جب تک کہ وہ آنحضرت ﷺ کے ارشاد کو نہیں مانیں گے کہ جب میر امسیح و مہدی ظاہر ہو تو اس کو میر اسلام پہنچاؤ۔

مسلمانوں کی حالت اس بات کا منہ بولتا ثبوت ہے۔ غیر مذاہب کی خدا تعالیٰ سے دُوری اس بات کا واضح ثبوت ہے کہ وہ شیطان کی گود میں جا پڑے ہیں۔ اپنے پیدا کرنے والے کو بھول چکے ہیں۔ اس مقصد کو بھول چکے ہیں جس کے لئے انسان پیدا کیا گیا ہے بلکہ اب تو اس کا فہم و ادراک بھی ان کو نہیں رہا کہ ان کی پیدائش کا مقصد کیا ہے۔

پس آج اگر کوئی جماعت ہے تو یہ مسیح موعود ﷺ کی جماعت ہے جو اس مقصد کو جانتی ہے اور اس مقصد کے حصول کے لئے کوشش کرتی ہے۔ آج حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی جماعت ہی ہے جس نے اس عروءہ وُثّقیٰ کو پکڑا ہوا ہے جس سے ان کے صحیح راستوں کا تعین ہوتا رہتا ہے۔ اس مضبوط کڑے کو پکڑا ہوا ہے جس

کے نہ ٹوٹنے کی ضمانت خود خدا تعالیٰ نے دی۔ اللہ تعالیٰ نے آج اپنے فضل سے احمد یوں کو اس برتن کے کڑے کو مضبوطی سے پکڑایا ہوا ہے جس میں مسیح محدثی کے ذریعہ سے اللہ تعالیٰ نے تازہ بتازہ روحانی پانی بھر دیا ہے۔ وہ زندگی بخش پانی جس کو پینے سے روحانیت کے اعلیٰ سے اعلیٰ معیار ایک مومن طے کر سکتا ہے۔ پھر اس مضبوط کڑے کو پکڑنے کا ایک یہ بھی مطلب ہے کہ اس پکڑے رہنے والوں کے ایمان ہمیشہ سلامت رہیں گے۔ مسیح محدثی کی غلامی میں آ کر اس سے عہد بیعت باندھنے والے اور اس پر عمل کرنے کی کوشش کرنے والے اپنے ایمان میں ہمیشہ ترقی کرتے چلے جائیں گے۔ ہر حالت میں ہر مخالفت کے دور میں اس کڑے کے پکڑے رہنے والوں کے ایمان محفوظ رہیں گے۔ اس کڑے سے چمٹنے والا مومن اپنی جان تو دے سکتا ہے لیکن اس کڑے کو نہیں چھوڑتا جس کے چھوڑنے سے اس کے ایمان کو خطرہ لاحق ہو سکتا ہو۔

چنانچہ جماعت احمدیہ کی تاریخ ایسے واقعات سے بھری پڑی ہے کہ مخالفت کی آندھیاں حقیقی مومنین کو، ان کے ایمان کو اپنی جگہ سے نہ ہلا سکیں۔ ماوں کے سامنے بیٹل کئے گئے، بیٹوں کے سامنے باپوں کو آہستہ آہستہ اذیت دے کر مارا گیا، شہید کیا گیا، باپوں کے سامنے بیٹوں کو شہید کیا گیا۔ پھر احمدیت کو چھوڑنے کے لئے انہیانی اذیت سے کئی احمدیوں کو گزرنما پڑا۔ آہستہ آہستہ ٹارچرڈے کر مارا گیا۔ اور یہ دور کے واقعات نہیں ہیں۔ اس سال بھی کئی ایسے واقعات ہوئے ہیں۔ لیکن جس ایمان پر وہ قائم ہو چکے تھے یہ اذیتیں ان کے پائے ثبات میں کوئی لغزش نہیں لاسکیں۔

پس آج جب ہم جو بلی کی خوشی منار ہے ہیں تو دراصل یہ خوشی خلافت کے

سو سال پورے ہونے پر اللہ تعالیٰ کے فضلوں کی بارش کی خوشی ہے اور اس سو سال میں جو لہلہتے باغ اس انعام سے چھٹے رہنے کی وجہ سے ہمیں اللہ تعالیٰ نے عطا کئے، اس کی خوشی میں ہے۔ ان لہلہتے باغوں کو دیکھ کر جب ہم خوش ہوں اور اللہ تعالیٰ کا شکر ادا کریں تو ان شہدائے احمدیت کو بھی یاد رکھیں اور ان کے لئے اور ان کی اولادوں کے لئے بھی دعائیں کریں جنہوں نے اپنے خون سے ان باغوں کو سینچا ہے۔ اپنے ایمان کی مضبوطی کی وہ مثالیں قائم کی ہیں جو تاریخ کے سنہری باب ہیں۔

عُرْوَةُ الْأَصْلُوَةِ وَالسَّلَامُ کا ایک مطلب یہ بھی ہے کہ ایسا سبزہ زار جو ہمیشہ سر سبز رہتا ہے۔ بارش کی کمی بھی اس پر کبھی خشکی نہیں آنے دیتی۔ پس یہ ایسا سبزہ زار ہے جو حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام پر ایمان کی وجہ سے جماعت کی صورت میں اللہ تعالیٰ نے آپ کو عطا کیا ہے جو ہمیشہ سر سبز رہنے کے لئے ہے۔ جس کو شبنم کی نمی بھی لہلہتی کھیتیوں میں اور سر سبز باغات کی شکل میں قائم رکھتی ہے۔ پس اس عُرْوَةُ وَالسَّلَامُ کو پکڑ لے رہیں گے تو انعامات کے وارث بنتے چلے جائیں گے۔

اللہ تعالیٰ نے جو فرمایا کہ جس نے شیطان کی باتوں کا انکار کیا اور ایمان پر قائم رہا تو فرمایا کہ فَقَدِ اسْتَمْسَكَ بِالْعُرْوَةِ الْوُثْقَىٰ لَا انْفِصَامَ لَهَا ۝ یعنی ایک نہایت قابل اعتماد مضبوط چیز کو مضبوط سے پکڑ لیا جو کبھی ٹوٹنے والا نہیں اور پھر آخر پر فرمایا وَاللَّهُ سَمِيعٌ عَلِيمٌ ۝ اللہ بہت سنے والا اور بہت جانے والا ہے۔ پس جو لوگ دلوں کی صفائی کے ساتھ خالص ہو کر اللہ تعالیٰ کے اس انعام سے چھٹے رہیں گے

1 دیکھیں المخدود۔ زیر مادہ ”عری“۔ ایڈیشن پنجم۔ مؤلف اولیں معلوم

2 سورۃ البقرۃ۔ آیت 257

3 سورۃ البقرۃ۔ آیت 257

اور اللہ تعالیٰ کے حضور جھکتے ہوئے اُس سے اس مضبوط کڑے سے چمٹے رہنے کیلئے دعا میں مانگتے رہیں گے تو ایسے لوگ یاد رکھیں کہ اللہ تعالیٰ بہت دعائیں سننے والا ہے۔ وہ ہمارے دلوں کا حال بھی جانتا ہے۔ وہ نیک نیت سے کی گئی دعاؤں اور کوششوں کو ضائع نہیں کرے گا اور ہمارے دل بھی ایمان سے لبریز رہیں گے اور ہم اللہ تعالیٰ کے انعام سے فیضیاب بھی ہوتے رہیں گے۔ ہم میں سے ہر ایک کا ایمان بھی مضبوط سے مضبوط تر ہوتا چلا جائے گا اور معمولی کمزوریوں کے باوجود اللہ تعالیٰ ہمارے نیک نیت ہونے کی وجہ سے ہم میں بھی اور ہماری نسلوں میں بھی ایسا ایمان پیدا کرتا چلا جائے گا جس سے ہماری نسلیں بھی اور ہم بھی الہامی فصیلوں کے وارث بنتے چلے جائیں گے۔ پس آج خلافت کے سو سال پورے ہونے پر ہم جو نظارے دیکھ رہے ہیں، ایمانوں کو تازہ کر رہے ہیں، جماعت کی وحدت اور ترقی کی ہری بھری فصیلیں ہمیں نظر آ رہی ہیں۔ غیروں کو بھی عجیب سالگ رہا ہے اور بعض حاسدوں کو حسد میں بڑھا بھی رہا ہے، جیسا کہ پاکستان کے حالات ہیں۔ یہ بھی اس زمانہ میں آنحضرت ﷺ کی پیشگوئی کے مطابق حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کو مانے اور خلافت سے چمٹے رہنے کی وجہ سے ہے۔

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام فرماتے ہیں کہ:

”پہلے نبیوں کے مجزرات ان کے مرنے کے ساتھ ہی مر گئے مگر ہمارے نبی ﷺ کے مجزرات اب تک ظہور میں آ رہے ہیں اور قیامت تک ظاہر ہوتے رہیں گے۔ جو کچھ میری تائید میں ظاہر ہوتا ہے دراصل وہ سب آنحضرت ﷺ کے مجزرات ہیں،“ ۔

اللہ تعالیٰ ہر احمدی کو ہمیشہ آنحضرت ﷺ کے ساتھ بھی اور اللہ تعالیٰ اپنے ساتھ بھی ہر احمدی کو حقیقت میں چمٹائے رکھے۔ اور آنحضرت ﷺ کے عاشق صادق کے ساتھ وفا کا تعلق رکھنے والا بنائے رکھے اور خلافت احمدیہ کی حفاظت کے لئے قربانی کے عہد کو پورا کرنے والا بنائے رکھے۔ اور آج ہم نے جو نظارے دیکھے، جو ایک اکامی دیکھی، جو وحدت دیکھی، خلافت سے محبت ووفا کے جذبات کا اظہار و پیگھتی جو غیروں کے لئے ایک متاثر کرنے والی چیز اور ایک مجذہ تھا اسے قائم رکھنے کے لئے جیسا کہ میں نے کہا اللہ تعالیٰ کے حضور ہم جھکنے والے بنے رہیں تاکہ اس شکرگزاری کی وجہ سے اللہ تعالیٰ اپنے انعاموں کو ہم میں سے ہر ایک کے لئے اور ہماری نسلوں کے لئے بھی دائمی کر دے کیونکہ یہ اللہ تعالیٰ کا مominین سے وعدہ ہے کہ اگر تم شکرگزار بنو گے تو میں اپنے انعام مزید بڑھاؤں گا۔ تمہارے ایمانوں کو مزید ترقی دوں گا۔ نتیجہ تم میرے فضلوں کے وارث بنتے چلے جاؤ گے جیسے کہ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے وَإِذْ تَأَذَّنَ رَبُّكُمْ لَيْسْ شَكْرُتُمْ لَا زِيَّدَنُكُمْ لِيُعَلِّمُونَ اور جب تمہارے رب نے اعلان کیا کہ اگر تم شکرگزار بنے تو میں تمہیں اور بھی زیادہ دوں گا۔

آج ان دنوں میں جب اپنی ڈاک دیکھتا ہوں تو دل کی عجیب کیفیت ہوتی ہے۔ سوچتا ہوں کہ کس طرح اللہ تعالیٰ کا شکر ادا کروں۔ اس کے انعامات کی بارش اس طرح جماعت پر ہو رہی ہے کہ اس کے مقابل پر اگر جسم کا رواں رواں بھی شکرگزار ہو جائے تو شکر ادا نہیں ہو سکتا۔ میں دیکھتا ہوں کہ جماعت کس طرح اللہ تعالیٰ کے اس انعام پر جو خلافت کی صورت میں اس نے حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی

جماعت کو دیا ہے شکرگزار بنتی ہے۔ اتنے زیادہ شکرگزاری کے خطوط آرہے ہیں کہ میں بغیر کسی شک کے یہ کہہ سکتا ہوں کہ آج صرف حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی جماعت میں ہی ایسے افراد ہیں جو شکرگزاری میں اس قدر بڑھے ہوئے ہیں۔ اور جب تک ایسے شکرگزاری کے جذبے بڑھتے چلے جائیں گے اللہ تعالیٰ کے انعاموں کے وارث ہم بنتے چلے جائیں گے اور ہماری نسلیں بھی بنتی چلی جائیں گی۔

پس اس شکرگزاری کے جذبے کو کبھی ماندنہ پڑنے دیں کہ یہی شکرگزاری ہے جو ہمارے لئے نئے سے نئے سر بز باغوں کو لگاتی چلی جائے گی اور ہمارے ایمانوں میں ترقی کا باعث بنے گی۔ آج جب دنیا ہو و لعب میں بتلا ہے اور کوئی ان کی راہنمائی کرنے والا نہیں حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی جماعت ہی ایک واحد جماعت ہے جو خلافت کے جھنڈے تلے اپنی سمتیں درست کرتی رہتی ہے۔ یہ یقیناً ایسا انعام ہے جس کے شکر کا حق تو ادا نہیں ہو سکتا، لیکن اللہ تعالیٰ نے فرمایا کہ تم شکر ادا کرنے کی کوشش بھی کرتے رہو گے صرف زبانی نہیں بلکہ عملوں کی درستگی کی کوشش کی صورت میں تو تب بھی میں اپنے انعامات سے تمہیں نوازتا رہوں گا۔

پس اس کیلئے دعا بھی کرتے رہیں۔ آپ میرے لئے دعا کریں اور میں آپ کیلئے دعا کروں تاکہ یہ شکرگزاری کے جذبات اور اللہ تعالیٰ کے انعامات کبھی ختم نہ ہوں اور ہر آن اور ہر لمحہ بڑھتے چلے جائیں۔ جیسا کہ میں نے کہا کہ بے شمار فیکسیں اور خطوط بچوں، بہنوں اور بھائیوں کے آرہے ہیں۔ میں کوشش تو کرتا ہوں کہ ان شکرگزاری اور اخلاص سے بھرے ہوئے خطوط کا جواب دوں اور جلدی جواب دوں لیکن دیر ہو سکتی ہے کیونکہ آج کل مصروفیت ہے کچھ دوروں کی تیاری کی وجہ سے بھی۔

بہر حال جیسا کہ میں نے کہا اور دوبارہ کہتا ہوں اور دعا کرتا ہوں کہ اللہ تعالیٰ آپ سب کے ایمان اور اخلاص کو بڑھائے۔ ایسے ایسے خط ہیں کہ میں جذبات سے مغلوب ہو جاتا ہوں۔ کیسے کیسے حسین خوبصورت پھول اللہ تعالیٰ نے حضرت مسح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے چین میں کھلانے ہوئے ہیں جن کی خوبصورتی کا بیان بھی بعض اوقات مشکل ہو جاتا ہے۔ بہر حال اللہ تعالیٰ آپ سب کو ایمان اور اخلاص میں بڑھاتا چلا جائے۔

اللہ تعالیٰ کے انعاموں اور احسانوں میں سے ایک انعام اس زمانہ کی ایجاد سبیل رثیلی و ریثن بھی ہے جو اللہ تعالیٰ نے حضرت مسح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کو عطا فرمایا ہے۔ اس کے بارہ میں میں کچھ بتانا چاہتا ہوں۔ اس میں بہت سارے ہمارے والنتھیئرز بھی کام کرتے ہیں اور بڑی محنت سے کام کرتے ہیں۔ بہت تھوڑے ہیں جو Paid ملازم ہیں۔ اکثر اپنا وقت بغیر کسی معاوضے کے دیتے ہیں اور اسی وجہ سے یہ تمام پروگرام دنیا دیکھتی بھی ہے۔ اس کو کامیاب بنانے کی کوشش بھی کرتے ہیں۔ یہ لوگ ایسا کام کر رہے ہیں تاکہ دنیا کو اللہ تعالیٰ کے فضلوں کے نظارے دکھان سکیں اور اس وحدت کے نظارے دکھان سکیں جو اللہ تعالیٰ نے انعام کے طور پر حضرت مسح موعود علیہ السلام کی جماعت کو عطا فرمائے ہیں اور اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول ﷺ کے پیغام کو دنیا تک پہنچا سکیں تاکہ سعید روحوں کو اس طرف توجہ پیدا ہو تو حق کو پہچان سکیں۔

جب اللہ تعالیٰ نے حضرت مسح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کو الہامات کے ذریعہ جماعت کی ترقی کی خبریں دیں اور آپ کو یقین سے پُر فرمایا کہ یقیناً آپ کا غالبہ ہونا

ہے، جماعت کا غلبہ ہونا ہے جیسا کہ بے شمار الہامات اس بارہ میں ہیں۔ ایک جگہ آپ نے فرمایا کَتَبَ اللَّهُ لَاْغْلِبَنَّ اَنَا وَرُسُلِيٌّ یہ آپ کو الہام بھی ہوا تھا، آیت بھی ہے۔ تو آپ نے اس کا یہی ترجمہ فرمایا کہ خدا نے ابتداء سے مقدر کر چھوڑا ہے کہ وہ اور اس کا رسول غالب رہیں گے۔ یہاں اسلام کی طرف بھی اشارہ ہے اور حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی جماعت کی طرف بھی کیونکہ اس زمانہ میں اسلام کی ترقی آنحضرت ﷺ کی پیشگوئیوں کے مطابق اور اللہ تعالیٰ کے وعدوں کے مطابق حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام سے وابستہ ہے۔ پس یہ بھی اللہ تعالیٰ کی قدریوں میں سے ہے کہ اللہ تعالیٰ نے آپ کو غلبہ عطا فرمانا ہے۔ لیکن اس کے لئے دنیاوی سامان بھی ہوتے ہیں اور یہ سامان بھی اللہ تعالیٰ نے اپنے وقت پر حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کو عطا فرمائے اور فرماتا رہا ہے اور اب بھی فرماتا رہا ہے۔ آپ نے اپنے زمانہ میں جو کتب لکھیں اور ان کی اشاعت کی، بلکہ ایک خزانہ تھا جو کہ دیا اور دنیا کے سامنے پیش فرمایا وہ بھی اس غلبہ کے لئے ایک ذریعہ تھا۔ اور اب اس زمانہ میں اس خزانہ کو ایم ٹی اے کے ذریعہ دنیا تک پہنچانے کے سامان بھی اللہ تعالیٰ نے مہیا فرمائے ہیں۔ پھر جیسا کہ میں نے کہا کہ جماعت کی ترقی اللہ تعالیٰ کے وعدہ کے مطابق جاری کردہ آپ کی خلافت کے نظام کی برکات ہیں، ان کو دکھانے کا ذریعہ بھی ایم ٹی اے کو بنایا۔ پس ایم ٹی اے ان سامانوں میں سے ایک سامان ہے جس نے حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے پیغام کو دنیا کے کناروں تک پہنچایا اور پہنچا رہا ہے اور اس بات کا اعلان کر رہا ہے کہ اس زمانہ کی ایجادات کا اگر صحیح استعمال ہو رہا ہے تو حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے

ذریعہ سے ہو رہا ہے۔

اس وقت ایمٹی اے کے تین چینز نہ صرف اپنوں کی تربیت کا کام کر رہے ہیں بلکہ مخالفین اسلام کا ان دلائل سے منہ بند کر رہے ہیں جو حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے ہمیں دیئے۔ پس ایمٹی اے کو جہاں اللہ تعالیٰ نے غلبہ دکھانے کا ذریعہ بنایا ہے وہاں غلبہ عطا فرمانے کے لئے ایک ہتھیار کے طور پر بھی مہیا فرمایا ہے جو ان مقاصد کو لے کر ہر گھر میں داخل ہو رہا ہے جو حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی آمد کا مقصد تھے۔ یعنی وہ کام جو آپ کے آقا و مطاع حضرت محمد مصطفیٰ ﷺ نے کئے تھے اور اس زمانہ میں وہ کام حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے سپرد تھے۔ گویا ان کاموں کو آگے چلاتے چلے جانا آپ کے سپرد ہے جو اللہ تعالیٰ نے آنحضرت ﷺ کے سپرد فرمائے تھے۔ جس میں مجذبات دکھانا بھی تھا۔ جس میں دلوں کا تزکیہ بھی تھا۔ جس میں قرآن کریم کی تعلیم کو پھیلانا بھی ہے۔ جس میں انسانیت میں حکمت کے موتو بکھیرنا بھی ہے۔ اور اگر آج ہم دیکھیں تو اس زمانہ میں اس زمانہ کی ایجادوں کا صحیح استعمال کرتے ہوئے باوجود اسلامی ملکوں کے چینلوں کے اور اس کے علاوہ بعض اسلامی تنظیموں کے چینلوں کے یہ صرف اور صرف ایمٹی اے ہے جو ان تمام کاموں کو انجام دے رہا ہے۔ اگر غور سے انہیں سنیں تو یہ چاروں باتیں آپ کو نظر نہیں آئیں گی۔ اگر ایک بات صحیح کرتے ہیں تو دوسری جگہ ایک ایسی مضمکہ خیز بات کر جاتے ہیں جس سے کوئی عقلمند انسان اسلام کا صحیح تصور قائم نہیں کر سکتا۔ پھر دنیا کے دوسرے ٹوی وی چینل ہیں ان کا اشتہاروں کے بغیر چلنا مشکل ہے جس میں لغویات اور بیہودگیاں ہیں۔ اسلامی ملکوں کے چینز کا بھی یہی حال ہے کہ تفریق کے نام پر پوگرام بھی لغو اور بیہودہ

ہیں۔ پس آج ایک ہی چینل ہے جو مسیح محدث کے غلاموں کا ہے جو انسان کی پیدائش کے مقصد کو پورا کر رہا ہے۔ اس مقصد کو پورا کر رہا ہے جو آنحضرت ﷺ کی بعثت کا مقصد ہے۔ تو اس طرف بھی احمدیوں کو خاص طور پر توجہ کرنی چاہئے کہ اپنی تربیت کے لئے بھی اور اس لئے بھی کہ آخر بڑی محنت سے یہ چینز چل رہے ہیں، ان کو باقاعدہ دیکھا کریں، سنا کریں۔ خاص طور پر خطبات اور جو دوسرے عام تربیتی پروگرام ہیں اس طرف توجہ کرنے کی ضرورت ہے اور یہ بات اس طرف توجہ مبذول کروانے کے لئے ہے کہ اللہ تعالیٰ نے جو ہمیں انعامات دیئے ہیں ان کا شکر ادا کریں۔ اللہ تعالیٰ کے انعام کا شکر ادا کریں جو خلافت کی صورت میں اللہ تعالیٰ نے حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی جماعت کو اپنے وعدوں کے مطابق عطا فرمایا ہے۔ اور یہ پیغام ایم ٹی اے کے ذریعہ سے دنیا میں پہنچتا ہے۔ یہ بھی بات واضح ہونی چاہئے کہ اگر خلافت نہ ہوتی تو جتنی چاہے نیک نیتی سے کوششیں ہوتیں نہ کسی انجمن سے اور نہ کسی ادارے سے یہ چینل اس طرح چل سکتا تھا۔ تو یہ جو ایم ٹی اے اللہ تعالیٰ نے ہمیں عطا فرمایا ہے یہ بھی خلافت کی برکات میں سے ایک برکت ہے۔ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی جماعت پر اللہ تعالیٰ کے فضلوں میں سے ایک فضل ہے۔ اس لئے اس سے پورا فائدہ اٹھانا چاہئے اور ان باتوں کا جن کامیں نے ذکر کیا ہے کہ خلافت کے بغیر نہیں چل سکتی تھیں اس لئے کیا ہے کہ ہر ایک کو یہ احساس پیدا ہوتا رہے کہ اللہ تعالیٰ نے حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام سے اپنے وعدہ کو پورا کرنے کے لئے جو جو نظام بھی جاری فرمایا اس کو خلافت کے انعام سے باندھا ہے۔ پس ہمیشہ اس کی قدر کرتے رہیں۔

اس خلافت جو بیلی کی تقریب سے ہر احمدی میں جو تبدیلی پیدا ہوتی ہے یہ عارضی تبدیلی نہ ہو، عارضی جوش نہ ہو، بلکہ اس کو ہمیشہ یاد رکھیں اور جگائی کرتے رہیں اور اس کو مستقل اپنی زندگیوں کا حصہ بنالیں۔ میں نے جو عہد لیا تھا اس عہد کا بھی بڑا اثر ہوا ہے۔ ہر ایک پر یہ اثر ظاہر ہو رہا ہے۔ اسے ہمیشہ یاد رکھنے کی کوشش کرتے رہیں۔ اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہے کہ تم جو عہد کرو اسے پورا کرو کیونکہ تمہارے عہدوں کے بارہ میں تم سے پوچھا جائے گا۔

پس آج جب کہ یہ بات ابھی آپ کے ذہنوں میں تازہ ہے، میں اس بات کو اس لئے دھرارہا ہوں کہ اس بات کو ہمیشہ تازہ رکھیں اور یہ عہد آپ میں مزید مضبوطی پیدا کرتا چلا جائے۔ یہ بھی ہمیشہ یاد رکھنا چاہئے کہ کوئی عہد بھی، کوئی بات بھی اللہ تعالیٰ کے فضل کے بغیر پوری نہیں ہو سکتی۔ نیکیوں کو احساس بھی ہے۔ خطوط میں بھی لوگ لکھتے ہیں کہ ہم نے تو عہد کیا ہے اب ہم انشاء اللہ اس پر عمل کریں گے، کار بندر ہیں گے۔ لیکن یہ بھی دعا کریں کہ اللہ تعالیٰ ہمیں اس پر قائم رہنے کی توفیق عطا فرمائے کیونکہ اس کے فضلوں کے بغیر ممکن نہیں ہے۔ پس اس کے لئے اللہ تعالیٰ نے طریقہ بتایا ہے اس پر بھی عمل کرنے کی ضرورت ہے کہ اپنی عبادتوں کے معیار پہلے سے بڑھائیں۔ اس میں بڑھیں۔ نیکیوں میں پہلے سے بڑھیں اور اعمال صالحہ بجالانے کی کوشش کرتے چلے جائیں۔ نیکیوں میں نظام جماعت کی اطاعت بھی ایک اہم بات ہے۔ خلافت کی اطاعت میں نظام جماعت کی اطاعت بھی ایک اہم بات ہے۔ اس کے بغیر نہ نیکیاں ہیں اور نہ عہد کی پابندی ہے۔ نظام جماعت بھی خلافت کو قائم کرتا ہے اس لئے اس کی پابندی ضروری ہے۔ اللہ تعالیٰ ہر ایک کو توفیق دے کہ وہ اپنے عہد پر قائم رہے اور

اللہ تعالیٰ سے قریب تر ہوتا چلا جائے۔

27 مئی کو اللہ تعالیٰ نے ایک یہ خوشخبری بھی ہمیں دی۔ بڑی دیر سے اٹلی (Italy) میں مشن و مسجد کے لئے کوشش ہو رہی تھی اس کے لئے جگہ نہیں مل رہی تھی۔ تو اب عین 27 مئی کو نسل نے بُلا کے ایک ٹکڑہ زمین کا اس مقصد کے لئے دیا ہے۔ سودا ہو گیا ہے۔ اس ملک میں جہاں عیسائیت کی خلافت اب تک قائم ہے اللہ تعالیٰ نے خلافت احمدیہ کے سوال پورے ہونے پر ایک ایسی جگہ عطا فرمائی ہے جہاں انشاء اللہ تعالیٰ مسیح محدثی کے غلاموں کا ایک مرکز قائم ہو گا اور ایک مسجد بنے گی جہاں سے اللہ تعالیٰ کی توحید کا اعلان ہو گا۔ انشاء اللہ۔

اسی طرح ہمارا یہ فناشن جو یہاں ہوا تھا، اللہ تعالیٰ نے فضل فرمایا کہ باوجود مولویوں کے شور کے پاکستان میں بھی جماعتوں نے اس میں شمولیت اختیار کی اور اپنے طور پر بھی جوان کے پروگرام تھے وہ پورے کئے۔ گو کہ اس کے بعد آج یا کل پابندی لگ گئی لیکن جماعت کو وہاں اُس طرح سے محرومی کا وہ احساس نہیں رہا جس طرح 1989ء میں صد سالہ جو بلی پر ہوا تھا کہ ساری تیاریوں کے باوجود حکومت کی طرف سے ایک آرڈیننس آیا تھا جس کے تحت جماعت احمدیہ کسی بھی قسم کا خوشنی کا پروگرام نہیں کر سکتی تھی۔ نہ ہی بچوں میں ارڈگردمٹھائی اور ٹافیاں تقسیم کر سکتی تھی۔ یہ حال تھا اس ملک کا اور ہے اور اس وقت فکر یہی تھی کیونکہ اب بھی پنجاب میں وہی حکومت تھی جو اس زمانہ میں تھی لیکن بہر حال اللہ تعالیٰ نے فضل فرمایا اور وہ دور گزر گیا اور 27 مئی کا جلسہ بھی جس طرح منانا تھا منایا، دوسرے فناشن بھی کئے۔ کھانے اور مٹھائی وغیرہ بھی تقسیم کرنی تھی وہ بھی ہو گئی۔ ان مولویوں کا یہ حال ہے کہ چونکہ خاموشی سے ہو گیا تھا

زیادہ شور نہیں تھا اس لئے بعضوں کو پتہ بھی نہیں لگا اور ان کا خیال تھا کہ شاید حکومت نے روک دیا ہے یا حکومت کی طرف سے اعلان بھی اخباروں میں آگئے لیکن اتنی سختی نہیں ہوئی۔ بہر حال مولویوں نے یہ بیان دیئے کہ قادیانیوں کو فناشن نہیں کرنے دیا گیا اور بچوں کو مٹھائی تقسیم نہیں کرنے دی گئی اور خوشی نہیں منانے دی گئی تو یہ حکومت نے بہت اہم کام سرانجام دیا ہے اور اُمّت مسلمہ کو اس بات سے تباہی سے بچالیا ہے۔ اُمّت مسلمہ کی تباہی صرف بچوں کو مٹھائی کھلانے سے ہوئی تھی۔ یہ تو ان کی عقولوں کا حال ہے اور نہیں جانتے کہ اس وجہ سے خود تباہی کے گڑھ کی طرف جا رہے ہیں۔ اس لئے پاکستان کے لئے بھی دعا کریں۔ ان مُلاؤں کو تو شاید عقل نہیں آنی لیکن جو عوام ہیں ان کے لئے دعا کریں کہ اللہ تعالیٰ ان کو سیدھے راستہ پر چلائے۔ سیاستدان جو وہاں کے ہیں وہ صرف اپنی خود غرضیوں میں نہ پڑے رہیں بلکہ حکومت کا حق ادا کرنے والے ہوں۔ غریبوں کا حق ادا کرنے والے ہوں۔ اس وقت جو پاکستان کے حالات ہیں وہ انتہائی ناگفتہ ہیں۔ خزانہ خالی ہے۔ کھانے کو کچھ نہیں لیکن اس کے باوجود لوٹ مار پھی ہوئی ہے۔ قدم قدم پر رشوت لی جاتی ہے۔ عوام بھوکے مر رہے ہیں اُس کی کوئی پرواہ نہیں۔ صرف اپنی کرسیوں کی آج کل ان کو پرواہ پڑی ہوئی ہے۔ اللہ تعالیٰ عوام پر بھی رحم کرے۔ تو جہاں ہم خوشی مناتے ہیں دنیا کے دوسرے احمدی بھی خوشی منا رہے ہیں، خلافت جو بلی بھی منا رہے ہیں، شکرانے کے طور پر دوسرے پروگرام کر رہے ہیں، پاکستان کو بھی دعاؤں میں یاد رکھیں۔ اللہ تعالیٰ ان غریبوں کی حالت بھی سنوارے۔ اگر حکمران ظالم ہیں تو ان سے بھی نجات دلائے اور ان کو صحیح راستہ پر چلائے۔ مسلمان ملکوں کے لئے خاص طور پر دعا کریں کہ اللہ تعالیٰ ان کو

مسیح محمدی کو پہچاننے کی توفیق عطا فرمائے۔ اور عموماً دنیا کے لئے بھی دعا کریں کہ جس طرح وہ تباہی کی طرف جا رہی ہے اللہ تعالیٰ اپنے عذابوں سے انہیں محفوظ رکھے اور حقیقت پہچاننے کی توفیق دے تاکہ دنیا ایسے نظارے دیکھے جہاں صرف اور صرف خدا کی حکومت ہو اور حضرت محمد رسول اللہ ﷺ کا حجۃ الہدایہ آتیا ہو۔ آمین

اختتامی خطاب

حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز

برموقعہ جلسہ سالانہ جرمنی

فرمودہ مورخہ 24 اگست 2008ء

أَشْهَدُ أَنْ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ وَحْدَهُ لَا شَرِيكَ لَهُ وَأَشْهَدُ أَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهُ

وَرَسُولُهُ. أَمَّا بَعْدُ فَأَعُوذُ بِاللَّهِ مِنَ الشَّيْطَنِ الرَّجِيمِ -

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ. الْحَمْدُ لِلَّهِ رَبِّ الْعَالَمِينَ. الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ.

مَلِكِ يَوْمِ الدِّينِ. إِيَّاكَ نَعْبُدُ وَإِيَّاكَ نَسْتَعِينُ. إِهْدِنَا الصِّرَاطَ الْمُسْتَقِيمَ.

صِرَاطَ الَّذِينَ أَنْعَمْتَ عَلَيْهِمْ. غَيْرِ الْمَغْضُوبِ عَلَيْهِمْ وَلَا الضَّالِّينَ.

آجکل جماعت احمدیہ میں، افراد جماعت میں خلافت احمدیہ کے سوال پورے ہونے پر ہر بچے، جوان، بوڑھے، مرد اور عورت کے دل میں خلافت سے تعلق اور اس کی اہمیت کا احساس پہلے سے کئی گناہ کرنے کا نظر آتا ہے جس کا اظہار زبانی بھی اور خطوط میں بھی بہت زیادہ احباب و خواتین کر رہے ہیں۔ اللہ تعالیٰ کا یہ بہت بڑا احسان ہے کہ اس نے خلافت احمدیہ کے سوالہ سفر کے باوجود حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی اس پیاری جماعت کے افراد کو خلافت سے وفا اور اخلاص میں بڑھایا ہے۔ پس یہ اس بات کی دلیل ہے کہ زمانہ کے امام کا یہ دعویٰ کہ خدا تعالیٰ نے مجھے اپنی تائید و نصرت کے شامل حال رہنے کا وعدہ فرمایا ہے سچا دعویٰ ہے۔ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی وفات پر سوال گزرنے کے بعد بھی افراد جماعت اس رسی کو مضبوطی سے تھامے ہوئے ہیں بلکہ ہر وقت اسے مزید مضبوطی سے پکڑنے کی کوشش میں لگے ہوئے ہیں جس کو پکڑنے کا حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے خدا تعالیٰ سے اطلاع پا کر اپنی جماعت کے افراد کو حکم دیا تھا اور نصیحت فرمائی تھی اور یہ اعلان فرمایا تھا کہ یہ قدرت ثانیہ جو میرے بعد آئے گی خدائی وعدوں کے مطابق دائیٰ

قدرت ہوگی اور اس سے چھٹے رہ کر ہی ہر فرد جماعت اللہ تعالیٰ کی تائید و نصرت کے نظارے بھی دیکھے گا اور اپنی روحانی ترقی کی طرف بھی قدم بڑھائے گا کیونکہ خلافت کی طرف سے ملنے والی ہدایات اور نصائح وہی ہوں گی جو خدا تعالیٰ نے اپنے آخری نبی ﷺ کے ذریعہ سے آئندہ تمام زمانوں کے انسانوں کے لئے ہمیں بتائی تھیں اور جو قرآن کریم کی تعلیم اور احادیث کی صورت میں ہمارے سامنے موجود ہیں۔ لیکن سامنے ہونے کے باوجود دنیا انہیں بھلا چکلی ہے یا اس کی جاہلانہ وضاحتیں کرتے ہوئے اور تفسیریں بیان کر کے اُسے بگاڑ دیا ہے۔ آپ غیروں کی تفسیریں پڑھ لیں بعض آیات کی عجیب مضحکہ خیز قسم کی تفسیریں کی ہوئی ہیں جو کسی کو اسلام کے قریب لانے کی بجائے مزید ہٹانے والی ہوں گی۔ ان تعلیمات کا صحیح فہم اور ادراک اس زمانہ میں ہمیں حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے عطا فرمایا اور آپ علیہ السلام کے بعد خلافت احمد یہ کے جاری نظام نے اسے دنیا میں پھیلانے کی ہمیشہ کوشش کی اور کر رہی ہے اور انشاء اللہ تعالیٰ ہمیشہ یہ کوشش جاری رہے گی کیونکہ جس مقصد کے لئے اللہ تعالیٰ نے آنحضرت ﷺ کو مبعوث فرمایا تھا اس مقصد کو آگے چلانے کے لئے اس زمانہ میں آپ ﷺ کے عاشق صادق کو خدا تعالیٰ نے مبعوث فرمایا۔

آنحضرت ﷺ کو جب اللہ تعالیٰ نے مبعوث فرمایا تو آپ کے ذریعہ یہ اعلان کروایا: قُلْ يَأَيُّهَا النَّاسُ إِنِّي رَسُولُ اللَّهِ إِلَيْكُمْ جَمِيعًا۔ یعنی اے رسول! تو اعلان کر دے، اے لوگو! میں تم سب کی طرف اللہ کا رسول بنانا کر بھیجا گیا ہوں۔ اور پھر خاتم النبیین کہہ کر اس بات پر بھی مہر ثبت کر دی کہ اب آپ کے بعد کوئی

شرعی نبی نہیں ہو سکتا اور رہتی دنیا تک صرف اور صرف آپ کی شریعت قائم رہے گی جو آپ پر اللہ تعالیٰ نے قرآن کریم کی صورت میں اتاری ہے۔

پس اگر اب خدا تعالیٰ کا قرب پانے کا کوئی ذریعہ ہے تو آنحضرت ﷺ کی ذات ہے۔ اب اگر نجات پانے کا کوئی ذریعہ ہے تو آنحضرت ﷺ کی غلامی میں آکر یہ نجات مل سکتی ہے۔ پس آؤ اور خالص ہو کر اس کی غلامی اختیار کرو کہ اس درکے علاوہ اب اور کوئی راہ نجات نہیں ہے۔ اور پھر اللہ تعالیٰ نے یہ بتانے کے لئے کہ آپ کا یہ دعویٰ کہ میں تمام دنیا کے انسانوں کے لئے رسول بنا کر بھیجا گیا ہوں اور اب ہر زمانہ کے انسان کے لئے رسول بنا کر بھیجا گیا ہوں، سچا دعویٰ ہے، یہ بھی اعلان فرمایا کہ میرے اس نبی کی غلامی میں ہی وہ مسح و مہدی مبعوث ہو گا جو میرے اس رسول کے پیغام کو محفوظ رنگ میں تمام دنیا تک پھیلائے گا جب وہ ذرائع بھی میسر آئیں گے جب یہ پیغام پھیلانے میں کوئی روکمانع نہیں ہو گی۔ اگر زمینی روکیں پیدا کر دی جائیں گی تو فضاؤں سے یہ پیغام نشر ہو گا۔ اگر ایک علاقہ میں مخالفت کا زور ہو گا تو دوسرے علاقے میں مسح محمدی کی جماعت کی لہلہتی کھیتوں کے پنپنے کے لئے زرخیز زمینیں میسر آجائیں گی۔ اگر ایک ملک میں پابندیاں لگیں گی تو دوسرے ملکوں میں مسح محمدی کے قبول کرنے کی طرف توجہ پیدا ہو گی۔ کہ دراصل یہی وہ حقیقی اسلام ہے جو آنحضرت ﷺ کے لئے کر آئے تھے۔

چنانچہ ہم دیکھتے ہیں آج مسح محمدی کے غلام آنحضرت ﷺ کے پیغام کو دنیا کے کونے کونے میں پہنچانے کی کوشش میں لگے ہوئے ہیں اور کیونکہ اللہ تعالیٰ کی تائیدات کے وعدے بھی حضرت مسح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے ساتھ ہیں جن کا

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے اپنے متعدد الہامات میں ذکر فرمایا ہے اس لئے وہ شریعت جو آنحضرت ﷺ تمام دنیا کے لئے لے کر آئے تھے وہ مسیح موعودؑ کے غلاموں کے ذریعہ دنیا کے کونہ کونہ میں کامیابی سے پھیل رہی ہے۔

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام ایک جگہ فرماتے ہیں:

”اس وقت کے تمام مخالف مولویوں کو ضرور یہ بات مانی پڑے گی کہ چونکہ آنحضرت ﷺ خاتم الانبیاء تھے اور آپؐ کی شریعت تمام دنیا کے لئے عام تھی۔ اور آپؐ کی نسبت فرمایا گیا تھا: وَلِكُنْ رَسُولُ اللَّهِ وَخَاتَمَ النَّبِيِّينَ ۝ اور نیز آپؐ کو یہ خطاب عطا ہوا تھا: قُلْ يَا أَيُّهَا النَّاسُ إِنَّمَا رَسُولُ اللَّهِ إِلَيْكُمْ جَمِيعًا ۝ سو اگرچہ آنحضرت ﷺ کے عہد حیات میں وہ تمام متفرق ہدایتیں جو حضرت آدم سے حضرت عیسیٰ تک تھیں، قرآن شریف میں جمع کی گئیں لیکن مضمون آیت قُلْ يَا أَيُّهَا النَّاسُ إِنَّمَا رَسُولُ اللَّهِ إِلَيْكُمْ جَمِيعًا ۝ آنحضرت ﷺ کی زندگی میں عملی طور پر پورا نہیں ہو سکا کیونکہ کامل اشاعت اس پر موقوف تھی کہ تمام ممالک مختلفہ یعنی ایشیا اور یورپ اور افریقہ اور امریکہ اور آبادی دنیا کے انہنائی گوشوں تک آنحضرت ﷺ کی زندگی میں ہی تبلیغ قرآن ہو جاتی اور یہ اس وقت غیر ممکن تھا بلکہ اس وقت تک تو دنیا کی کئی آبادیوں کا بھی پتہ بھی نہیں لگا تھا اور دُور دراز سفروں کے ذرائع ایسے مشکل تھے کہ گویا معدوم تھے۔ بلکہ اگر وہ سماں برس الگ کر دیئے جائیں جو اس عاجز کی عمر کے ہیں تو 1257 ہجری تک بھی اشاعت کے وسائل کاملہ گویا کا عدم تھے۔ اور اس زمانہ تک امریکہ کل اور یورپ کا اکثر حصہ قرآنی

تبليغ اور اس کے دلائل سے بے نصيib رہا ہوا تھا بلکہ دُور دُور ملکوں کے گوشوں میں تو ایسی بے خبری تھی کہ گویا وہ لوگ اسلام کے نام سے بھی ناواقف تھے۔ غرض آیت موصوفہ بالا میں جو فرمایا گیا تھا کہ اے زمین کے باشندو! میں تم سب کی طرف رسول ہوں، عملی طور پر پر اس آیت کے مطابق تمام دنیا کو ان دنوں سے پہلے ہر گز تبلیغ نہیں ہو سکی اور نہ تمام حجّت ہو اکیونکہ وسائل اشاعت موجود نہیں تھے اور نیز زبانوں کی اجنبیت سخت روک تھی۔ اور نیز یہ کہ دلائل ھٹھانیت اسلام کی واقفیت اس پر موقوف تھی کہ اسلامی ہدایتیں غیر زبانوں میں ترجمہ ہوں اور یا وہ لوگ خود اسلام کی زبان سے واقفیت پیدا کر لیں اور یہ دونوں امراءس وقت غیر ممکن تھے۔ لیکن قرآن شریف کا یہ فرمانا کہ وَمَنْ بَلَغَ۝ يَا أَمِيدَدَلَاتَهَا كہ ابھی اور بہت سے لوگ ہیں جو ابھی تبلیغ قرآنی اُن تک نہیں پہنچی۔ ایسا ہی آیت وَآخَرِينَ مِنْهُمْ لَمَّا يَلْحَقُوا بِهِمْ ۝ اس بات کو ظاہر کر رہی تھی کہ گو آنحضرت ﷺ کی حیات میں ہدایت کا ذخیرہ کامل ہو گیا مگر ابھی اشاعت ناقص ہے۔ اور اس آیت میں جو مِنْهُمْ کا لفظ ہے وہ ظاہر کر رہا تھا کہ ایک شخص اُس زمانہ میں جو تکمیل اشاعت کے لئے موزوں ہے مبعوث ہو گا جو آنحضرت ﷺ کے رنگ میں ہو گا اور اس کے دوست مخلص صحابہ کے رنگ میں ہوں گے..... اس وقت حسب منطق آیت وَآخَرِينَ مِنْهُمْ لَمَّا يَلْحَقُوا بِهِمْ اور نیز حسب منطق آیت قُلْ يَا أَيُّهَا النَّاسُ إِنِّي رَسُولُ اللَّهِ إِلَيْكُمْ جَمِيعًا ۝ آنحضرت ﷺ کے دوسرے بعثت کی ضرورت ہوئی اور ان تمام خادموں نے جو

١ سورۃ الانعام۔ آیت 20

٢ سورۃ الجمعۃ۔ آیت 4

٣ سورۃ الاعراف۔ آیت 159

ریل اور تار اور اگن بوٹ اور مطابع اور حسن انتظام ڈاک اور بائیہی زبانوں کا علم اور خاص کر ملک ہند میں اردو نے جو ہندوؤں اور مسلمانوں میں ایک زبان مشترک ہو گئی تھی آنحضرت ﷺ کی خدمت میں بربان حال درخواست کی کہ یا رسول اللہ ﷺ کی تمام خدام حاضر ہیں اور فرض اشاعت پورا کرنے کے لئے بدل و جان سرگرم ہیں۔ آپ تشریف لا یئے اور اس اپنے فرض کو پورا کیجئے کیونکہ آپ کا دعویٰ ہے کہ میں تمام کافہ ناس کے لئے آیا ہوں اور اب یہ وہ وقت ہے کہ آپ ان تمام قوموں کو جوز میں پر رہتی ہیں قرآنی تبلیغ کر سکتے ہیں اور اشاعت کو مکال تک پہنچا سکتے ہیں اور اتمام حجت کے لئے تمام لوگوں میں دلائل حقانیت قرآن پھیلا سکتے ہیں۔ تب آنحضرت ﷺ کی روحانیت نے جواب دیا کہ دیکھو میں بروز کے طور پر آتا ہوں۔ مگر میں ملک ہند میں آؤں گا کیونکہ جوش مذاہب و اجتماع جمیع جمیع ادیان اور مقابلہ جمیع ملل و خل اور امن اور آزادی اسی جگہ ہے۔^۱

پس ہم وہ خوش قسمت ہیں جو آنحضرت ﷺ کے بروز کی اس جماعت میں شامل ہیں جو آنحضرت ﷺ کی تعلیم کو نہ صرف اپنے اوپر لا گو کرنے کا دعویٰ کرتے ہیں بلکہ دنیا میں اس تعلیم کے پھیلانے والے ہیں جو آنحضرت ﷺ کے لئے کر آئے تھے۔

ہم خوش قسمت ہیں کہ آج اللہ تعالیٰ نے ہمیں وہ ذرائع مہیا فرمادیئے ہیں۔ جن کا حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی زندگی میں بھی وجود نہیں تھا گو جیسا کہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے فرمایا پرتنگ پر لیں ایجاد ہو چکی تھی۔ دوسرے ذرائع

موجود تھے لیکن جماعت کا اپنا پریس لگانے کے لئے اس وقت وسائل نہیں تھے اور اس کے لئے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کو ایک علیحدہ تحریک فرمانی پڑی تھی۔ لیکن آج اللہ تعالیٰ کے فضل سے آنحضرت ﷺ کے عاشق صادق اور غلام صادق سے کئے گئے اللہ تعالیٰ کے وعدوں کے مطابق ایشیا، یورپ اور افریقہ کے کئی ملکوں میں جماعت کے اپنے پریس کام کر رہے ہیں اور اس پیغام کو پہنچانے میں اہم کردار ادا کر رہے ہیں جس کے لئے آنحضرت ﷺ کے غلام صادق کو اللہ تعالیٰ نے مبوعث فرمایا۔

پھر صرف پریسوں تک ہی بات نہیں بلکہ انٹرنیٹ اور سینٹرل بائیوپرینٹ کے ذریعہ جدید ترین اور تیز ترین ذریعہ تبلیغ بھی خدا تعالیٰ نے حضرت اقدس مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی جماعت کو میسر فرمادیا جو دنیا کے کوئی کونہ میں آنحضرت ﷺ کے پیغام کو پہنچانے کا کردار ادا کر رہا ہے۔ یہ کوئی ہماری خوبی نہیں یہ خدا تعالیٰ کا آنحضرت ﷺ کے غلام صادق کی بعثت کے مقصد کو پورا کرنے کے وعدہ کا عملی اظہار ہے جو آج پورا ہوا ہے۔ یہ اللہ تعالیٰ کا حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام سے تائید و نصرت کے وعدہ کے پورے کرنے کا عملی ثبوت ہے۔

حضرت خلیفۃ المسیح الرابع رحمہ اللہ تعالیٰ نے ایم ٹی اے کے اجر اپر اس حقیقت کا اعلان فرمایا تھا کہ MTA کا اجر کوئی ہماری خوبی نہیں ہے۔ ہم تو اس بارے میں ابھی سوچ رہے تھے بلکہ ریڈ یو کے بارہ میں سوچ رہے تھے کہ خدا تعالیٰ نے MTA کی شکل میں ہمیں انعام عطا فرمادیا اور تبلیغ کا ایک نیا ذریعہ مہیا فرمادیا۔ یہ تو اللہ تعالیٰ کے اس وعدہ کا اظہار ہے کہ ”میں تیری تبلیغ کو زمین کے کناروں تک پہنچاؤں گا“۔^۱

¹ انکم جلد 2 نمبر 24-25 مئی 20-27 اگست 1898ء صفحہ 14۔ و انکم جلد 2 نمبر 5-6 مئی 27 مارچ 2004ء اپریل 1898ء صفحہ 13۔ بحوالہ ذکرہ صفحہ 260۔ ایڈنشن چارم مطبوعہ 2004ء

پس یہ تبلیغ کو زمین کے کنارے تک پہنچانے کا کام اصل میں تو اُس اعلان کی کڑی ہے جو آنحضرت ﷺ سے اللہ تعالیٰ نے کروایا تھا یعنی قُلْ يَا أَيُّهَا النَّاسُ إِنَّ رَسُولَ اللَّهِ إِلَيْكُمْ جَمِيعًا كہ اے لوگو! تمام دنیا کے انسانوں میں، سب کی طرف میں اللہ کا رسول بنا کر بھیجا گیا ہوں۔ چنانچہ دیکھ لیں۔ پر لیں بھی، امتننیٹ بھی، MTA بھی دنیا کی مختلف زبانوں میں اسلام کا پیغام پہنچا رہے ہیں۔ مختلف زبانوں میں جماعت کی Website کام کر رہی ہے۔ اٹلی میں بھی وہاں احمدی نوجوانوں نے بڑی اچھی اٹالیں زبان میں Website بنائی ہے۔ اسی طرح دوسری زبانوں میں بھی ہے۔ اٹلی کی مثال میں نے اس لئے دی ہے کہ یہی وہ ملک ہے جہاں اس وقت عیسائیت کی خلافت، یعنی پوپ کا مرکز ہے۔ اللہ تعالیٰ نے چند دن پہلے وہاں ہمیں اپنے فضل سے مرکز اور مسجد کے لئے جو جگہ خریدنے کی کوشش ہو رہی تھی اسے بھی فائل شکل دے کر مہیا فرمادی ہے اور ایک نیا میدان کھل گیا ہے مسیح محمدی کے غلاموں کا مسیح موسوی کے ماننے والوں کو اس آخری نبی کے قدموں میں لانے کی کوششوں کا جسے اللہ تعالیٰ نے صرف بنی اسرائیل کے لئے نہیں بھیجا تھا بلکہ تمام دنیا کے انسانوں کے لئے رسول بنا کر بھیجا تھا۔

پس جیسا کہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے فرمایا کہ وہ شخص جو تمکیل اشاعت دینِ مصطفیٰ ﷺ کے لئے، اس زمانہ میں آنحضرت ﷺ کے بروز کے طور پر مبعوث ہونا تھا اور میں اور آپ ان خوش قسمتوں میں سے ہیں جنہیں یہ ترقیاں دیکھنی نصیب ہو رہی ہیں اور جن کو یہ توفیق ملی کہ اس کی جماعت میں شامل ہو جائیں۔

پس اب ہماری ذمہ داری ہے کہ اپنے آپ کو بھی اس بات کا اہل ثابت کرنے کی کوشش کریں جس سے ہم اور ہماری نسلیں ہمیشہ ان برکات سے فیض پا تی چلی جائیں جو حضرت محمد مصطفیٰ، خاتم الانبیاء ﷺ کے غلام صادق کی جماعت سے جڑے رہنے والوں کے ساتھ وابستہ ہیں اور جیسا کہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے فرمایا کہ وَآخَرِينَ مِنْهُمْ لَمَّا يَلْحَقُوا بِهِمْ ۝ اس بات کو ظاہر کر رہی ہے کہ ہدایت کا ذیرہ آخرہ آنحضرت ﷺ کی زندگی میں مکمل ہو گیا جیسا کہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا: الْيَوْمَ أَكْمَلْتُ لَكُمْ دِينَكُمْ وَ أَتَمْتُ عَلَيْكُمْ نِعْمَتِي وَ رَضِيَتُ لَكُمُ الْأَسْلَامَ دِيْنًا ۝ یعنی آج میں نے تمہارے فائدہ کے لئے تمہارا دین مکمل کر دیا اور تمہارے پر اپنی نعمت کو پورا کر دیا ہے اور تمہارے لئے دین کے طور پر اسلام کو پسند کیا ہے۔

پس اس بات میں کوئی شک نہیں کہ ہدایت کامل ہو گئی اور اب کوئی شرعی کتاب نہیں آسکتی۔ اب کوئی شرعی رسول نہیں آسکتا۔ لیکن اشاعت دین کا کام باقی ہے جو آخرین نے کرنا ہے اور وہ جیسا کہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے فرمایا۔ وہ میں نے حوالہ پڑھا ہے کہ اس زمانہ میں یہی اشاعت کا کام ہی ہونا تھا اور ہورہا ہے۔ وَآخَرِينَ مِنْهُمْ لَمَّا يَلْحَقُوا بِهِمْ ۝ کی سچائی اُس وقت تھی ہوتی ہے جب ہم یہ تسلیم کریں کہ اشاعت کا کام آئندہ زمانہ کے لئے ہے۔ پس حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام، آپ کے صحابہ اس پیشگوئی کے مصدق بنے جیسا کہ اس کی وضاحت میں خود حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے فرمایا۔ آپ فرماتے ہیں:

”وَآخَرِينَ مِنْهُمْ لَمَّا يَلْحَقُوا بِهِمْ ۝ یعنی آنحضرت ﷺ کے اصحاب

میں سے ایک اور فرقہ ہے جو ابھی ظاہر نہیں ہوا۔ یہ تو ظاہر ہے کہ اصحاب وہی کھلا تے ہیں جو نبی کے وقت میں ہوں اور ایمان کی حالت میں اس کی صحبت سے مشرف ہوں اور اُس سے تعلیم اور تربیت پاویں۔ پس اس سے یہ ثابت ہوتا ہے کہ آنے والی قوم میں ایک نبی ہوگا کہ وہ آنحضرت ﷺ کا بروز ہوگا۔ اس لئے اُس کے اصحاب آنحضرت ﷺ کے اصحاب کھلائیں گے اور جس طرح صحابہ رضی اللہ عنہم نے اپنے رنگ میں خدا تعالیٰ کی راہ میں دینی خدمتیں ادا کی تھیں، وہ اپنے رنگ میں ادا کریں گے۔

پس اشاعت دین کی تکمیل کا کام نئے زمانہ کی ایجادات کے ساتھ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے زمانہ میں شروع ہو اور آپ کے صحابہؓ نے بھی بھرپور رنگ میں اس میں حصہ لیا۔ آج حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی کتب جو قرآن کریم کے علم و معرفت کے خزانہ سے بھری پڑی ہیں، قرآن کریم کی آیات کی تفسیر کے رستے دکھاتی ہیں، قرآن کریم کے اُن خزانوں کی نشاندہی کرتی ہیں جو اس زمانہ میں ظاہر ہونے تھے۔

پس آنحضرت ﷺ کے لائے ہوئے دین کو جو آپ ﷺ پر کامل ہو۔ اللہ تعالیٰ نے آپؐ کے غلام صادق کے زمانہ میں تمام دنیا تک پہنچانے کا انتظام فرمایا۔ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی ذات اور آپ کے صحابہؓ کی صورت میں اللہ تعالیٰ نے وَاخَرِينَ مِنْهُمْ لَمَّا يَلْحَقُوا بِهِمْ کا وعدہ پورا فرمایا۔ ہم احمدی خوش

قسمت ہیں کہ اللہ تعالیٰ کے اس وعدہ کے پورا ہونے کے گواہ بن کر مسیح محدث کی جماعت میں شامل ہو گئے اور ایک لڑی میں پروئے گئے۔ جبکہ دوسرے مسلمان اس انکار کی وجہ سے آپس میں پھٹے ہوئے ہیں اور ان کے ہر کام میں بے برکتی ہے باوجود اس کے کہ اللہ تعالیٰ ایمان لانے والوں سے تمکنت اور رعب کا وعدہ فرماتا ہے، کمزوری اور محتاجی کا یہ مسلمان شکار ہیں۔ چاہے وہ اسلامی ملکوں کے لیڈر ہوں یا ملکوں کی حکومتیں ہوں، آپس کے معاملات کو طے کرنے کے لئے غیروں کی جھولی میں جا کر گرتے ہیں۔ ایک ہی ملک میں رہنے والے مسلمان لیڈر غیروں کو آوازیں دیتے ہیں کہ آؤ اور ہماری مدد کرو، اسلامی حکومتیں ہیں تو وہ غیر مسلم حکومتوں کی مرضی پر اپنے معاملات طے کرتی ہیں اور چلاتی ہیں۔ مسلمانوں کی ملکی دولت ہے تو وہ غیر مسلموں کے ہاتھ میں چلی گئی ہے۔ اگر لیڈر وہ اور ملکی سربراہوں کو کوئی دلچسپی ہے تو صرف اتنی کہ ہماری جائیدادیں بن جائیں، ہمارے پینک بیلنس بن جائیں، ہم امیر ہو جائیں۔ ذاتی مفادات کو قومی مفادات پر ترجیح دی جاتی ہے، اسلامی ملکوں کے اندر ورنی فسادات کو روکنے کے لئے غیر اسلامی ملکوں کی فوجوں سے مدد لی جاتی ہے۔ یہ سب نتیجہ ہے اُس نافرمانی کا جو خدا تعالیٰ کے کلام کو نہ مان کر اور رسول اللہ ﷺ کی نافرمانی کرتے ہوئے اس زمانہ کے امام کا انکار کرتے ہوئے کی گئی ہے۔ بجائے اس کے کہ آج مسلمان ممالک اپنی دولت کا صحیح استعمال کرتے اور مسیح موعودؑ کے ماننے والوں میں شامل ہو کر تکمیل دین کے لئے آخری مقصد یعنی اشاعت دین کا کام سرانجام دیتے، اس دولت کو مسیح محدث کے قدموں میں رکھ کر غیر مسلم دنیا میں اشاعت اسلام کے اہم فریضہ میں ہاتھ بٹاتے، آخر پرست ﷺ کے اس عاشق صادق کی مخالفت کر کے نہ

دین کے رہے اور نہ دنیا کے۔ اور جب تک یہ اس حقیقت کو تسلیم نہیں کریں گے کہ خدا تعالیٰ کا وعدہ آخرین منہم پورا ہو چکا ہے، آنے والا مسح آچکا ہے، اس کی مخالفت کی بجائے اس کی مدد کرنا ہمارا فرض اُلیٰ بنتا ہے، اُس وقت تک وہ اسی موجودہ حالت سے دوچار ہوتے رہیں گے اور ذلت کا سامنا کرتے رہیں گے۔

پس مسلمانوں کی یہ حالت دیکھ کر ایک احمدی کا ایمان اور زیادہ بڑھتا ہے، اللہ کے حضور شکر گزاری کے جذبات اور زیادہ ابھرتے ہیں کہ اُس نے ہمیں اس نعمت سے نوازا ہے۔ پھر یہی نہیں کہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام، آنحضرت ﷺ کے بروز کے طور پر مبعوث ہوئے اور قرآنی علم و عرفان کے خزانے شائع کر کے اسلام کی اشاعت کے سامان پیدا فرمادیئے اور مخالفین اسلام پر اتمام حجّت کر دی، دلائل سے ان کے منہ بند کر دیئے اور اپنی زندگی میں قربانیاں کرنے والوں کی ایسی جماعت قائم کر دی جنہوں نے صحابہ کا رنگ اختیار کیا اور اللہ تعالیٰ کے حضور انہوں نے رضی اللہ عنہم اور رضوانہ کا درجہ پایا بلکہ آنحضرت ﷺ نے جو پیشگوئی فرمائی تھی کہ آخرین میں جو میرا بروز کھڑا ہوگا وہ صرف اپنی زندگی تک ہی اشاعتِ اسلام کا کام نہیں کرے گا بلکہ اس کے بعد خلافت کا سلسلہ بھی شروع ہوگا جو دائیٰ ہوگا۔ پھر مسیح محمدی نے بھی یہ اعلان فرمادیا کہ میرے سلسلہ کی سچائی کی ایک بہت بڑی دلیل یہ ہوگی کہ میرے بعد نظام خلافت چلے گا جو اشاعتِ اسلام کے کام کو آگے بڑھائے گا۔ جو میرے مشن کی تکمیل کرے گا اور جب تک ان باقتوں کی تکمیل نہ ہو جائے اور جب تک وہ مشن جو آنحضرت ﷺ کے پیغام کو دنیا کے کونہ کونہ میں پہنچانے کا ہے مکمل نہ ہو جائے۔ جب تک تمام دنیا پر اتمام حجت نہ ہو جائے، قیامت

نہیں آئے گی۔ جیسا کہ آپ فرماتے ہیں کہ:

”خدا فرماتا ہے کہ میں اس جماعت کو جو تیرے پر وہیں قیامت تک دوسروں پر غلبہ دوں گا۔ سو ضرور ہے کہ تم پر میری جدائی کا دن آؤے تابع دس کے وہ دن آؤے جو دائی وعده کا دن ہے۔ وہ ہمارا خدا وعدوں کا سچا اور فادار اور صادق خدا ہے وہ سب کچھ تمہیں دکھلائے گا جس کا اس نے وعدہ فرمایا ہے۔ اگرچہ یہ دن دنیا کے آخری دن ہیں اور بہت بلا میں ہیں جن کے نزول کا وقت ہے پر ضرور ہے کہ یہ دنیا قائم رہے جب تک وہ تمام باتیں پوری نہ ہو جائیں جن کی خدا نے خبر دی۔ میں خدا کی طرف سے ایک قدرت کے رنگ میں ظاہر ہوا اور میں خدا کی ایک بجھ سی قدرت ہوں اور میرے بعد بعض اور وجود ہونگے جو دوسری قدرت کا مظہر ہونگے۔ سوم خدا کی قدرت ثانی کے انتظار میں اکٹھے ہو کر دعا کرتے رہو۔ اور چاہئے کہ ہر ایک صالحین کی جماعت ہر ایک ملک میں اکٹھے ہو کر دعا میں لگے رہیں تا دوسری قدرت آسمان سے نازل ہو اور تمہیں دکھادے کہ تمہارا خدا ایسا قادر خدا ہے۔“¹

پس جیسا کہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے فرمایا۔ گو حضرت مسیح موعود علیہ السلام کا وجود ہی حقیقت میں بروزی طور پر آنحضرت ﷺ کا وجود ہے کیونکہ اس طرح و آخرین منہم لَمَّا يَلْهُقُوهُمْ² کی پیشگوئی پوری ہوتی ہے۔ لیکن آنحضرت ﷺ کا ارشاد کہ مسیح موعودؑ کے بعد خلافت علیٰ منہاج النبوة قائم ہوگی۔ یعنی وہ خلافت جو نبوت کے کام کو آگے بڑھائے گی اور اس کے طریق پر چلنے والی ہوگی، قائم ہوگی اور پھر حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کا یہ فرمانا کہ وہ قدرت

آسمان سے نازل ہو گی ثابت کرتا ہے کہ اللہ تعالیٰ جس کو بھی خلیفہ بنائے گا اس کے ساتھ آسمانی تائیدات اور قدرت کے نظارے بھی ہمیشہ دکھائے گا اور خلافت احمد یہ ہمیشہ اللہ تعالیٰ کی تائید و نصرت کے ساتھ اشاعت دین محمد ﷺ کا کام کرتی چلی جائے گی اور اس کام کی تکمیل کے لئے خدا تعالیٰ اس کے ہاتھ بن جائے گا، اس کے بازو بن جائے گا اور ہر فیصلہ جو خدا تعالیٰ سے مدد مانگتے ہوئے خلیفہ وقت اسلام کی اشاعت کے لئے کرے گا، خدا تعالیٰ سے تائید یافتہ ہو گا۔ اگر یہ نہ ہو تو پھر خلافت نہ ہی خدا تعالیٰ کی قدرت ہے اور نہ ہی آسمان سے نازل ہونے والی ہے۔ اور اس بات نے اس معاملہ کو بھی حل کر دیا کہ بندوں کے انتخاب کو خدا تعالیٰ کا انتخاب کس طرح سمجھا جائے۔ اگر بندوں کے انتخاب کو خدا تعالیٰ کی تائید حاصل نہ ہو تو بیشک یہ بات سوچنے پر مجبور کرتی ہے۔ لیکن اگر اس انتخاب کے ساتھ، اس بات کو آسمانی تائیدات مضبوط کر رہی ہوں کہ یہ بندوں کا انتخاب نہیں ہے بلکہ خدا تعالیٰ کا بندوں کو ذریعہ بنانا کرنا پیش قدرت کو نازل کرنا ہے تو کسی قسم کا ابہام باقی نہیں رہتا بشرطیکہ تقویٰ کی آنکھ سے دیکھا جائے۔

آن ہر لمحہ اور ہر دن جماعت کی ترقی ہر شہر اور ہر ملک میں اس بات کا منہ بولتا ثبوت ہے کہ یقیناً حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام ہی وہی آخرین میں مبعوث ہونے والے نبی ہیں جنہوں نے آنحضرت ﷺ کی اشاعت کرنی تھی اور آپ کے بعد خلافت احمد یہ بھی یقیناً اسی سچے وعدوں والے خدا کی تائید یافتہ ہے جس کے ذریعہ سے یہ کام آگے بڑھنا تھا۔

پس آج ہر احمدی کا بھی کام ہے کہ اللہ تعالیٰ کی تائید و نصرت سے حصہ لینے کے

لئے، اپنے آپ کو ہمیشہ اللہ تعالیٰ کے انعاموں کا وارث بنانے کے لئے، خلافت احمدیہ کا ساتھ بٹاتے ہوئے، اشاعت اسلام کے کام میں حصہ لےتاکہ ہمیشہ ان لوگوں میں شامل رہیں جن کے بارہ میں اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہے:

وَعَدَ اللَّهُ الَّذِينَ آمَنُوا مِنْكُمْ وَعَمِلُوا الصَّلِحَاتِ لَيَسْتَخْلِفَنَّهُمْ فِي الْأَرْضِ
كَمَا اسْتَخْلَفَ الَّذِينَ مِنْ قَبْلِهِمْ وَلَيُمَكِّنَنَّ لَهُمْ دِينَهُمُ الَّذِي أَرْتَضَى لَهُمْ
وَلَيُبَدِّلَنَّهُمْ مِنْ بَعْدِ خَوْفِهِمْ أَمْنًا۔

اللہ تعالیٰ نے تم میں سے ایمان لانے والوں، مناسب حال عمل کرنے والوں سے وعدہ کیا ہے کہ وہ ان کو زمین میں خلیفہ بنادے گا جس طرح اس نے پہلے لوگوں کو خلیفہ بنادیا تھا اور جو دین اس نے ان کے لئے پسند کیا ہے وہ اسے مضبوطی سے ان کے لئے قائم کر دے گا اور ان کے خوف کی حالت کے بعد امن کی حالت میں تبدیل کر دے گا۔

پس وعدہ ہے ایمان میں مضبوطی والوں کے ساتھ اور اعمال صالحہ بجالانے والوں کے ساتھ کہ وہ خلافت کے انعام سے فیض پاتے رہیں گے کیونکہ یہ لوگ وہ ہیں جنہوں نے اس دین کو اختیار کیا جو اللہ تعالیٰ نے ان کے لئے پسند کیا۔ اللہ تعالیٰ نے کون سادیں پسند کیا؟ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے (اور یہ پہلے بھی بیان ہو چکا ہے) کہ رضیت لكم الاسلام دینا۔ تمہارے لئے دین کے طور پر اسلام کو پسند کیا ہے۔

حضرت مسیح موعود علیہ السلام اس کے بارہ میں فرماتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ ”میں تمہارا دین اسلام ٹھہرا کر خوش ہوا یعنی دین کا انتہائی مرتبہ وہ امر ہے جو اسلام کے مفہوم میں پایا جاتا ہے یعنی یہ کہ محض خدا کے لئے ہو جانا اور اپنی نجات اپنے

وجود کی قربانی سے چاہنا نہ اور طریق سے اور اس نیت اور اس ارادہ کو عملی طور پر دکھلا دینا،۔

یہ وہ مقام ہے جو ایک احمدی کو حاصل کرنے کی کوشش کرنی چاہئے اس بات کو سمجھنا کہ اللہ تعالیٰ کے دین کی حقیقت کامل فرمانبرداری ہے اور اپنے وجود کی قربانی ہے اور یہی کامل فرمانبرداری ہے جو بہترین اعمال کی انتہاء ہے اور یہ فرمانبرداری اور کامل اطاعت دکھانے والے قربانی کے لئے تیار رہنے والے بھی وہی لوگ ہیں جو خدا تعالیٰ کے پیغام کی نشر و اشاعت میں ہاتھ بٹانے والے ہیں اور اس کام کے لئے اپنا مال، جان اور وقت قربان کرنے والے ہیں۔

اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ وَمَنْ أَحْسَنْ قَوْلًا مِّمْنُ دَعَآ إِلَى اللَّهِ وَعَمِلَ صَالِحًا وَ قَالَ إِنَّنِي مِنَ الْمُسْلِمِينَ۔ ۔ یعنی اور اس سے زیادہ اچھی بات کس کی ہوگی جو کہ اللہ کی طرف لوگوں کو بلاتا ہے اور نیک اور صالح عمل کرتا ہے اور کہتا ہے کہ میں کامل فرمانبرداروں میں سے ہوں۔

یہ حکم پھر اسی طرف توجہ پھیرتا ہے کہ اللہ تعالیٰ کی طرف بلانے والے کو اپنے عمل بھی اس تعلیم کے مطابق ڈھانے چاہئیں جس کی طرف دوسرے کو بلا رہا ہے، جس پیغام کی اشاعت میں مدد و معاون بن رہا ہے۔ اور یہ اس وقت تک نہیں ہو سکتا جب تک مکمل طور پر اللہ اور رسول کی فرمانبرداری کا جو اپنی گردان پر نہ ڈالے۔

اور جب یہ صورتحال پیدا ہوگی اور جب ہر احمدی کی یہ کیفیت ہوگی تو وہ جہاں خلافت کے انعام سے فیض پانے والا ہوگا، حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی جماعت

میں شامل ہونے والوں سے وابستہ انعامات کا وارث بنے گا۔ آنحضرت ﷺ کی حقیقی امت میں شامل ہوگا۔ صرف دعویٰ ہی نہیں ہوگا جیسا کہ آجکل کے مسلمان کرتے ہیں اور پھر اس کے ساتھ دنیا میں امن و سلامتی کا پیغام پہنچانے والا بھی ہوگا۔ اس خوبصورت پیغام کی وجہ سے اس خوبصورت تعلیم کی وجہ سے جو اللہ تعالیٰ نے آنحضرت ﷺ پر اتاری مخالفین کو بھی اس ذریعہ سے یہ پیغام پہنچایا جاسکتا ہے کہ ان کی سختی کا جواب پیار سے دیا جائے اور جب سختی کا جواب نرمی سے ہو، غصے کا جواب صبر سے ہو تو ایک وقت آتا ہے جب مخالف سے مخالف بھی بات سننے کی طرف متوجہ ہو جاتا ہے، سوائے اس کے جن کے دل اللہ تعالیٰ کی طرف سے سخت کر دیئے گئے ہیں، جن کے بارہ میں اللہ تعالیٰ نے یہ فیصلہ کر دیا ہے کہ ان کو ہدایت نہیں ملنی۔ اور جب مخالف اسلام، اسلام کے محاسن کا علم حاصل کرے گا تو یہ تسلیم کئے بغیر نہیں رہے گا کہ واقعی یہ ایک کامل دین ہے۔

ہر احمدی کا یہ فرض ہونا چاہئے کہ خلافت کے ہاتھ مضمبوط کرنے کے لئے اور آنحضرت ﷺ کے دین کی اشاعت کے لئے ہر قربانی کرتے ہوئے آگے بڑھتا چلا جائے۔ اس زمانہ میں مسیح محمدی کے غلاموں میں شامل ہو کر ”نحن انصار اللہ“ کا نعرہ بلند کرتے ہوئے اپنے ایمان کو بھی کامل کرتے چلے جائیں اور اپنی اطاعت اور فرمانبرداری کے معیار بھی بلند سے بلند کرتے چلے جائیں۔ اور جب یہ ہو گا تو ہر فرد بھی اس زمانہ کے امام کے ساتھ، اللہ تعالیٰ کے وعدوں کو انفرادی طور پر بھی اپنے ساتھ پورا ہوتے ہوئے دیکھے گا۔ اور اجتماعی طور پر تو یہ مقدار ہو ہی چکا ہے کہ اللہ تعالیٰ کی مدد سے مومنوں کی اس جماعت نے جو مسیح محمدی سے منسوب ہے تمام دنیا پر غالب آنا ہے۔

شمن کا ہر حملہ چاہے وہ سامنے سے ہو، چاہے وہ پیچھے سے ہو دائیں سے ہو، اس کام کو جو مسیح موعود کے سپرد ہو چکا ہے اس میں روک نہیں ڈال سکتا کیونکہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی یہ جماعت خدا تعالیٰ کی تائید و نصرت اور حفاظت کی ڈھال میں محفوظ ہے۔ اور یہ ایسی ڈھال ہے جس نے ہر طرف سے جماعت کو اپنی حفاظت میں لیا ہوا ہے، اپنے حصار میں لیا ہوا ہے اور گز شستہ ایک سو بیس سال کی جماعت کی تاریخ اس بات کی گواہ ہے کہ اللہ تعالیٰ نے ہر قدم پر جماعت کی، احمدیت کی حفاظت فرمائی اور جماعت کو ختم کرنے کی شمن کی ہر تدبیر نے ناکامی و نامرادی کا منہ دیکھا ہے اور جماعت اللہ تعالیٰ کے فضل سے ترقی کی منازل طے کرتی چلی گئی۔

آج اللہ تعالیٰ کے فضل سے دنیا کا کوئی برا عظم نہیں، بڑے بڑے ملکوں میں آنحضرت ﷺ کا پیغام مسیح محمدی کے علاموں نے نہ پہنچا دیا ہو بلکہ اکثر چھوٹے ملک اور جزائر بھی اس نور کی روشنی سے فیضیاب ہو رہے ہیں جو خدا تعالیٰ کے نور کا پرتو ہے اور آج یہ کام ہم صرف اس لئے با اثر انعام دے رہے ہیں کہ خلافت کے انعام سے انعام یافتہ ہیں۔

آج جب میں دنیا کے کسی بھی ملک میں بسنے والے احمدی کے چہرہ کو دیکھتا ہوں تو اس میں قدر مشترک نظر آتی ہے اور وہ ہے خلافت احمدیہ سے اخلاص ووفا کا تعلق۔ چاہے وہ پاکستان کا رہنے والا احمدی ہے یا ہندوستان میں بسنے والا احمدی ہے۔ انڈونیشیا اور جزائر میں بسنے والا احمدی ہے، بنگلہ دیش میں رہنے والا احمدی ہے۔ آسٹریلیا میں رہنے والا احمدی ہے یا یورپ اور امریکہ میں بسنے والا احمدی ہے یا افریقہ کے دُور دراز علاقوں میں بسنے والا احمدی ہے۔ خلیفہ وقت کو دیکھ کر ایک خاص پیار،

ایک خاص تعلق، ایک خاص چمک چہروں اور آنکھوں میں نظر آ رہی ہوتی ہے اور یہ صرف اس لئے ہے کہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام سے بیعت اور وفا کا تعلق، سچا تعلق ہے اور یہ صرف اس لئے ہے کہ آنحضرت ﷺ سے کامل اطاعت اور محبت کا تعلق ہے اور یہ اس لئے ہے کہ اس بات کا مکمل فہم و ادراک ہے کہ آنحضرت ﷺ ہی ہیں جو کل انسانیت کے لئے خدا تعالیٰ کی طرف سے نجات دہندة بنا کر بھیج گئے اور خلافت احمد یہ آپ تک لے جانے کی ایک کڑی ہے۔ اس وحدت کی نشانی ہے جو خدائے واحد کے قدموں میں ڈالنے کے لئے ہمہ وقت مصروف ہے۔ پس کیا کبھی ایسی قوم کو، ایسے جذبات رکھنے والی روحوں کو، کوئی قوم شکست دے سکتی ہے۔ کبھی نہیں اور کبھی نہیں۔ اب جماعت احمد یہ کا مقدار کامیابیوں کی منازل کو طے کرتے چلے جانا ہے اور تمام دنیا کو آنحضرت ﷺ کے جہنڈے تلے جمع کرنا ہے۔ یہ اس زمانہ کے امام سے خدا تعالیٰ کا وعدہ ہے جو کبھی اپنے وعدوں کو جھوٹا نہیں ہونے دیتا۔

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام فرماتے ہیں:

” یہ سلسلہ زور سے بڑھے گا۔ اور پھولے گا یہاں تک کہ زمین پر محیط ہو جاوے گا۔ بہت سی روکیں پیدا ہوں گی اور ابتلا آئیں گے مگر خدا سب کو درمیان سے اٹھادے گا۔ اور اپنے وعدہ کو پورا کرے گا۔ اور خدا نے مجھے مخاطب کر کے فرمایا کہ میں تجھے برکت پر برکت دوں گا یہاں تک کہ بادشاہ تیرے کپڑوں سے برکت ڈھونڈیں گے۔

(عالم کشف میں مجھے وہ بادشاہ دکھلانے گئے جو گھوڑوں پر سوار تھے اور کہا گیا کہ یہ ہیں جو اپنی گردنوں پر تیری اطاعت کا بتو اٹھائیں گے اور خدا انہیں برکت دے گا۔ منہ) سو اے سنے والو! ان باتوں کو یاد رکھو۔ اور ان پیش خبریوں کو اپنے صندوقوں میں محفوظ

رکھ لو کہ یہ خدا کا کلام ہے جو ایک دن پورا ہو گا۔^۱

پس آج بعض جگہ پر ہمیں مختلفین بظاہر زور میں نظر آرہے ہیں اور احمدی ظلم میں پستے ہوئے نظر آرہے ہیں لیکن یہ عارضی تکلیفیں ہیں، یہ عارضی حالت ہے۔ انشاء اللہ تعالیٰ جلد اب وہ دن طلوع ہونے والا ہے جب احمدیوں پر ظلم کرنے والے خس و خاشاک کی طرح اڑا دیجے جائیں گے کیونکہ یہی خدا تعالیٰ کا منشاء ہے۔ اور کوئی طاقت نہیں جو خدا تعالیٰ کا مقابلہ کر سکے۔

پس آج دنیا میں بنسنے والے وہ مظلوم احمدی جو چاہے انڈو نیشیا میں بس رہے ہوں یا بگھے دلیش میں بس رہے ہوں یا پاکستان میں رہنے والے ہوں، صبر اور دعا سے خدا کا فضل مانگتے ہوئے، اس کے حضور سجدہ ریز رہیں۔ انشاء اللہ تعالیٰ آخری فتح مسیح محمدی کے غلاموں کی ہی ہے کیونکہ آپ ہی وہ قوم ہیں جو اخلاص و وفا سے آنحضرت ﷺ کی حکومت کو دنیا میں قائم کرنے کے لئے ہر کوشش میں مصروف ہیں۔

اللہ تعالیٰ استقامت دکھاتے ہوئے ہمیں اس کام کی توفیق دیتا چلا جائے۔ ہمیشہ یاد رکھیں ہم وہ خوش قسمت ہیں جن کے ساتھ مسیح الزمان کی دعا میں شامل ہیں۔ اس شخص کی دعا میں شامل ہیں جس کے بارہ میں آنحضرت ﷺ نے فرمایا اس کا آنا میرا آنا ہے۔

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام فرماتے ہیں:

”ہم تو یہ دعا کرتے ہیں کہ خدا جماعت کو محفوظ رکھے اور دنیا پر یہ ظاہر ہو جائے کہ

نبی کریم ﷺ بر حق رسول تھے اور خدا کی ہستی پر لوگوں کو ایمان پیدا ہو جائے،۔
اللہ تعالیٰ ہمیں ایمان اور یقین میں بڑھاتا چلا جائے اور ہم ہمیشہ حضرت
مسح موعود علیہ اصلوٰۃ والسلام کی دعاؤں کے وارث بنتے چلے جائیں۔
اب اس جلسے کا اختتام ہوتا ہے۔ اللہ تعالیٰ آپ سب کو توفیق دے کہ جو پاک
تبديلیاں آپ لوگوں نے اپنے اندر ان دونوں میں پیدا کیں انہیں ہمیشہ اپنے اندر قائم
رکھیں اور ہر دن آپ کے ایمان اور ایقان کو بڑھاتا چلا جائے۔
اللہ تعالیٰ آپ لوگوں کو خیریت سے اپنے اپنے گھروں میں واپس لے جائے
اور ہمیشہ آپ کا حافظ و ناصر ہو۔ ہمیشہ آپ کی حفاظت کرے اور ہر وہ فیض اور ہر وہ دعا
جو حضرت مسح موعود علیہ السلام نے اپنے ماننے والوں کے لئے فرمائی اس کو ہمارے حق
میں قبول فرمائے۔ آمین

(اس کے بعد حضور نے دعا کروائی)

109

110